رجسٹری شدہ

Edition 1st | Copies 750 | Price Re 1

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

الحمد للہ والمنۃ کہ ایں کتاب مستطاب خطبہ ربیع الاول

ملقب بہ

نور الاسلام (حصہ سوم)

المعروف

مکمل سوانح حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فی

تردید مذاہب قبیح

من تصنیف فاضل اکمل عالم باعمل حضرت مولینا قبلہ حاجی محمد اسماعیل صاحب حنفی نقشبندی مجددی خطیب الجامع چک ۵۵ عرف چار چوہدری

متصل ڈاکخانہ کوٹ رادھاکشن ریلوے اسٹیشن لائن ملتان

تحصیل چونیاں ضلع لاہور

سمت ۱۹۹۸ — سنہ ۱۹۴۱ء

مرید خادم من تبعیت حضرت قطعۃ الواصلین شمس العاشقین مرشدنا قبلہ میاں الفنا شرقپوری قبلہ وکعبہ میاں شیر محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ

حسب فرمائش

میسرز حاجی چراغ الدین سراج الدین تاجران کتب کشمیری بازار لاہور بہ پروپرائیٹر میاں ریاض الدین

(کاتب تصنیف ہذا قاضی غلام مصطفٰے منیجر اسماعیل بک ایجنسی چک ۵۵ ضلع لاہور ڈاکخانہ کوٹ رادھاکشن)

بار اوّل۔ اشاعت در پریس بل روڈ لاہور میں باہتمام شیخ امین الدین پرنٹر چھپا۔ تعداد ۱۰۰۰ قیمت عہ

فہرست کتاب مستطاب خطبات ماہ ربیع الاول

نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ
۱	دیباچہ	۳
۲	خطبۂ اولیٰ	۶
۳	فصل اوّل بیان پیدائش وصفت نورِ محمدی	//
۴	غزل پنجابی	۸
۵	حکایت عجیبہ	//
۶	فصل دوم حالت عرب قبل اسلام	۱۲
۷	ابیات پنجابی	۱۴
۸	فصل سوم پیدائش حضورؐ وانتقال والدہ ماجدہ	۱۶
۹	ثوبیہ لونڈی کا مبارکباد دینا	۱۹
۱۰	فصل چہارم مرضعہ کا نام	۲۰
۱۱	ذکر دائی حلیمہ	//
۱۲	نظم پنجابی	۲۱
۱۳	حضور کا بچپن	۲۳
۱۴	حضور کا طائف سے مکہ مکرمہ واپس آنا	۲۴
۱۵	فصل پنجم در وفات حضرت آمنہ	//
۱۶	سرکار مدینہ خصائل مبارک نظم فارسی	۲۶
۱۷	فصل ششم در وفات حضرت عبدالمطلب ذکر قحط مکہ مکرمہ	۲۸
۱۸	نبی کریم کے توسل سے دعا اور بارانِ رحمت	//
۱۹	خطبہ دوم	۳۱
۲۰	فصل اوّل در بیان شق صدر	//
۲۰	فصل دوم حضور کا خدیجۃ الکبریٰ سے نکاح	۳۴
۲۱	واقعہ حجر اسود	۳۶
۲۲	خطبہ سوم منقسم بر ہشت فصول	۳۷
۲۳	فصل اوّل حضور کو نبوت ملنا	//
۲۴	سرکار مدینہ کی تیئس سالہ زندگی کا	۳۸
۲۵	مختصر حال نظم پنجابی	//
۲۶	مختصر طور پر رفتار اسلام	۴۷
۲۷	فصل دوم سب سے پہلی وحی	۴۸
۲۸	نظم پنجابی	۴۹
۲۹	سرکار مکہ کے عالم پر احسان	[illegible]
۳۰	درسِ توحید نظم پنجابی	//
۳۱	دشمنان اسلام کے اعتراض اور اسکے جوابات	۵۲
۳۲	اقسام وحی	۵۴
۳۳	حفاظت وحی کی دلیل اور اس کے معنی	۵۵
۳۴	فصل سوم نبی کریم کا حلیہ مبارک در نظم	۵۸
۳۵	فصل چہارم آپکا حلم ورحم	۵۹
۳۶	نظم دیگر	۶۱
۳۷	فصل پنجم خصائل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم	۶۲
۳۸	فصل ششم وہ انعامات جو نبی کریم کے علاوہ کسی نبی کو نہیں ملے	۶۷
۳۹	فصل ہفتم حضورؐ کی خوش طبعی	۶۸
۴۰	فصل ہشتم حضور کا بچوں سے محبت کرنا اور وفات ابوطالب	۶۹
۴۱	حضور کا کشتی کرنا	۷۰
۴۲	خطبہ چہارم جس میں دو فصلیں ہیں	۷۱
۴۳	فصل اوّل در معجزات	//
۴۴	فصل دوم در پیشگوئیاں	۸۹
۴۵	ضمیمہ خطبات سابقہ جس میں معترضین کے جواب مکمل دیئے گئے ہیں۔	۹۹
۴۶	فصل اوّل سرکار مدینہ کا ادب	//
۴۷	فصل دوم سرکار مدینہ کے اسم مبارک کی تعظیم	۱۰۴
۴۸	انگوٹھے چومنے کا بیان	
۴۹	فصل سوم یا رسول اللہ کہنے کا جواز	۱۰۹
۵۰	اقسام حاضر وناظر	۱۱۳
۵۱	فصل چہارم آیات نفی از علم غیب نبی کریم	۱۱۹
۵۲	در تعریف علم غیب	۱۲۰
۵۳	خطبہ پنجم جسمیں تین فصلیں ہیں	۱۲۶
۵۴	فصل اول در وظائف ماہ ربیع الاول	//
۵۵	فصل دوم وصال نبی کریمؐ وانتقال اصحاب کرام رضؓ	۱۳۵
۵۶	فصل سوم در کرامات اولیائے کرام	
۵۷	خطبہ ثانیہ	۱۴۴
۵۸	تاریخ خاتمہ	۱۴۴

دیباچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحمدُ للہِ ربِّ العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علٰی سیدنا ومولٰنا محمدٍ وآلہ واصحابہ والصالحین وعلی المؤمنین والمؤمنات اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ۔ امابعد برادرانِ اسلام! السلام علیکم کے بعد گذارش ہے کہ آج تک علمائے اسلام نے دینی تصنیفات کی کمی نہیں چھوڑی ۔ مگر میری کتب دیکھنے سے آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ بھی اگر ان سے زیادہ فائدہ مند نہیں تو کم از کم بے فائدہ بھی نہیں ۔ کیونکہ جن حضرات نے پنجابی نظم کے چمن کھلائے ہیں تو اس کے ساتھ نثر کی کمی باقی ہے ۔ اور یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ فقط پنجابی نظم پڑھنے سے حقوق خطبہ ادا ہو جائیں ۔ اور جن بزرگوں نے پیاری زبان اردو میں دریا بہائے ہیں تو ہماری زبان مادری کو بالکل چھوڑ دیا ہے ۔ جس سے ہمارے دیہاتی باشندوں کو وقت پیش آتی ہے ۔ اور بعض بزرگوں نے اس سلسلہ کو شروع کیا بھی ہے تو نامکمل بارہ ماہ کیلئے کافی نہیں ہے ۔ لہٰذا اسی ضرورت کو مدنظر رکھکر بندہ نے تقریباً تمام اسلامی مسائل کو بارہ ماہ کے ساٹھ عدد خطبات میں تقسیم کر دیا ہے ۔ اور ان شاء اللہ العزیز آٹھ جلدوں میں شایع ہوں گے ۔ جن میں سے ماہ رمضان مبارک اور ماہ محرم شریف کے خطبات اور خطبہ ماہ ربیع الاول تو چھپ کر ہدیہ ناظرین ہو چکے ہیں ۔ اور باقی بھی آپ حضرات کی توجہ اور اللہ کریم کے کرم سے حسبِ توفیق چھپنے پر ہدیہ خدمت ہوں گے ۔ تالیف سب کے سب ہو چکے ہیں ۔ مالی کمزوری کے باعث دیری ہے ۔ دیگر آپ حضرات سے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ آج کل مسلمانوں میں کسقدر تعلیمی کمزوری ہے اور ہمارے پیش امام بھی الاماشاء اللہ ۔ بعض فقط پنجابی یا معمولی اردو پڑھ سکتے ہیں ۔ ان کیلئے یہ کتاب واقعی بڑی مفید ثابت ہوں گی ۔ اور معمولی پڑھا ہوا انسان ۔ ان کے مطالعہ سے اچھا خاصا مبلغ و مناظر بن سکتا ہے ۔ ان میں تمام معاندین اسلام کے اعتراضات کے جوابات دیکر ہمیشہ کے لئے ساکت کر دیا گیا ہے ۔ اور ہر مسئلے کا ثبوت یا اعتراض کا جواب قرآن مجید یا حدیث نبوی یا مستند کتاب سے دیا گیا ہے جس سے کسی صورت میں انکار کی گنجائش ہی نہ ہو ۔ پس مختصر طور پر یوں سمجھو ۔ نظم

ہکناں زردیاں نال شوق کامل حلوے پوریاں کئی تیار ہیں رے
ہکناں ہینڈ تے بیٹھ کے بلبل کڈھے لگ رہی ہے عجب بہار پیارے

ہکناں فرنیاں گوشت پلاؤ زردے ہور سامان ہزار پیارے
اساں کھدی بیکاں پکوڑیاں دی خوش ذائقہ تے مزیدار پیارے

بیلے زراں دی چکھ مصالیاں نوں دولتمند غریب خوشحال ہوسی
اسماعیل جیہڑا اکوار کھاوے رب چاہے تاں طلب کمال ہوسی

(فقیر محمد اسماعیل چک ۲۲ متصل کوٹ رادھا کشن لاہور)

اعتذار

ناظرین کرام سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ بندہ نے اس کتاب خطبہ ربیع الاول کو ہر طرح کوشش سے مزین کیا ہے تاہم بندہ پتلا نسیان ہے اگر کوئی خامی دیکھیں تو للہ مطلع فرمادیں تاکہ دوسرے ایڈیشن میں درست کی جاوے۔ اور اپنے مفید مشورے سے بھی اطلاع بخشیں تاکہ مسلمان بھائیوں کو پورا پورا فائدہ پہنچے دعا ہے کہ اللہ میاں اس سلسلہ کو مفید و مقبول عام بنائے آمین ثم آمین

غرض نقشیست کز ما یاد ماند ٭ کہ ہستی را نمی بینم بقائے
مگر صاحبدلے روزے برحمت ٭ کند در کار این مسکیں دعائے

والسلام علی من اتبع الھدیٰ ۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

(فقیر محمد اسماعیل چک ۱۱۵ متصل کوٹ رادھاکشن لاہور)

نذر

بندہ فقیر اس ادنیٰ محنت کے نتیجہ کو جناب اعلیحضرت سیدنا و مولانا و مقتدانا قبلہ سید محمد اسماعیل شاہ صاحب دامت برکاتہم مسکن کرموں شریف والا ضلع فیروزپور کی خدمت اقدس میں نذر کرتا ہے
گر قبول افتد زہے عز و شرف

تقریظات

تقریظ حافظ خوشی محمد صاحب سکنہ کوٹ رادھاکشن لاہور میں نے اس کتاب کی پوری مطالعت اور دلی توجہ سے سنا۔ اور اندازہ لگایا کہ اس کتاب خطبہ ماہ ربیع الاول مسلمانوں کے واسطے بڑی ہی فائدہ مند کتاب ہے۔

تقریظ مولوی محمد الدین صاحب سکنہ پنڈی متصل ماڈل ٹاؤن لاہور بندہ نے اس کتاب کو پڑھا اور اول سے آخر تک نظر پھیری تو معلوم ہوا کہ ایسی کتاب مسلمانوں کے ہر گھر میں ضرور ہونی چاہیئے۔ تاکہ نجات دارین حاصل ہو۔

تقریظ مولوی وحافظ عبداللہ صاحب ساکن پامر آباد ضلع لاہور کمترین کیطرف سے گذارش ہے کہ میں نے اس کتاب پر نظر ڈالی بڑی دلچسپی پیدا ہوئی۔ میرا خیال ہے کہ اس کتاب نور اسلام کو کون قبول نہ کریگا۔ امید ہے کہ یہ مقبول عام ثابت ہوگی

تقریظ مولوی محمد رمضان صاحب شبلی کماسوی مناظر اعلیٰ ساکنہ کماس ضلع لاہور یہ کتاب نور اسلام بندہ کی نظر سے گذری اور اس کے مسودوں کو پڑتال کیا تو کوئی غلطی نہ دیکھی دعا ہے کہ یہ کتاب مقبول عام ہو اور مسلمانوں کی رہنمائی کرے

تقریظ مولانا مولوی عبدالرحمن صاحب مدرس سکنہ کوٹ شیر سنگھ ضلع لاہور بندہ کی نظر اس کتاب پر گذری ورق ورق پڑتال کیا۔ غلطی کا نام تک نہ پایا۔ مسلمانوں کیواسطے بڑی مفید ہے۔

تقریظ مولانا مولوی عبدالغفور صاحب سکنہ کوٹ اللہ بخش خاں ضلع لاہور بندہ نے اس کتاب کا مطالعہ کیا اور مفید ثابت ہوئی سب اسلامی حقوق سے بھرپور ہے۔

تقریظ مولانا حاجی عبدالستار صاحب حاذق حکیم سکنہ مذکے ضلع لاہور اس کتاب کا ایک ایک صفحہ نظر سے گذرا ہر طرح سے موزون پائی حضور کی سوانح حیات مکمل ہے۔

مصنف

فاضل عالم باعمل مولانا حاجی
محمد اسماعیل صاحب حنفی

نقشبندی مجددی ساکن چک ۶۵ عرف چار چوہدی متصل کوٹ رادھا کشن لاہور

خطبہ اوّل (جو چھ فصلوں پر منقسم ہے)

فصل اوّل دربیان پیدائش وصفت نور محمدی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ اِعْلَمُوْا اَنَّ عَمَلَكُمْ كَثِیْرٌ كَثِیْرٌ وَبَدَنٌ ضَعِیْفٌ ضَعِیْفٌ ؕ وَعُمُرٌ طَوِیْلٌ طَوِیْلٌ ؕ وَزَادٌ قَلِیْلٌ قَلِیْلٌ وَصِرَاطٌ دَقِیْقٌ دَقِیْقٌ ؕ وَمِیْزَانٌ ثَقِیْلٌ ثَقِیْلٌ ؕ وَیَقُوْلُ اٰدَمُ صَفِیُّ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ نَفْسِیْ نَفْسِیْ ؕ وَیَقُوْلُ نُوْحُ النَّبِیُّ اللّٰهِ نَفْسِیْ نَفْسِیْ وَیَقُوْلُ اِبْرَاهِیْمُ خَلِیْلُ اللّٰهِ نَفْسِیْ نَفْسِیْ ؕ وَیَقُوْلُ اِسْمٰعِیْلُ ذَبِیْحُ اللّٰهِ نَفْسِیْ نَفْسِیْ وَیَقُوْلُ یَعْقُوْبُ اللّٰهِ نَفْسِیْ نَفْسِیْ وَیَقُوْلُ یُوْسُفُ صِدِّیْقُ اللّٰهِ نَفْسِیْ نَفْسِیْ وَیَقُوْلُ سُلَیْمَانُ صَاحِبُ الْمُلُوْكِ وَنُبُوَّةٍ نَفْسِیْ نَفْسِیْ ؕ وَیَقُوْلُ شُعَیْبُ خَطِیْبُ اللّٰهِ نَفْسِیْ نَفْسِیْ ؕ وَیَقُوْلُ مُوْسٰی كَلِیْمُ اللّٰهِ نَفْسِیْ نَفْسِیْ ؕ وَیَقُوْلُ عِیْسٰی رُوْحُ اللّٰهِ نَفْسِیْ نَفْسِیْ ؕ وَیَقُوْلُ مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ ؕ

نوٹ:۔ خطبہ ثانی کتاب کے آخیر لکھا گیا ہے وہاں سے پڑھو!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی پاک کلام قرآن مجید پارہ ۳ سورہ بقر میں یوں ارشاد فرمایا۔ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ ؕ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ **ترجمہ** یہ رسول جن کا اوپر ذکر ہوا بزرگی دی ہم نے بعض کو اوپر بعض کے اور ان انبیاء میں سے بعض کے ساتھ کلام کی ہم نے اور بعض کے درجات بلند کئے۔ **فائدہ** صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ اس آیت مبارکہ میں جتنی دفعہ لفظ بعض آیا ہے اُس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔ جیسا کہ آیات واحادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ اور سعدی رحمتہ اللہ علیہ بھی یوں فرماتے ہیں

ہمہ انبیاء در پناہ تو اند	مقیمی در بارگاہ تو اند

ترجمہ یا رسول اللہ تمام انبیا آپکی پناہ میں ہیں اور آپکے دربار کی حاضری دینے والے ہیں۔

تو مہر منیری ہمہ اختر اند	تو سلطان ملکی ہمہ چاکر اند
تو بحر سمندر ہمہ جویا نند	تو نفس کریمی ہمہ سائلانند

ترجمہ:۔ یا رسول اللہ آپ ایک نورانی آفتاب ہیں اور تمام انبیاء مثل ستاروں کے ہیں۔ اور آپ بحر محیط ہیں اور

تمام انبیاء مثل ناؤں کے ہیں اور آپ کرم کرنیوالے ہیں اور سب انبیاء آپ کے سائل ہیں۔
حدیث قدسی ابن عساکر اور سلمان فارسی سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رحمۃ اللعلمین نے اوّل ما خلق اللہ نوری و اقسم عزتی وجلالی و لولاک ماخلقت جنۃ والنار والشمس والقمر واللیل والنھار ولاملک مقربا ولا نبیا مرسلا ولا الدنیا ولا الاخرۃ ط الخ ترجمہ سب سے اوّل اللہ نے میرے نور کو پیدا کیا۔ اور اللہ نے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم کھاکر فرمایا کہ اے محبوب اگر میں تجھکو پیدا نہ کرتا تو نہ پیدا کرتا جنت و دوزخ۔ سورج و چاند رات و دن کو اور نہ فرشتے مقرب۔ نبی۔ رسول دنیا اور آخرت کو۔ غرضیکہ کارخانہ عالم فقط آپ کے طفیل ہے ورنہ کوئی چیز بھی آپکے بغیر جائے ظہور پر جلوہ گر نہ ہوتی آپ سب کے سردار ہیں اور باقی سب سلسلہ آپکے نور کا پرتو ہے جیساکہ بابا نانک صاحب نے بھی بدیں وجہ اپنی کتاب میں لکھا ہے۔ (شلوک بابا نانک)

اوّل اللہ نُور اُپایا قدرت دے سب بندے ✦ اوس نُور سے سب جگ اُپجیا کون بھلے کون مندے

یعنی سب سے پہلے اللہ جل شانہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نُور بنایا۔ پھر اُس نُور سے سب کچھ بنا کئی نیک ہیں کئی بدکار ہیں۔ دوسری حدیث انا سید ولد اٰدم و دونہ تحت لوائی ترجمہ حضور نے فرمایا میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں اور تمام مخلوق میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔ ایک عاشق رسول نے فرمایا ہے

نظم فارسی ترجمہ اُردو

آنکہ اوّل شد پیدا از جیب غیب	بود نُور جان او لاریب
اوہ جو پہلوں پیدا ہویا کیسے غیبوں بھائی	ہے اوہ نور محمدؐ عربی جسوچہ شک نہ کائی
بعد ازاں نور خامہ آفرید ہمہ عالم	گشت عرش وکرسی و لوح و قلم
پچھے نور محمدؐ کولوں کل جہان بنایا	نور نبی تھیں پیدا ہویا کل ظہور جو آیا
یعنی بعد خداوند عالم کل مخلوق پچھانی	نور نبی توں کرسی عرش تے لوح قلم بھی جانی
شک کرے جو اسدے اندر مومن کہیانہ جاوے	اوہ مردود شیطان نکارا دوزخ ڈیرا لاوے
یک علم از نور پاکش عالم است	یک علم ذریت است و آدم است
اک نشانی اُسدے نور ہے جہان تمامی	دوجا علم اولاد آدم دی مسئلہ حق پچھانی
قصہ کوتہ کُل مخلوقوں نور نبی توں آیاں	جو ہیں وچ جہاناں اندر دسا موں بھایاں
نور او چوں اصل موجودات بود	ذات او چوں معطی برذات بود

مُڈھ خلقت دا نور مبارک ہے جد میرے بھائی	ذات نبی دی ایسے کارن بخشن رحمت آئی
واجب آمد دعوتِ ہر دو جہانش	دعوتِ ذرّات باطن و عیانش
جان ضروری دعوت اُسدی اُوپر دوہاں جہاناں	ظاہر باطن ثابت ہویا شان نبی سلطاناں
شان محمدؐ دی معلم آیا جن ملک بشر نوں	ہر ذرات جنگل دیاں چیزاں جاندیاں سرور نوں
ملگئی سرورؐ عالم تائیں دو جگ دی سرداری	ابوجہل دا بھائی ہوسی جو ہویا انکاری
دوزخ دے وچہ ڈلیا جاسی جو انکار لیاوے	تیرا دشمن میرا دشمن پاک خدا فرماوے

غزل پنجابی

جیکر حضرت پاک نہ ہوندے	زمیاں تے افلاک نہ ہوندے
خویش قبیلے ساک نہ ہوندے	ہے سب طفیل اُس شاہ دے
آدم جن حیات نہ ہوندے	جنت دوزخ سات نہ ہوندے
لوح قلم اثبات نہ ہوندے	بھی جو فعل فلاحیدے
نُور نبیؐ تھیں کل اُڈنبر	آدم جن فرشتے ڈنگر
بھی چودے اسماناں اندر	ہور جو حکم بجلاتیدے
رب بن کُل پیدائش بھائی	ہے سب نور نبی توں آئی
ملگئی حضرت نوں وڈیائی	وچہ دربار الہٰی دے
جد پیدا ہوئے ختم نبیاں	لہندی چڑھدی دُھماں پیاں
نُوری رشماں فلکیں گیاں	شان وڈے اُس ماہی دے
جسدی صفت خدا فرمائی	بندہ کون جو آکھ سنائی
کس نوں طاقت ایڈی آئی	کرے صفت برابرائی دے
منگے اسماعیل دُعائیں	یارب سدے راہ چلائیں
کل مومن جنت وچہ پہنچائیں	پاس حبیب الہٰی دے

حکائیت عجیبہ در نظم پنجابی

اِکدن جبرائیل فرشتہ پاس نبیؐ دے آیا	حضرت بی بی فاطمہ اُسنوں چاچا آکھ بُلایا

تاں جبریل کہیا اے بی بی بابا ہاں میں تیرا
فاطمہؓ بی بی پاس نبیؐ دے اودیوں عرض گزاری
حضرت فاطمہ تائیں آکھیا سرور نبیؐ گرامی
پھر جبریل آیا تاں بی بی پچھدی اسدے تائیں
جبرائیل کہیا ہاں بی بی ہک شئے چمکاں مارے

بعد خدا کل خلقت ناوں عمر دیں وڈیرا
ہے جبریل وڈا تدھ ناوں یا سردار پیارے
ہن جبریل آوے تاں پچھیں اُستھیں خبر تمامی
شئے کوئی پیدا ہو کر تُو نے دیکھی سی یا ناہیں
پھر ہیں اُسدی خبر نہ پائی ایہ کسدی چمکاردی

سی اوہ شعلہ باپ میرے دا بی بی آکھ سنایا
بے شک ہیں ہاں چاچا تیرا اودیوں سیں نوایا

حدیث از بیہقیؒ عَنْ عُمَرَ بنِ الخطاب قَالَ قَالَ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ والِہٖ وَسَلَّمَ لَمَّا اِعْتَرَفَ اٰدَمُ الخَطِیْئۃَ قَالَ یَارَبِّ اَسْئَلُکَ ط **ترجمہ** حضرت عمر سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب حضرت آدم نے اپنی خطا کا اقرار کیا۔ اور کہا یا اللہ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ غُفِرَتْ لِیْ میں حضرت محمدؐ کے طفیل سے دُعا کرتا ہوں کہ میری خطا معاف کر دے۔ قال اللہ تعالےٰ یا اٰدم کیف عرفت محمداً فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے آدم تو نے کسطرح پہچانا حضرت محمد کو۔ قَالَ یَارَب انک لما خلقتنی بیدک کہا اے اللہ جب پیدا تُو نے مجھکو۔ ونفختُ فی من روحک رفعت رأسی اور پھونکی بیچ میرے روح اپنی فرأیتُ علیٰ قوائم العرش مکتوباً لا الٰہ الا اللہ محمدٌ الرسول اللہ ط پس دیکھا میں نے پائے عرش پر لکھا ہوا کلمہ شریف اور مجھے معلوم ہو گیا کہ جس کا اسم مبارک اللہ کے نام کے ساتھ لکھا ہوا ہے بیشک اللہ کا پسندیدہ بزرگ ہے۔ فَقَالَ اللہُ تَعَالیٰ صَدَقْتَ یَا اٰدَمُ وَبِحَقِّہٖ غُفِرَتْ لَکَ پس فرمایا اللہ تعالےٰ نے اے آدم تو نے سچ کہا ہے۔ اور میں نے حضرت محمد کے طفیل تیری خطا معاف کر دی۔ قرۃ النہۃ المجالس میں ہے اِنَّ اللہَ اجْتَمَعَ نُوْرُ یُوْسُفَ وَنُوْرُ مُحَمَّدٍ ط فِیْ صُلْبِ اٰدَمَ فَجَعَلَ الحُسْنَ لِیُوْسُفَ وَشَفَاعَۃَ المُحَمَّدِ ط **ترجمہ** تحقیق اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفی اور حضرت یوسف کے نور کو حضرت آدم کی پشت مبارک میں جمع کیا۔ اور حسن کو حضرت یوسف کیلئے اور شفاعت کو حضرت محمد مصطفےٰ کیلئے مخصوص فرمایا

نکتۂ خاص جب مصر میں بوجہ قحط کوئی چیز نہ ملتی۔ تو حضرت یوسف کھلے میدان میں سونے کی کرسی پر رونق افروز ہوتے اس سبب سے زیارت کرنے والوں کی چار پہر تک بھوک، پیاس دور ہو جاتی۔ مگر شانِ مصطفائی ہے کہ قیامت کے دن جب گنہگاروں کو شفاعت کر کے بخشوا کر زیارت دینگے تو پھر کبھی بھوک پیاس نہ رہیگی یہ مرتبہ امت کے واسطے تخت و تاج سے کہیں زیادہ ہوگا۔ القصہ حضرت یوسف کو حسن ظاہری فانی ملا تھا مگر حضور تاجدار مدینہ کو حسن باطنی ابدی ملا۔

نظم پنجابی

عائشہ رضؓ بی بی کرے روایت ہیں قربانی جاواں — حال مناسب تھوڑا قصہ کر کے ذکر سناواں
مصری رناں ویکھ یوسفنوں ساریاں ہتھ کٹاون — جیکر ویکھن دیاں میرا یوسف دل قربان کراون
یوسف ماہ کنعانی مصریاں تائیں حسن دکھایا — حسن میرے یوسف دی چودیں طبقیں چانن لایا
پردہ ستر ہزاراں رب نے حسن نبی پر پایا — حکمت کر کے غیراں پاسوں اپنا یار چھپایا
روشنی نور نبی صاحب دی جے ظاہر ہے جاندی — اُڈ دی طور پہاڑی وانگوں دھرتی نظر نہ آندی
اسماعیل فقیر نکماں کی کی صفت سناوے — اجیہا کون جو صفت نبی دی پوری آکھ سناوے

مدارج النبوۃ میں ذکر ہے۔ کہ حضرت آدم نے اپنے بیٹے شیث علیہ السلام کو نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت رکھنے کی وصیت فرمائی اور بہت سے فضائل نبی کریم کے اُن کے سامنے بیان کئے۔ پھر حضرت شیث علیہ السلام نے عرض گذاری۔ یا ابا جان۔ کیا بیٹے کا مرتبہ باپ سے زیادہ ہو گیا۔ حضرت آدم نے فرمایا۔ ہاں اللہ تعالےٰ نے جو جو خوبیاں اُن کی اُمت کو عطا کی ہیں وہ مجھے بھی نہیں ملیں۔

نظم پنجابی

مینوں ہک خطاؤں رب نے جنت کنوں کڈھایا — اوہ کئی گناہ کر جنت جاون آدمؑ نے فرمایا
بلکہ جنت ہتھ اونہاں دے ویچیا رب ہمارے — اُمتیاں ہتھ سودا کیتا مالک سرجنہارے

کما قال اللہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَمْوَالَهُمْ وَاَنْفُسَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ (پارہ ۱۱۔ سورہ توبہ)
ترجمہ تحقیق اللہ نے خرید کیں مومنوں کی جانیں اور مال بدلے جنت کے یعنی جنت اُن کو دیدی اب جنت پر گویا میرا عارضی قبضہ ہے۔ اور وہ جنت کے باہر رہتے ہوئے بھی جنت کے مالک ہیں۔

دوجا گناہ میری نفیں زمیں اسماناں دھم مچائی — آدم بے فرمانی کیتی آکھے کل لوکائی
تیجا اک خطا میرے نفیں کل پوشاک اُتاری — تیڑوں اُتوں ننگا کیتا اللہ خالق باری
اُمت احمدی لکھ بھاویں کرسی عیب خطائیں — دُنیا دیوچہ ظاہر نہ ہوسن ستر کریگا سائیں
اُمت احمد بیفرمانیاں کتنیاں کرسن بھائی — دور پوشاک اونہاں دی ہرگز کرے نہ پاک الٰہی
چوتھا بن معافی منگن گھر نفیں باہر آیا — تن سو سال وچھوڑا خاوند بیوی اندر پایا
اکسیں دیہوں روروہیں نے سارا نیر مکایا — تد مشکل تھیں ملی خلاصی شیث توں آکھ سنایا

اوہ باہر بدکاریاں کرکے گھر آ توبہ کرسن　　جلد قبول کری رب سائیں دوزخ مول نہ سڑسن
اے بیٹا نہ میتھیں اُسدی اُمت دیس کچیوی　　اوہ سردار رسولاں اُسدا کون برابر تدہیوے
حضرت شیثؑ فضائل سُنکر حیرت اندر آیا　　نور محمدؐ اگے اُسنے ادبوں سیس نوایا
تاں نسل بہ نسلی نور محمدی ہاشم دی گھر آیا　　پڑدادا جو نبی صاحب دا عبدمناف دا جایا
نور محمدیؐ متھے حضرت ہاشم چمکاں مارے　　کُل یہودی ہاشم تائیں سجدہ کردی سارے
بھی جد جنگل اندر جاندا پڑدادا پاک نبیؐ دا　　رُکھ درخت حیوان پرندے ادبوں کردے سجدا
عربی لوگ جو اہل کتاب تے عالم فاضل پیارے　　لڑکیاں اپنیاں حاضر کردی ہاشم کارن سارے
آکھن کرو نکاح انہاں سنگ عبدمناف دی جائے　　تاں جو نور محمدؐ سرور گھریں اساڈے آوے
اُسنھیں پچھے نور محمد گھر مطلب دے آیا　　مطلب دادا پاک محمدؐ حضرت ہاشم جایا
پیشانی مطلب دی اندر نور نبی چمکارے　　کُل قریش دی مشکل مطلب مطلب آن سوارے
جد کوئی مشکل کم قریشاں آون پیش پیارے　　برکت نور محمد سندی حل ہو جاون سارے
پھر عبداللہ دی پٹھ اندر آیا نور پیارا　　عبداللہ والد پاک محمدؐ جانے عالم سارا

شواہد النبوۃ میں لکھا ہے کان ابو النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم عبد اللہ کلما اصبح ذھب لمدخل علی اصنامھم اللات والعزیٰ الی اخرہ ترجمہ حضرت عبداللہ والد ماجد جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بتخانہ میں تشریف لیجاتے تو تمام بت سجدہ میں گر پڑتے اور بول اٹھتے کہ ہم میں آپ کے سامنے بسبب نور محمدی کے کھڑا رہنے کی طاقت نہیں ہے ۔

نظم پنجابی

بھی اک عورت کہے ہمیشہ عبداللہ دے تائیں　　جے کریں نکاح میری سنگ حضرت سو اونٹ میتھوں پائیں
نام اُس عورت فاطمہ ہیسی بنت مرہ دی جائی　　خثعم قبیلیوں وڈی عالم مکے اندر آہی
عبداللہ کہیا نکاح نہ کرساں بن اجازت والد کائی　　تاں آمنہ نال نکاح ہویا سی جیونکر امر الٰہی
پھر عورت عبداللہ تائیں ملی بازار کدائیں　　کہے عبداللہ ہن اوہ گلاں میتھوں اج سنائیں
عورت آکھیا میتھوں تیری ہرگز لوڑ نہ کائی　　نور محمدی لبھن کارن کوشش کیتی آئی
جس دی اوہ امانت آہی رب اُس آپ پہنچائی　　رہے مبارک اُسدے تائیں قسمت ہوس سوائی
نقل کرن اوہ ہوئی دیوانی شہروں باہر سدھائی　　مرگئی غم افسوس کریندی نور نبی نوں بھائی

مسئلہ دقائق الاخبار میں شرح زرقانی رحمۃ سے ہے۔ کہ سہل بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں۔ لما اراد اللہ تعالیٰ فی خلق محمدٍ فی بطنِ اُمّہٖ امنۃ الخ **ترجمہ** جب ارادہ کیا خدا نے پیدا کرنے جناب رسول اکرم کا ماہ رجب کی نانویں تاریخ جمعرات کو والدہ ماجدہ کے بطن مبارک میں داخل ہوئے۔ اور دربان جنت کو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ جنت کے تمام دروازے کھولدے اور زمین و آسمان میں منادی کر دے کہ آج مخبر صادق والدہ محترمہ کے بطن مبارک میں داخل ہو گئے ہیں۔ عنقریب پیدا ہو کر لوگوں کو جنت کی بشارت دینگے۔ اور ایسے اخبار الآثار میں ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ جن مہینوں میں حضور پر نور شکم مادر میں تھے۔ ہر ماہ آسمان سے ندا آتی تھی کہ خبردار ابوالقاسم دنیا میں تشریف عنقریب لانے والے ہیں۔

نظم پنجابی

مائی صاحب دے پیراں نکلے جو جو چیزاں آون
بھی جد کرے ارادہ مائی پیون کارن پانی
پانی پی جد مائی صاحب ربدا شکر بجاوے
ایہ سب صفت ہے نور محمدی توں سن یار حضوری
اوڑک اسماعیل بیچارہ ہتھ بنھ عرض سناوے

موم یا مکھن وانگوں بالکل اوہ سب نرم ہو جاون
جلدی کھوہوں باہر آوے برکت نبی حقانی
اسیو بلے کھوہ دا پانی جلدی واپس جاوے
منکر سڑسن دوزخ اندر نال ربّ ہے پوری
مومن اوہ جو نال محبت آکھ درود سناوے

فصل دوم دربیان ادیان عرب قبل از اسلام

قولہٗ تعالےٰ اِنَّ الذین امنو والذین ھادوا والصابئین والنصرٰی والمجوس والذین اشرکوا **ترجمہ** تحقیق مسلمان اور یہود اور ستارہ پرست اور عیسائی اور مجوس اور جو لوگ شریک ٹھہراتے ہیں۔ اِنَّ اللہ یفصلُ بینھم یوم القیامۃ ط اِنَّ اللہ علیٰ کُلِّ شَیٍٔ شھید (پارہ ۔ سورہ حج) **ترجمہ** بیشک اللہ تعالیٰ روز حشر انکا فیصلہ کریگا۔ اور حق ناحق معلوم ہو جائیگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو دیکھنے والا ہے۔ **فائدہ** پیشتر از اسلام اہل عرب مختلف الاعتقاد تھے مثلاً خدا پرست۔ صلیب پرست یعنی نصرانی بت پرست۔ یہود آگ پرست۔ چاند سورج اور سیارہ پرست وغیرہ **فائدہ** عرب میں بت بیشمار تھے۔ ہر قوم کے علیحدہ علیحدہ بت مقرر تھے مگر لات۔ منات۔ عزیٰ کی ہر قوم عرب بلا اختلاف پوجا کرتے تھے۔

کوہ صفا اور مروہ پر اساف اور نائلہ بُت تھے - جن نام پر قربانیاں کرتے تھے - کعبہ شریف کے اندر حضرت ابراہیم کی تصویر تھی جس کے ہاتھوں میں استخارہ کے تیر تھے جو ازلام کہلاتے تھے - اور فال نکالنے کے کام آتے تھے - اور ساتھ ہی ایک بھیڑ کے بچے کی تصویر تھی حضرت اسماعیلؑ - حضرت مریمؑ حضرت عیسیٰؑ کی بھی تصویریں بیت اللہ میں موجود تھیں - الغرض اسی قسم کے تین سو تیرہ ۳۱۳ بُت خانہ کعبہ میں واسطے پرستش کے رکھے ہوئے تھے - خدا کا گھر کمال درجہ کا بتخانہ بنا ہوا تھا - اس کے سوا اور بھی تمام رواج گندے سے گندے اُن میں مروج تھے مثلاً قولہ تعالیٰ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ط بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ط ترجمہ جس وقت پوچھی جاویگی گاڑی ہوئی - یعنی لڑکیاں قتل کرنیوالوں کو پوچھا جاویگا - **فائدہ** تمام عرب میں یہ وبا پھیلی ہوئی تھی - کہ لڑکیوں کو بوجہ شرم مبادا کوئی ہمارا داماد نہ بنے اور ورثہ نہ دینا پڑے قتل کر دیتے یا زندہ در زمین گاڑ دیتے تھے - حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم ان سب ظالموں سے پوچھینگے کہ وُہ کس گناہ کی پاداش میں قتل کی گئیں - صرف لڑکیوں کو ہی ورثہ نہیں دیتے تھے - بلکہ لڑکوں کو بھی جب تک لڑکا دشمنوں سے لڑائی نہ کرے ورثہ نہیں دیتے تھے - اور اپنی سوتیلی والدہ سے بھی نکاح کر لیتے تھے - جیساکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خبر دی ہے - قولہ تعالیٰ وَلَا تَنْکِحُوْا مَا نَکَحَ اٰبَآءُکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ط اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً وَّ مَقْتًا ط وَسَآءَ سَبِیْلًا (سورہ نساء) ترجمہ جن عورتوں سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا ہو تم اُن سے نکاح مت کرو مگر جو گذر چکا کیونکہ یہ برائی اور بے حیائی کا راستہ ہے - اسیطرح رضاعی بہن سے بھی نکاح کر لیتے تھے - سوتیلی لڑکی اور رضاعی والدہ کے ساتھ بھی نکاح کر لیتے اور مرد و عورت ننگے ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتے - زناہ اسقدر ہوتا تھا کہ الامان - اگر کوئی ادنیٰ خاندان کی عورت بڑے خاندان کے مرد سے زناہ کرتی تو بڑا فخر حاصل کر لیتی - اور اپنے افعال کو سر عام فخریہ بیان کرتے - ایک شاعر کا منقولہ ہے کہ میں نے فلاں عورت سے اس حالت میں زناہ کیا جبکہ اُسکا نصف حصہ تو اپنے روتے ہوئے بچے کی طرف متوجہ تھا اور نصف حصہ میرے نیچے تھا - اور مُردار بھی کھاتے تھے - جیساکہ اللہ صاحب منع فرماتے ہیں قولہ تعالیٰ حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِیْرِ ط ترجمہ حرام کر دیا اللہ تعالیٰ نے مردار اور خون اور گوشت سُور کا وَمَآ اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ اور جو چیز غیر اللہ کا نام لیکر ذبح کی جاوے وَالْمُنْخَنِقَۃُ وَالْمَوْقُوْذَۃُ وَالْمُتَرَدِّیَۃُ وَالنَّطِیْحَۃُ وَمَآ اَکَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَکَّیْتُمْ ط ترجمہ جو مر جائے گلا گھونٹنے سے - گرنے سے - سینگ مارنے سے لاٹھی مارنے درندہ کے پھاڑ کھانے سے - مگر جسکو ذبح کر لو تم وہ پاک ہے واسطے تمہارے (پ۶ - سورہ مائدہ) وُہ لوگ ان سب

جانوروں کو بلا امتیاز حلال جانتے تھے - حرام کھاتا - شراب خوری - جوا - سود - ڈاکہ زنی اُن کا شیوہ تھا - اور ہر طرح سے گمراہ تھے - جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ط (پارہ ۲۸ - سورہ جمعہ) ترجمہ وہی اللہ مہربان ہے جسنے اپنے رسول مقبول کو اَن پڑھوں میں بھیجدیا - تاکہ ان کو اللہ کی آیات پڑھکر پاک کرے اور علم کتاب اور حکمت یعنی قرآن پاک سکھاوے - وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ط ترجمہ کیونکہ ہمارے رسول سے پہلے وہ سب جاہل اور سخت گمراہی میں تھے - **فائدہ** اہل عرب کے ہاں کوئی کتاب نہ تھی کہ حلال حرام کا پتہ لگ جائے اور جاہل اُجڈ تھے -

نظم فارسی

پاک محمدؐ کہ شاہ انبیاء است | درصف مرغان خدائی ہما است

جانوراں تھیں جویں ہمانوں افضل رب بنایا | شاہ رسولاں سرور عالم تویں زمیں پر آیا

اُمّی عالم شدہ عالم ازو | راہ خدا راست شدہ عالم ازو

اُمّی ہو کر عالم تائیں علم تمام سکھائے | سب جاہل بدبخت لکارے سیدھے راہ پر آئے

خواجۂ ما ہمہ در بشر اد | از ہمہ رو تافتہ خرسند او

اوہ ساڈا سردار مکرم اسیں غلام قدیمی | اُسدے نوروں چہرے روشن واہ واشان کریمی

ابیات پنجابی

جدم چند نورانی چڑھیا آہی رات سیاہی | چونہہ طرفیں ہویاں روشنایاں بھاجڑ کفر اٹھائی

فضلوں بارش رحمت والی کرم کنوں برسائی | پاک محمدؐ پیدا کر کے دھوتی کفر سیاہی

عالم سارا وچہ گمراہی آہا پیش نبیؐ تھیں | نکلیا ٹھاٹھ کفر دا وچوں برکت اُس سخی تھیں

بھیجیا حضرتؐ سرور تائیں کر کے کرم ستاری | دور ہوئی سب شرک پلیدی دنیا وچوں ساری

سب نمرود ہشام برابر ہندی عربی سارے | حلال حرام نہ جانے کوئی اندر عالم سارے

جیکر رہبر اساں نہ ملدا فضلوں نبی گرامی | تاں نمرود ہشام برابر ہندے اسیں تمامی

اسماعیلا ایہ شکرانہ ادا نہ کیتا جاوے | کر کے کرم حبیب اپنا رب ساڈا نبی بناوے

فائدہ - عرب کے نجومی اور کاہنوں نے مشہور کر رکھا تھا - کہ مکہ مکرمہ میں ایک ایسا نبی جاہ و جلال والا

پیدا ہوگا جو تمام رسوم کفر پہ کو نیا منیا گردیگا ۔ جیساکہ پارہ دس سورہ توبہ میں ارشاد ہوتا ہے
هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ
ترجمہ وُہی اللہ غالب ہے جس نے اپنے محبوب کو سچا دین اور ہدایت دیکر بھیجا ۔ کہ اس دین حق کو تمام ادیان
باطلہ پر غالب کردے اگرچہ مشرک ناراض ہوں نوٹ دین کے معنی رستہ ہے خواہ بُرا ہو خواہ بھلا ۔
اس لحاظ سے کوئی شخص بیدین نہیں ہوسکتا ۔ مگر کوئی غلطی سے بُرے راستے کو جارہا ہو تو اُسکو دین باطلہ
کہہ سکتے ہیں ۔ اگر دین کے معنی سچا دین لیا جاوے تو خداوند کریم کا علی الدین کلہ فرمانا چہ معنی دارد
کیونکہ نزول اسلام سے پہلے کوئی سچا دین باقی نہ تھا ۔ اسلیئے اللہ تعالیٰ نے غلط رستوں کو دین کے لفظ سے
تعبیر فرمایا واللہ اعلم بالصواب

نسب نامہ حضور پرنور جناب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث واثلہ بن اسقیعؓ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کہ تحقیق پسند کیا اللہ
نے کنانہ کو اولاد اسماعیل سے اور قریش کو کنانہ سے اور بنی ہاشم کو قریش سے اور مجھکو بنی ہاشم سے ۔

ابیات پنجابی

تیرہواں[۱۳] دادا پاک نبی دا نضر قریش سداوے
کہن قریش پرند سمندری جو مچھیاں کھاوے
جانوراں نوں چھوڑے ناہیں کھاوے موٹا پتلا
سبھناں جانوراں نے غالب ابن عباسوں قصہ
اولاد نضر دی حاشیاں تھیں مکہ چھوڑ سدھانی
کھلرگئی چوہیں طرفاں اندر بھلی اصل کہانی
قصی دادا پنجواں اُسنے سارے جمع کرائے
ایہ وصفاں سن وچہ اوہناں دے نسب غالب آئے
فصاحت وچہ شجاعت ہمت ہور سخاوت اندر
بھی صحت نسباں اندر ہویا نام قریش سمندر
کل قریشاں دے وچہ ہاشم اعلیٰ رتبہ پایا
ہاشمیاں تھیں افضل اشرف سرور عالم آیا
ساری عمراں ختم نبی دیاں ہون نہ مول ثنائیں
ہر دم اسماعیل فقیرا وِرد درود کمائیں

شرح سنن میں نسب نامہ اسطرح آیا ہے ابوالقاسم حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم بن عبداللہ
بن مطلب بن ہاشم بن عبدالمناف بن قصی بن کلابہ بن مرّہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن
نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن نضر بن نزار بن سعد بن عدنان ۔
نوٹ :۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تئیں فقط عدنان تک منسوب فرماتے تھے اور آگے بوجہ اختلاف نظر انداز کر دیا گیا ہے

سرکار دو عالمؐ کی والدہ محترمہ کا نسب نامہ یہ ہے - آمنہ بنت وہب بن ہاشم یعنی تیسری پشت سے حضور کے نسب نامہ سے ملجاتا ہے - اور حضور کی نانی صاحبہ کا نام امّ حبیبہ بنت اسدی ہے -

فصل سوم - تاریخ پیدائش حضور و انتقال والدہ محترمہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ابھی شکم مادر میں چھ ماہ کے تھے - کہ جناب کے سر سے سایہ پدری ہمیشہ کیلئے اُٹھ گیا - اور سرکار دو عالم یتیم مکہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ماہ ربیع الاوّل کی بارہ تاریخ کو بروز سوموار شب عالم پر طلوع ہوئے - جبکہ چالیسواں جلوس نوشیروانی اور ہبوط آدم سے آپ تک ۶۱۱۳ برس کا فاصلہ ہے - **فائدہ** جناب کے والد ماجد تجارت کرتے تھے - ایکدفعہ ملک شام سے جواہرات خرید کر مدینہ منوّرہ واپس آئے - تو سخت بیمار ہو گئے لہذا اپنے سسر وہب کے گھر قیام فرمایا - چند روز رہ کر جہانِ فانی سے تشریف لیگئے - انّا للہ و انا الیہ راجعون ط مزار مبارک مدینہ منوّرہ میں موجود ہے اور عمر آپکی اُسوقت ۲۵ برس بیان کی جاتی ہے -

نظم پنجابی

دیکھ تماشہ قدرت والا کوک پئی اسمانی — فوت ہویا اج دنیا اتوں باپ نبیؐ دا جانی
یارب رحمتؐ عالم جسنوں آپ تساں فرمایا — شاہ رسولاں احمدؐ پیارا کیویں یتیم بنانا
یاالہی جسنوں ہوسی دو جگ دی سرداری — عاجز درد رنجانی رہ گئی اُسدی ماں پیاری
یارب پاک رحیم کریماں عالی ذات علیماں — کیتا خاص محبوب اپنے نوں داخل وچ یتیماں
کون یتیماں گود اُٹھاوے کون پیار کماوے — باجھوں ماپیؤ کون تنہاں نوں نال پیار بلاوے
ماپیؤ باجھوں کوئی نہ ویکھے نظر محبّت والی — جنوں دیکھے نظری آوے چار چوفیرا خالی!
رہن یتیم ہمیش نمانے بھاویں ہون سوکھالے — دیس اندر پردیسیاں وانگوں مرگئے ماپیاں والے
ورلے لوک یتیماں اُوپر نظر محبّت پاون — اکثر ویکھے در در دھکے سو تکلیف اٹھاون
اسمعیلا ناں یتیماں جو کوئی دیر کماسی — جھوٹھ نہ اسوچہ باجھ قصوروں دوزخ ڈالیا جاسی

الغرض فرشتے اس قسم کی بات چیت آپس میں کر رہے تھے - کہ غیب سے ندا آئی الم یجدک یتیما فاوٰی (پارہ ۳۰ - سورہ والضحیٰ) ترجمہ کیا ہمنے آپکو یتیم پایا جگہ (بلندی مرتبہ) نہیں دی - (نظم پنجابی)

غیرت کنوں آوازہ آیا امر کنوں رب سائیں — ہیں بن حاجت نہیں کیدی پاک محمدؐ تائیں
ماپیاں والے گھر اپنے وچہ کردے نازادائیں — افسر ہوگ یتیم محمدؐ مشرق مغرب تائیں

پہلی منزل پیارا اپنے نوں قدرت پاک کھاواں ❊ سب زمین پر حاکم کر کے یاد احسان کراواں

ملاحظہ ہو وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنٰى ؕ اے محبوب ہمنے آپکو غریب پایا تو غنی کر دیا ۔ **فائدہ** یتیم کرنے میں یہ بھی حکمت تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یتیمی کے سبب تمام یتیموں پر رحم کرے ۔ کیونکہ رحمن رحم کر کے دکھانیکو کہتے ہیں ۔

نظم پنجابی

باطن اندر عالی درجہ کل یتیماں تائیں ❊ اوہ سردار یتیماں کیتا امر کرے رب سائیں

اوہوں دیکھ یتیماں تائیں مومن جھڑک نہ دیسن ❊ وقت رسول پیارے والا وِلوچہ یاد کریسن

سن کر حکم تمام ملائک بولے حمد الٰہی ❊ حکمت والا توں رب والی صاحب بے پرواہی

دیگر ذکر ابرہ کافر

ایہہ معجزہ پاک نبیؐ دا رب جبار وکھایا ❊ وچہ تفسیر عزیزی جیونکر شاہ صاحب فرمایا

اجے تولد نہیں سی ہویا پاک حبیب غفاری ❊ ابرے کافر کعبہ تائیں کیتی ڈھاہن تیاری

دلوں ارادہ قتل کریاں مکے والیاں تائیں ❊ کیتا قتل طفیل محمدؐ اسنوں خالق سائیں

سورہ فیل دے اندر حالہ رب نے خبر سنائی ❊ تیسویں پارے اندر ویکھو جو تھے پارہ وچہ بھائی

فائدہ ۔ حضور کی والدہ محترمہ فرماتی ہیں ۔ کہ جب آنحضرت پیدا ہوئے تو ہماری چھت اور دیواروں سے آواز آئی کہ سردار دو عالم کو سلام ہو وے ۔ اور جنت سے حوریں میری خدمت کیلئے حاضر ہوئیں اور جنت کے پانی سے آنجناب کو نہلا کر نہایت خوشبودار ریشمی لباس میں آپکو لپیٹا ۔ اور جبرئیل و میکائیل علیہم السلام مع بہت سے فرشتوں کے حضرت کے سلام کو حاضر ہوئے ۔

نظم پنجابی

نال محبت ہو قربانی ادب کلام سنایا ❊ جی آیا سردار دو عالم جم جم آون آیا

حضرت آمنہ خبر سناوے پاک نبیؐ دی مائی ❊ اسماناں توں ڈاراں آون جانوراں نیا بھائی

گھر اساڈے اندر آون پاس رسول غفاری ❊ رنگ نورانی سرخ تمامی بولی عجب پیاری

پھوپھی پاک نبیؐ دی جسدا نام صفیہ بھائی ❊ ذکر سناوے جسدم پیدا ہویا نبی الٰہی

ہیں سان حاضر نور نبی دی ایسا چانن لایا | جلوہ نور پیا جس ویلے دیوا نظر نہ آیا
تمام زمین سب روشن کیتی نور نبی نے بھائی | محل نوشیروان اکھیں ڈھٹھے ایسی چمک کھائی
شعلے نور نبی دی برکت لاٹ گئی اسمانی | دکھن پورب روشن ہوئے مشرق مغرب جانی

مسئلہ مواہب اللدنیہ میں ابن نعمان سے حکایت ہے کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ۔ فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ پس عرض کی میں نے یارسول اللہ کیا آپ خوش ہیں ۔ ھٰذَا الْمَوْلُوْدُ الَّذِیْ یَصْنَعُ النَّاسُ فِیْ کُلِّ سَنَۃٍ اس مولود شریف پر جو کہ ہر سال لوگ کرتے ہیں فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَا ابْنَ نُعْمَانَ مَنْ فَرِحَ بِنَا فَرِحْنَا بِہٖ پس فرمایا رسول خدا نے اے بیٹے نعمان کے جو شخص خوش ہوا ساتھ ہمارے یعنی ساتھ مولود ہمارے کے یا ایام ہمارے کے ہم خوش ہیں اُس سے

مسئلہ شواہد النبوۃ میں لکھا ہے کہ جس روز حضور رحمۃ للعالمین پیدا ہوئے تمام جہان کو خوشی حاصل ہوئی کیونکہ اس روز سب جہان میں جو بچے پیدا ہوئے لڑکے ہی ہوئے لڑکی کوئی نہ تھی گویا کہ سارے جہان میں اُس دن (۱۲ ربیع الاوّل) عید میلاد النبی بن گئی ۔ لہٰذا ہر مومن پر لازم ہے کہ حسب توفیق حضور کی مجلس میلاد منعقد کر کے ثواب دارین حاصل کرے کیونکہ جس مجلس میں آپکا ذکر خیر ہو وہ حل عقد اور حصول سعادت دینی دنیوی کیلئے بڑی اثر رکھنے والی ہوتی ہے ۔ اور محفل میلاد میں ذکر خیر پیدائش آنحضور اور وفات آنحضور کا کرنا چاہیئے ۔ اسطرح سے تفہیم مکہ کی تعلیم غیروں تک پہنچانی چاہیئے **فائدہ** حضور کے دادا صاحب فرماتے ہیں کہ جب حضور پیدا ہوئے تو اچانک بیت اللہ کانپ کر سجدہ میں گرا اور سب بت گر پڑے اور غیب سے آواز آئی کہ اے مخلوق عالم تم سب کیلئے مبارک ہو کیونکہ شہنشاہ رسولاں تشریف لے آئے ہیں اور زمین بھی لرزنے لگی ۔ جب میں نے یہ حیرت ناک حالت دیکھی ۔ اور حضرت آمنہ کے گھر آیا تو اور بھی بڑھکر حیران کن معاملہ دیکھنے میں آیا ۔

ابیات پنجابی

جس حجرے وچ پیدا ہویا پاک حبیب حقانی | مینوں نظریں اُپر آیا تنبو اک نورانی
ادب نبی دے پاروں ربنے سائبان لگایا | اچن چیت نورانی جلوہ ویکھن اندر آیا
مینوں ویکھ بیہوشی ہوئی جلوہ پاک نورانی | غیبوں اک آوازہ ہویا امر کنوں سبحانی!
نہ ڈر اے سردار قریشاں خطرہ کرو نہ کوئی | کیوں جو حضرت مطلب کارن دہشت زلزل ہوئی
بیہوشی تھیں پھر جس ویلے ہوش ٹھکانے آئی | خوشبو جنت باہجھ حسابوں اس گھر اندر پائی

نظر پئی جد آمنہ اوپر لگی سخت حیرانی لا　　کدھر گیا اوہ نوری جلوہ چمکے نہیں پیشانی
عرض سنائی آمنہ بی بی یا سردار گرامی نے　　اوہ نور محمدی گھر تیرے وچ آیا اج تمامی
سنکر حضرت مطلب تائیں بہت خوشی دل آئی　　ملیا خشک باغیچے پانی پھیر حیاتی پائی
تاں پھر یاد آیا عبداللہ جا گیا درد پورانا　　جیکر اج گھر تیرے ہوندا باپ رسول ربانا
کیوں یتیم ہمیش سداندا ایہ فرزند پیارا　　خوشیوں چائیں چائیں پھردا میرا پتر سوہرا
بخت بلند ستارہ ساڈا اندر عرب تمامی　　شہر اندر سرداری سانوں عزت شرف گرامی
پھر بھی حمد کہاں لکھ واری رحمت فضل کمادا　　بخت بلند ستارہ ساڈا ساری خلقت ناول
مگراں جے عبداللہ ہندا رحمت کنوں ربانی　　آمنہ کیوں اس حالت اندر رہندی ہو نمانی
تازہ ناواں عبداللہ دا پھیر کیتا رب باری　　اندر جا کر ویکھاں جلدی سوہنی صورت پیاری

ثویبہ لونڈی کا مبارک باد دینا

جب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیدا ہوئے۔ تو ابولہب کی ثویبہ لونڈی نے جاکر ابولہب کو مبارکباد دی۔ کہ تیرے گھر بھتیجا پیدا ہوا ہے۔ تو اُس نے خوشی میں آکر کہا کہ جا میں نے تجھکو مبارکباد کے عوض میں آزاد کردیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایکدن میں نے اپنے بھائی ابولہب کو خواب میں دیکھا۔ اور پوچھا کہ کیا حال ہے ابولہب نے کہا کاش! میں نے دنیا میں اپنے بھتیجے حضرت محمد الرسول اللہ کی فرمانبرداری نہ کی۔ لہذا دوزخ میں ہر روز سزا پاتا ہوں۔ فقط جناب کی پیدائش کے دن اپنی لونڈی کو مبارکبادی کے عوض ہاتھ سے اشارہ کیا تھا۔ کہ میں نے تجھکو آزاد کیا۔ اُسی کے طفیل ہر سوموار کو عذاب دوزخ سے محفوظ رہتا ہوں۔ اگر پوری اطاعت کرتا تو خدا معلوم کتنے مراتب سے سرفراز ہوتا۔

نظم پنجابی

سرد ہووے سب دوزخ تھروں ہر سر پیر پہاڑے　　صدقہ سردار محمد اُسدن اگ نہ ساڑے
جس ہتھ نال اشارہ کیتا بخشیا گولی تائیں　　اُسدا اجر طفیل محمد شرم کرے رب سائیں
منہ وچ پاکر انگلیاں چوہاں روداں ڈھائیں ماراں　　اُسدن باجھو پیتے ہودن ہیٹھ اُتے انگیاراں
ہے افسوس نہ دلتھیں کیتی اسدی تابعداری　　جسدے یاروں ملدی مینوں جنت دی سرداری
ذاتاں نسلاں اُپر ناہیں باجھوں تابعداری　　امر نبی دا جو کوئی منکر اُسنوں سخت خواری

رب فرمائے حکم نبی تھیں جو انکار لیاوے
اسمعیلا ذاتاں اوپر فخر جے کیتا جاندا

خاکی نوری ناری ہووی دوزخ ڈالیا جاوے
پاک نبی دا سکا چاچا کیوں رب دوزخ پاندا

فصل چہارم دربیان مرضعہ حضور

یعنی

جن مستورات نے حضور کو دودھ پلایا ہے اُن کے اسمائے مبارکہ

حضورؐ نے اپنی والدہ محترمہ کے سمیت آٹھ عورتوں کا دودھ پیا ہے۔ جن کے نام مبارک یہ ہیں۔ حضرت آمنہ۔ ابولہب کی گولی ثوبیہ۔ حضرت خولہ بنت منذر۔ دائی حلیمہؓ سعدیہ۔ حضرت حلیمہؓ غیر سعدیہ اور تین عورتوں کے نام معلوم نہیں ہو سکے **فائدہ** اہل عرب میں قدیم سے رواج تھا کہ لڑکوں کو اپنی والدہ کا دودھ پینے نہیں دیتے تھے اور دیگر عورتوں کو تنخواہ دیکر دودھ پلوا لیتے تھے۔ اسمیں فلسفہ یہ ہے کہ گھر میں اکثر بچے ناز و نعمت سے پرورش پلتے ہیں تو کمزور اور بزدل ہوتے ہیں۔ جس پر آج کا زمانہ شاہد ہے۔ غیر کی پرورش چونکہ کم توجہی سے ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ بچے محنتی بہادر جنگجو ہوتے ہیں۔ اسلیئے طائف جو کہ مکہ معظمہ سے باہر بستی ہے اور دیگر بستیوں سے دائیاں آکر بچوں کو لیجاکر پرورش کیا کرتی تھیں چنانچہ اسی رسم کے مطابق حضورؐ نے بھی کسی دائی کا دودھ پینا ہی تھا۔ لہٰذا بوقت پیدائش ہاتف غیب نے آواز دی۔ کہ اہل قریش آج ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جو اسکی پرورش کریگا۔ دونوں جہان کی سعادت اُسکو ملے گی۔ یہ آواز سنکر بنی سعد کی تمام دائیاں جلدی جلدی مکہ شریف کی طرف روانہ ہوئیں۔ اُن کے ساتھ دائی حلیمہؓ سعدیہ بھی بمعہ اپنے خاوند و بیٹے کے کمزور گدھے پر سوار ہوکر آگئیں۔ جن کا بوجہ غربت اور فاقہ کشی کے ایک پستان سے دودھ بھی خشک ہو چکا تھا۔ انکا گدھا چونکہ لاغر تھا اسواسطے پیچھے رہگئیں۔ اور دوسری دائیوں نے تمام مکہ شریف کے سرداروں کے لڑکے لے لیئے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بسبب یتیم ہونے کے کسی نے بھی نہ لیا۔ کہ اِسکی پرورش سے ہمیں کیا ملیگا۔ سبحان اللہ کس طرح جنکی قسمت تھی وہ تو ابھی پیچھے آرہے تھے۔ اور جس درخت یا پہاڑ کے پاس سے دائی حلیمہؓ گذرتی تھی تو وہ پہاڑ یا درخت اُسکو مبارکباد دیتے تھے۔ حتیٰ کہ مکہ شریف میں پہنچکر کیا دیکھتے ہیں کہ سوائے ایک یتیم بچہ کے اور کوئی لڑکا باقی نہیں ہے سوچنے لگے۔ کہ جس یتیم کو تمام دائیاں چھوڑ گئی ہیں ہمنے اس کی پرورش سے کیا حاصل کرنا ہے۔ اسی خیال سے واپس آنیکا ارادہ کیا۔ تو دائی حلیمہؓ کو غیب سے ندا آئی کہ اے حلیمہؓ یاد رکھ۔ اگر تو آج اس یتیم کے دروازے سے خالی چلی گئی تو تجھکو کسی در پر جگہ نہ ملے گی۔ کیونکہ یہ

وُہ یتیم ہے کہ جو اس کے دروازے پر نہ آئیگا وہ ہمیشہ کیلئے دوزخ میں جائیگا یہی یتیم گنہگاروں کو اولیاء اللہ اور فقیروں کو بادشاہ اور مشرکوں کو باخدا بناکر جنت میں لیجائیگا۔

نظم پنجابی

عورت خاوند جلدی جلدی چلن شوق پیار دے نال ۔۔۔ اندر خواب حلیمہؓ دائی خوشی ڈٹھی اسرار دل
کرے دعائیں یارب سائیں دولت کریں نصیبہ ۔۔۔ کریں بشارت پوری مولا جو اسرار عجیبہ
دو جیاں عورتاں اُس دن جلدی پہنچ سویرے پیاں ۔۔۔ مکّے شہروں بالن کارن سبّ لڑکے لے گیاں
کل امیراں سند لڑکے سب دائیاں نے دھایا ۔۔۔ اک محمد بن عبداللہ چھوڑ گیاں اوہ مایاں
کیا دیسی ایہہ مائی سانوں مرگئے خاوند والی ۔۔۔ ہر اک جاناں خدمت اسدی مفت مصیبت خالی
کہے حلیمہ میں جس ویلے مکے اندر آئی ۔۔۔ سب لڑکے لیگیاں دائیاں خبر تمامی پائی
غمناکی پریشانی میرے دلنوں گھیرا پایا! ۔۔۔ دادا پاک نبی صاحب دا شہروں باہر آیا
آکھیا اُس سردار قریشاں عزت منصب عالی ۔۔۔ ہے کوئی دائی لڑکے کارن شیر پلاون والی
دائی کہے دریافت کیتی اوسدی حالت ساری ۔۔۔ سب کوئی کہے ایہہ عبدالمطلب سب اُسدی سرداری
ناں میں قدر پچھاناں اُسدا ادبوں حاضر ہوئی ۔۔۔ کہن لگا کیا نام تساڈا کون قبیلہ کوئی
عرض کیتا میں نام حلیمہ سعد قبیلوں آئی ۔۔۔ اک یتیم پلا دودھ اُسنوں مطلب آکھیا بھائی
رنج ہویا وچہ دلدے میتوں ہوش عقلی نسّ بھیری ۔۔۔ اوڑک پچھیا خاوند کولوں کیکر مرضی تیری
خاوند کہے حلیمہ تائیں منع نہ کرواں تینوں ۔۔۔ خدمت بھلیاں تھیں بھلیائی ایہہ گل معلم مینوں
ہاتف کنوں آوازہ آیا امر کرے رب والی ۔۔۔ اے حلیمہؓ اس درا توں مڑیں نہ ہرگز خالی
جو بدبخت نکارا اِسدی درتوں خالی جاوے ۔۔۔ کدی نہ بخشاں اُسدے تائیں پاک خدا فرماوے
سُنکر ایہہ آواز حلیمہؓ جلدی کرے تیاری ۔۔۔ سرور عالم لیون کارن فضل ہو یارب باری
اسماعیلا ایویں کردے نیک نصیب جہاندا ۔۔۔ توں بھی حکم بجاویں اُسدا جیوں خالق فرماندا

پس دائی حلیمہ حضرت عبدالمطلب کے ساتھ حضرت آمنہ کے در دولت پر آئی۔ تو حضور پرنور سوئے ہوئے تھے جب دائی حلیمہؓ نے حضورؐ کو گود میں اُٹھانے کو ہاتھ بڑھائے تو حضور جاگ اُٹھے اور ہنس کر دائی صاحبہ کو فرمایا۔ کہ میں پاک ہوں اور تو بھی پاک ہو کر مجھے ہاتھ لگا۔ تو دائی حلیمہ نے عرض کی بیٹا جان میں کسطرح پاک ہو دں تب حضور نے فرمایا۔ کہ پڑھ۔ لاالٰہ الاّ اللہ محمد الرسول اللہ ط چنانچہ دائی صاحبہ نے کلمہ طیّب پڑھکر حضور

کو گود میں اٹھایا۔ اور گھر کو روانہ ہوئی۔ کہتے ہیں کہ وہی گدھا جو بسبب کمزوری کے پیچھے رہ گیا تھا۔ اب جناب کے سوار ہونے سے اسقدر طاقتور ہو گیا۔ کہ دیر سے چلنے کے باوجود بھی سب سے پہلے طائف بستی میں پہنچ گیا۔ اور راستے میں سب چیزیں مائی صاحبہ کو مبارکباد دیتی تھیں۔ جب حضور پُرنور کو دائی حلیمہ نے دودھ پلانا چاہا تو حضور نے دائیں پستان سے دودھ نوش فرمایا اور بائیاں پستان چھوڑ دیا۔ جب کبھی دائی صاحبہ بائیں پستان سے دودھ دینا چاہتیں۔ تو ہرگز منہ مبارک نہ کھولتے مفسرین رحمہم اللہ نے دائیں طرف سے دودھ پینے میں چند حکمتیں بیان فرمائی ہیں۔ اوّل یہ کہ بائیں طرف کا دودھ اپنے رضاعی بھائی کا حق سمجھتے تھے۔ جس سے حضور کا بچپن ہی سے منصف ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ دوم یہ کہ اگر آپ ملا جلا دودھ پیتے تو آپکا رتبہ رضاعی بھائی کے برابر ہوتا۔ نکتہ۔ یہی وجہ ہے کہ آپکا کوئی حقیقی بھائی بہن نہ تھا۔ سوم وجہ یہ کہ بائیں طرف ہر طرح سے شان میں کم ہے مثلاً دائیں ہاتھ کو بائیں پر فضیلت ہے۔ اور نماز میں دائیں طرف کھڑا ہونے والے آدمی کو بائیں طرف والے پر فضیلت ہے۔ اور روز حشر کے مومنوں کی صفیں عرش معلیٰ کے دائیں طرف اور کفار کی بائیں طرف کھڑی ہونگی اور دوزخ بھی عرش معلیٰ کے بائیں طرف ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ روایت ہے کہ دائی صاحبہ جب حضور کو گھر لائی تو یکلخت گھر سے فقر و فاقہ دور ہو گیا۔ دائی حلیمہؓ کے گھر دس بکریاں نہایت دبلی کمزور اور بے شیر تھیں۔ وہ بھی حضور کی برکت سے فربہ تازہ ہو کر دودھ دینے لگیں۔ اور اسقدر دودھ دیتیں کہ جو گھر کے برتن تھے سب بھر جاتے لوگوں نے متعجب ہو کر دائی صاحبہ سے دریافت کیا۔ کہ آپ کون سی بوٹی بکریوں کو کھلاتی ہیں کہ اسقدر موٹی تازی ہو گئی ہیں۔ مائی صاحبہ نے فرمایا بوٹی تو کوئی نہیں کھلائی۔ جو کچھ ہے تو اس لڑکے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی برکت سے ہے۔

مبارکباد بطرز غزل

ہو مبارکباد اس گھر اور رحمت کی نظر
کسکو یہ درجات حاصل کسکا ایسا ہے نصیب
گھر حلیمہ دائی کا پُر نور و برکت ہو گیا
جنت الفردوس کرسی عرش کو پہنچی خبر
یاالٰہی رہ نہ جائیں ملجائے ہم کو ضرور

ملک سب حاضر ہوئے جس گھر قدم پایا نبیؐ
ہے حلیمہؓ بر ختم جس گود میں چھپایا نبیؐ
فی الفور ہو گئے دور غم جس وقت گھر آیا نبیؐ
مالک حشر و شفاعت ماں نے اج جایا نبیؐ
حوض کوثر خلق میں جس وقت وزنایا نبیؐ

دست بستہ عرض کرتا ہے خدایا اسماعیل
فضل کر کے ہم پہ کرنا حشر میں سایہ نبیؐ

دیگر التجاء

شام وسحر ہے یاالٰہی یہ ہماری التجاء
کل خطائیں معاف کر بہر محمد مصطفیٰ
جسطرح دائی حلیمہؓ کا ہوا پرنور گھر
ہوں منور گھر ہمارے صدقے حبیب مرتضیٰ
فقروفاقہ تے محتاجی سب ہماری دور کر
جسطرح دائی حلیمہؓ کا بسایا تو نے گھر
مشکل مرض سب دور ہوں دیدے شفا میرے رحیم
صدقہ خیر البشر کر کرم ہم پہ اے کریم

فائدہ تفسیر عزیزی میں مرقوم ہے کہ حضور دو ماہ کے ہوئے تو بیٹھنے لگے - اور بیٹھے بیٹھے حرکت کرکے تھوڑی دور تک چلے بھی جاتے تھے - اور اپنے وقت مقررہ پر دودھ نوش فرماتے تھے - دیگر لڑکوں کی طرح ہر وقت نہیں پیتے تھے - دائی حلیمہؓ کا بیان ہے کہ جناب نے کبھی اپنے بستر پر پیشاب و پاخانہ نہیں کیا - اور آپکا بول و براز عرق و گلاب کی طرح خوشبودار ہوتا تھا جسکو زمین فوراً نگل جاتی تھی - اور میں نے جناب کو دیگر بچوں کیطرح کبھی نہلایا اور صاف نہیں کیا - تاہم جناب کا بدن مبارک نہایت صاف رہتا تھا - حتیٰ کے قمل یا مکھی وغیرہ آپکے بدن مبارک پر نہیں بیٹھتی تھی - حضرت عباس حضور کے چچا صاحب سے مروی ہے - کہ جب حضور چالیس روز کے تھے - تو میں نے دیکھا کہ آپ بستر پر لیٹے ہوئے ہیں - اور چاند کی طرف انگلی کا اشارہ کرتے ہیں تو چاند بھی جادھر انگلی جاتی تھی ادھر ہی جاتا تھا -

نظم پنجابی

کرن روایت عمر نبیؐ دی چھ ماہ دی جدآئی
چلن دوڑن جیوں مرضی حرج زبان کائی
اٹھ ماہ دے جد حضرت ہوئے باتاں کرن پیاریاں
جیونکر بچے پیارے لگدے اپنی خوش گفتاروں
دو سالاں دی عمر مبارک جد سرور نے پائی
اکدن آکر عرض سنایا پاس حلیمہؓ دائی
دل چاہے میں نال بھراواں مال چراون جاواں
ہو فربان حلیمہؓ بولی جیونکر الفت ماواں
میں راضی جیوں مرضی تیری کراں قبول رضائیں
سر دھوا کنگھیں سرمہ پایا ٹورے چاہئیں چائیں
گل سرورنوں پاون کارن جلد دوڑھاواآندا
نظر لگن توں چنگا ہوندا جیوں دستور انہاندا
تاں پھر مائی تائیں آکھے سرور نبی غفاری
اسدی نہیں ضرورت سانوں ایہہ سب رسم کفاری
سانوں ہکو اللہ کافی ہر دم رہندا نالے
رسم کفاراں دی جوکرسن دوزخ جان تنکالے

تابعداراں گلیں ودھاوی پائے اللہ والیا ابنری جیہاں اسمبیلا پھڑ دا اپٹھے چالے

روایت ہے کہ حضور بکریاں چرانے جنگل میں گئے تو جدھر جاتے سب زمین پر ہرا گھاس بیشمار ہوجاتا تھا اور آپ پر بادلی کا سایہ تھا۔ جس طرف آپ رُخ مبارک کرتے بادل بھی برابر ہی جاتا۔ اتفاقاً ایک شیر بکریوں پر حملہ کرنے کو آیا۔ تو آنجناب کو دیکھکر بڑا شرمندہ ہوا۔ اور مریدوں کی طرح سلام کرکے واپس چلاگیا۔ آپکی بکریوں کو جب پیاس لگی تو ایک کنوئیں پر آئیں۔ تو پانی خودبخود جوش مار کر باہر آگیا۔ بکریوں نے خوب سیر ہوکر پی لیا۔ تو واپس نیچے چلاگیا۔

نظم پنجابی

جسدم سرورعالم خیریں گھر تشریف لیایا
سوہنی خوشبو تھیں گھر بھریا صورت چانن لایا

فرزنداں تھیں حال پچھیندی دائی مائی پیاری
کیکو اج گذاری لاڑے تیں صدقے میں واری

ادبوں عرض شاوی سلیما کی ہن آکھ سناواں
سارا دن اج ساڈے اوپر بدل کنیاں چھاواں

جیوں حوالہ گذریا لڑکیاں مائی نوں بتلایا
تاں پھر سارا قصہ مائی خاوند آکھ سنایا

کہیا زوجے کی اس پر آوے غالب نظر کسیدی
مندے عالی ایسا جدا رحمت نظر ربیدی

اس تھیں بعد حلیمہ رضا تائیں حب زیادہ ہوئی
جو ہیں پیارا حضرت اسنوں ایسا ہور نہ کوئی

جب حضور کی عمر مبارک چار برس کی ہوئی۔ تو دائی حلیمہ نے اپنا معاوضہ لیکر حضور کی والدہ محترمہ کے ہاں مکہ مکرمہ میں بھیجدیا۔

فصل پنجم در وفات حضرت آمنہ اور حضور کا بچپن

جب آقائے نامدار کی عمر مبارک پانچ یا چھ برس کی ہوئی۔ تو آپ اپنی والدہ محترمہ کے ہمراہ مدینہ منورہ گئے۔ کیونکہ مدینہ منورہ آپ کے نانکے تھے۔ چند روز کے بعد جب آپ کی والدہ واپس مکہ شریف کو لوٹیں تو آپ کی نانی صاحبہ بھی ہمراہ تھی۔ راستے میں جب ابوا بستی میں پہنچے تو والدہ محترمہ سخت بیمار ہوگئیں اور وہیں انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون ط اور اُسی ابوا بستی میں دفن کردی گئیں۔ مکہ مکرمہ سے چار منزل کا فاصلہ ہے جناب اپنی نانی حضرت ام حلیمہ رضہ کے ہمراہ مکہ شریف اپنے گھر آئے اور داستان غم حضرت

عبدالمطلب کے پاس بیان کی۔ جس سے اُنکو صدمۂ فرزند از سرِ نو تازہ ہوا۔ اور حضور کے یتیم الطرفین ہونے کا از حد غم پیدا ہوا۔

نظم پنجابی

نانکے دادکے پاک نبی دی بالکل خبر نہ کائی — بنی مصیبت وچہ پردیساں مرگئی پیاری مائی
آگیا وقت جدایا نوالہ دردوں آنسو جاری — بچکر کول مائی دے بیٹھے حضرت نبی غفاری
اک معصوم دوجا پردیسی وطنوں دور نمانان — تیجا مائی دا غم پہنچا دل وچہ درد سمانان
ویکھے پئی یتیم محمد لگیاں بہین جُدا بالا — چھم چھم ہنجوں غم تھیں آون باتاں درد سنایاں
تمر تیری وچہ برکت ہووسے نیک دُعا فرمائی — شالا خیریں جم جم جیویں اجل اساڈی آئی
اساں نصیب نہ ویکھن ہویا بخت بلند ستارہ — ویکھ گیا نہ سوہنی صورت تیرا باپ پیارا
چھوڑ چلی ہیں وچہ پردیساں نال یتیم نمانان — کون ہتقدر روکن والا غالب امر ربانا
اوس ذقت بھی سرورِ عالم صبر جمیل کمایا — ویلے جان کندن دے مائی سینے نال لگایا
بھی فرمایا حق ہے مرنا اسنوں کون ہٹاوے — ہر شے نویں پرانی ہوکر اندر خاک سماوے
سینے نال لگا کر مائی اتنا سخن سنایا — حاضر ہوگیا اجل پیالہ پیبر آواز نہ آیا
بیٹھے رہگئے کول سرہانے چپ رسول الٰہی — چھڈ گئی وچہ پردیس نبی نوں رو رو ٹھلکے مائی
ایہہ مکان فنا دا یارو سدا نہ ایتھے رہنا — جسدم آگیا حکم الٰہی مول نہ ملسی بہنا
پیر فقیر ولی سب ٹرگئے منیا حکم ربانا — اِک دن توں بھی اسماعیلا اندر خاک سمانا

جناب کے بچپن کے مختصر حالات

آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم بچپن ہی سے بڑے خدا ترس۔ رحیم الطبع۔ دلیر۔ صادق القول۔ صاحب حیا و مروت۔ امین۔ بہمہ صفات محمود و جمیع خصائل حمیدہ تھے۔ اور ہمیشہ خصائل رذیلہ سے متنفر رہتے تھے آپ کبھی برہنہ بدن نہیں ہوئے تھے۔ چنانچہ ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ اہل قریش خانہ کعبہ مرمت کرنے لگے۔ جس پر حضور نے بھی ایک وزنی پتھر اٹھایا۔ تو حضور کا کندھا مبارک زخمی ہوگیا۔ حضرت عباس حضور کے چچا صاحب نے دیکھ کر کہا۔ اے محمد اپنا کرتہ اُتار کر کندھے پر رکھ لے۔ تاکہ زخم اور زیادہ نہ ہو جائے۔ حضور نے بسبب شرم و حیا کے کرتہ اُتارنا پسند نہ فرمایا۔ تو حضرت عباس نے جبراً کرتہ اُتار کر کندھے پر رکھ دیا

جس سے حضور بہ سخت بیہوش ہو گئے

سرکار مدینہ کے چند خصائل (از تحفہ رسولیہ)

نظم فارسی

جملہ صحائف کہ رسیدہ آسما ۔ ہست دراں ذکر نبی پاک را

کتاباں جو اسماناں اتوں نازل ہویاں بھائی ۔ سبھناں وچہ ہے ذکر محمد ﷺ پاک رسول الٰہی

گفت بتوریت خدا اینچناں ۔ چو شود دور ہا آخر زماں

وچہ تورات ہے ذکر مبارک آکھے رب یگانہ ۔ دنیا دا جس ویلے ہوسی آخر دور زمانہ

بعثت کند سوئے جہاں یک رسول ۔ شاکر و صابر و حلیم و حمول

بھیجانگا میں سب دنیا دل اک رسول اُجاگر ۔ صابر شاکر نرم طبیعت، بڑا دلیر بہادر

سب دنیا پر غالب ہوسی اُسدا دین پیارا ۔ کلمے والا چوہیں کوٹیں وچہ خوب نقارہ

بندہ مختار من و نرم دل ۔ سخت دلی گشت ازو مضمحل

اوہ رسول پسند ہے مینوں نرم طبیعت والا ۔ جس تھیں سخت دلی دے تائیں ملیا دیس نکالا

جیسا کہ پارہ ۴ ۔ سورۃ آل عمران میں ہے ۔ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۔ ترجمہ پس یہ اللہ کریم کی رحمت ہے کہ آپ ان پر نرم دل ہیں ورنہ وہ آپکے گرد سے پھیل جاتے ۔

عربی و قریشی و ہاشمی ۔ کفر کند دور کجی و کمی

عربی اُنے قریشی ہوسی ہاشمیاں تھیں آوے ۔ کفر شرک دے بوٹے تائیں مُڈھوں پٹ گواوے

دین اندر کوئی رہے نہ خامی کمیاں پوریاں کرسی ۔ اُس دے پچھوں نبی جو ہوسی جھتر کھا کر مرسی

جو ہرزا نبی بناوں احمق ہو گئے اسدی شیدی ۔ سب دجال کمینے جانوں جو قادیاں دی قیدی

احمد و محمود و محمد بنام ۔ اکرم و افضل جمیع الانام

ہتی صفت خدا دی کرو ابھی خود صفتاں والا ۔ افضل ساری خلقت ناوں رتبہ اسدا اعلیٰ

رحمت کل خاتم خیر الرسل ۔ صاحب لولاک امام السبل

رحمت عالم ختم نبوت بہتر کل رسولاں ۔ کامل راہبر بنکر آیا طرف کفار جہولاں

شستن اطراف دل خویش بود ۔ جستنی دلہا زخویش بود

چوتھے فرض سب خلقت دھوتی ایہو وضو نبی دا
ٹُٹنے قلب تمامی جوڑے توڑن یار حمید دا
ہتھاں منہ تے پیراں دھونا وضو ایہو نبیاں دا
ہُن لیکن پیر نہ ہرگز دھودن براخیال اینہاں دا
وچ اندر جو پیر نہ دھودن اوہ سب کریاں مارے
دوزخ اندر وگدے جاسن نال کناں رہارے
کرن خلال جو وچ انگشتاں محشر خوف نہ کوئی
اڈیاں خشک رکھن تے جیہڑے دوزخ ٹھرسن سوئی
دسط کند بندش تہبند را
باہمہ کس کن عام بندہ را
گٹیوں اُچی چادر بدھی خاص حبیب غفاری
لوکاں تائیں کرن نصیحت فیض ہمیشہ جاری
جو گٹیوں تھلے رکھن چادر اوہ فرعونی سارے
رل کر سنگ فرعون تمامی دوزخ جان نکارے

حدیث۔ کما قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِی النَّارِ

ترجمہ فرمایا جناب نبی کریم نے جو کوئی اپنی چادر کو ٹخنوں کے نیچے چھوڑیگا وہ دوزخ میں جائیگا۔ کیونکہ یہ عادت فرعون لعین کی ہے

نیک کن مشورت کارہا
کم کند آوازہ بازار ہا
لوکاں تائیں نیک صلاحیں دیبی شوق پیاروں
کرسی نرم آوازا اپنی نوں گذراں ہمیش بازاروں
مولد و مکہ و ملکش بشام
ہجرت اوطابہ علیہ السلام
مکے اندر اُس دے تائیں پیدا کینا جا سی
ہجرت کر کے شہر مدینے پھر تشریف لیا سی
مکے وچوں ہجرت کر کے طرف مدینے جاوے
وچہ توراۃ حوالہ سارا رب کریم بتاوے
بچپن حالت نبی حبیب دی وانگ بزرگاں آئی
کھیل تماشے ولوں بالکل رغبت ہوئی نہ کائی
بولن چالن وانگ بزرگاں ادب آداب تمامی
ہر مسلم نوں موتشو مکرم سرور نبی گرامی
دلبر بہادر نرم طبیعت کسے نہ مول دکھاون
بالک درد مند اندے تائیں سینے نال لگاون
برکت پاک محمد یارب ساتھے رحم کمائیں
نیک اولاد کریں سب ساڈی لڑکے لڑکیاں ہین
دور کریں سب مرض اساڈی روحانی جسمانی
روشن چہرے کریں منور برکت نبی حقانی
مسلماناں دی حالت اُتے لطف عمیم کمائیں
نیک اولاداں بخشیں فضلوں دریاں کنوں بچائیں
اسماعیل نمانے اُپر شفقت فضل کماناں
کریں قبول دعائیں سبھے سدھے راہ چلانا

بھی جد دنیا فانی آوں طرف قبر دی جاوالا
برکت پاک حبیب محمدؐ رحمت وافر پاوالا

فصل ششم در وفات حضرت عبدالمطلب اور یتامت حضورؐ

روایت ہے کہ جب حضورؐ کی عمر مبارک سات برس کی ہوئی تو مکہ مکرمہ میں سخت قحط سالی شروع ہوگئی اور لوگوں میں بڑی پریشانی و اضطراب پیدا ہوگیا۔ ایکدن ہاتف غیب سے آواز آئی کہ اے اہل مکہ تمہارے شہر میں ایک لڑکا نہایت خوبصورت شیریں کلام ہے اگر وہ عمدہ اور معطر پوشاک پہن کر طواف کعبہ کرکے دعا کرے گا۔ تو قحط سالی و تنگی کا نام و نشان مٹ جائیگا۔ یہ سنکر سب لوگوں نے متفق ہو کر کہا ایسا ہمہ صفت موصوف لڑکا سوائے عبدالمطلب کے پوتے کے اور کوئی لڑکا نہیں۔ تب حضورؐ کو اعلیٰ لباس پہنا کر آپ کے دادا جان نے کندھوں پر بٹھالیا اور برائے دعا کے خانہ کعبہ کیطرف روانہ ہوئے۔

نظم پنجابی

لال خوشی دے موڈھیاں اُتے بیٹھے نبی غفاری
رحمت والے بدل کارن ربنے حکم سنایا
جلدی جاکر بارش کرنی رب سچا فرماوے
واہ سبحان اللہ جس ویلے حکم ہویا سرکاروں
اتنی بارش ہولی کیتی کون بیان سناوے
نام رقیقہ ورقعہ شاعر قابل اوس زمانے
وَالْبَيْضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ
بیوہ اتے یتیماں سندی جو کردی نگہبانی
شعر سناون صدقے جاون خوشی زیادہ پائی
یارب برکت سرور عالم کر برسات کرم دی

اوہ اسواری پاک اللہ نوں لگی بہت پیاری
سوہنی صورت والا سانھوں پانی منگن آیا
سوہنیاں زلفاں والا دوستا خوش ہو کے گھر جاوے
نال شتابی بدل چڑھکر آیا فضل غفاروں
جنوں نظر اٹھاوے کوئی پانی نظریں آوے
حاضر ہو کر پڑھدے دونویں شعر نبی دی شانے
ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْاَرَامِلِ
اُس دے نوری چہرے پاروں سانوں ملدا پانی
حاجت لیکر خلقت ساری نال خوشی گھر آئی
اوپر اسمٰعیل فقیر دے بھی سب یار محمدؐ دی

پس جب حضورؐ نے آٹھ برس کی عمر پائی تو آپ کے دادا جان نے سفر آخرت کی تیاری کی اور تمام اولاد کو اپنے پاس برائے وصیت بلایا۔ اور فرمایا کہ میرے اس یتیم بچے کی پرورش کون کرے گا۔ سب سے اول ابو لہب نے عرض کی کہ حضورؐ والا میں اس خدمت کو انجام دوں گا۔ تو والد بزرگوار نے فرمایا کہ تو مالدار تو ہے مگر تنگ دل ہے اس لئے یہ کام تجھ سے نہیں ہو سکے گا۔ پھر امیر حمزہؓ نے کہا

کہ ابا جان میں اس خدمت کیلئے تیار ہوں حضرت عبدالمطلب نے انکو بھی جواب دیا کہ اول تو تیرے گھر خود اولاد نہیں ہے اور جس کے گھر اولاد نہ ہو اُس کو دوسرے بچے کی پرورش کا کیا خیال ہو سکتا ہے۔ دیگر تو شکاری ہے اور ہر وقت شکار کی لگن میں لگا رہتا ہے مجھے خطرہ ہے کہ تیری عدم موجودگی میں میرے بچے کو دشمن گزند نہ پہنچائیں۔ اُس کے بعد حضرت عباس نے دست بستہ ہو کر عرض کی کہ جناب میں بھی اس خدمت کیواسطے حاضر ہوں۔ تو عبدالمطلب نے فرمایا۔ کہ بیشک تو یہ کام کر سکتا ہے۔ مگر تیرے گھر اولاد زیادہ ہے اور کثرت اولاد والے یتیموں کی پوری پوری خبرگیری نہیں کر سکتے۔ بالآخر ابوطالب نے گزارش کی والد بزرگوار میں اس خدمت کیلئے دل و جان سے حاضر ہوں اور میری حالت غربت آپکو اچھی طرح معلوم ہی ہے مگر جس طرح ہو سکا اس خدمت کو نباہونگا یہ بات سنکر حضرت عبدالمطلب نے کہا کہ بے شک تو اس خدمت کے لائق ہے۔ اور وعدہ کا بھی سچا نرم دل اور میری صلاح کے بغیر کام نہ کرنیوالا ہے لہذا میری پہلے ہی مرضی تھی کہ میں اپنے بچے کو تیرے سپرد کردوں۔

نظم پنجابی

عبدالمطلب بیٹیاں تائیں رو کر بات سنائی — جیکر اج عبداللہ ہوندا باپ محمدؐ بھائی
اپنے بیٹے دی اوہ کردا شوقوں خدمتگاری — سانوں لوڑ نہ پیندی ہرگز کردی گریہ زاری
تسیں برابر ساری مینوں وِدھ گھٹ مول نہ کوئی — جسنوں کری قبول پیارا اہنوں عذر نہ کوئی
نال پیار حضورؐ نبیؐ نوں دادے بات سنائی — اے بیٹا ہُن تیری میری لگی ہوون جدائی
ہن میں تینوں چھڈ کے بیٹا قبر مکان بناواں — رہسی درد دلے دی اندر مُڑ کے پرت نہ آواں
جلدی جلدی کر کجھ بانال وقت اخیری میرا — کر لے گلاں نال اساڈے بول پیارا تیرا
حاضر کھلے برابر سارے باپ تیرے دی بھائی — کون پسند ہے تیرے تائیں ایہ گل آکھ سنائی
جد ایہ دادے حکم سنایا اُٹھیا نبیؐ پیارا — ابوطالب دی جھولی بیٹھے حکم جویں سرکارا
کیتا حمد نبی دے دادے حاجت پوری ہوئی — جو کجھ دلدی مرضی آہی حاصل ہوئی سوئی
ابوطالب نال پھر والد کیتا امر زبانی — اسنوں رنج نہ ہوون دیویں خوب رکھیں نگہبانی
جتھوں جاویں نال لیجاویں ساتھ نہ اس دا چھوڑیں — اجر زیادہ ملسی تینوں استھیں مکھ نہ موڑیں
ایہو وصیت کر کے دادا دنیا چھوڑ سدھانا — استھیں پچھے ابوطالب گھر آیا نبی ربانا

نال محبت چاچے صاحب سینے نال لگایا	مُنہ سر چُم دلاسہ دتا راوی ذکر لیایا
دل وچہ اُلفت پاک نبی دی اُسنوں اتنی ہوئی	اتنا ہور پیارا اُسنوں مول نہ لگے کوئی

فائدہ - جس سال حضور کے جد امجد عبدالمطلب نے وفات پائی نوشیرواں عادل اور حاتم طائی سخی نے بھی اُسی سال وفات پائی اسی واسطے نبی کریم صلّی اللہ علیہ والہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ مجھے یہ فخر حاصل ہے کہ مجھکو خدا نے بڑے عادل اور سخی کے زمانہ میں پیدا کیا ہے - جیسا کہ بلبل شیراز اُن کی صفت میں فرماتے ہیں

نظم فارسی

قارون ہلاک شد کہ چہل گنج خزانہ داشت	نوشیرواں نہ مُرد کہ نام نکو گذاشت
مٹ گیا دُنیا اوتوں قارون چہل خزانیاں والا	فوت نہ ہویا نوشیرواں عادل عدل کماون والا

جب حضور تیرہ[۱۳] برس کے ہوئے تو ایکدن ابوطالب نے تجارت کیلئے ملک شام کا قصد کیا - حضور نے اپنے چچا کے اونٹ کی مہار پکڑ لی اور کہا کہ چچا جان نہ میرا باپ ہے نہ ماں آپ مجھے اکیلا چھوڑ کر کہاں جاتے ہیں - یہ درد بھری بات سُنکر ابوطالب کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور پیار دیکر اپنے ساتھ ہی لیکر روانہ ہوئے - راستہ میں بحیرہ راہب سے ملاقات ہوئی جو کہ گرجا میں بیٹھا ہوا تھا اُسنے حضور کو دیکھتے ہی علامات نبوۃ پہچان لیں - کیونکہ حضور کے سر پر ابر کا سایہ تھا اور جس درخت یا پہاڑ کے پاس سے گذرتے تھے تو وہ جھک جُھک کر آپکو سلام کرتے تھے - بحیرہ نے ابوطالب کے سب قافلے کو اپنے پاس ٹھہرایا اور دعوت دی - اور حضور کو اپنی گود میں بٹھا لیا - اور تمام بدن غور سے دیکھا - اور گذشتہ تیرہ سال کے حالات ابوطالب سے دریافت کئے - جو کہ من وعن ٹھیک اُن کی پرانی کتابوں کی پیش گوئیوں کے موافق تھے - اور مُہر نبوۃ جو کہ دونوں کندھوں کے درمیان تھی ملاحظہ کیا - لہذا اپنے علم کے مطابق حضور کو آخرالزمان نبی معلوم کر کے ابوطالب کو کہا - کہ اپنے بھتیجے کو واپس مکہ شریف لیجاؤ - کیونکہ آگے یہود اِن کے سخت دشمن ہیں اور ہر وقت اِن کی تلاش میں رہتے ہیں مجھے خوف ہے کہ شاید نقصان پہنچائیں -

نظم پنجابی

ابوطالب نے قصد تجارت کیتی سفر تیاری	کلّا چھوڑ نہ میرے تائیں آکھے نبی غفاری
کسدے کول تسیں چھڈ مینوں لگے ہون روانہ	کلیاں میں نہیں رہنا ہرگز نال لے ٹرے جانا
دل غمناک یتیم نمانا پکڑ مہار رکھاویا	ابوطالب کر یاد بھرانوں ہنجوں بھر کر رویا

جے عبداللہ زندہ ہوندا باپ محمدؐ پیارا ۔۔۔ کیوں اج روندا پت محمد نظر میری دا تارا
رو کر حضرت نوں گل لایا پکڑ مہار اٹھائی ۔۔۔ وادی شام اندر اک ملیا عالم راہب بھائی
نام بحیرہ ویکھ نبی نوں جس ایہ بات سنائی ۔۔۔ معلم ہووے مویا ہویا اس دا باپ تے مائی
بیشک ہے گل تیری سچی ابو طالب فرمایا ۔۔۔ ایہ لڑکا بھتریا میرا اویہ پیارا جایا
راہب آکھیا ایہ پیغمبر بھیجیا خالق سائیں ۔۔۔ اسدے بعد رسول نہ ہوسی روز قیامت تائیں
اس پر ختم نبوۃ ہوئی راہب آکھ سناندا ۔۔۔ واپس مڑ جا اگاں نہ جانا علم میرا بتلاندا
پہنچ گئی سب ملکاں اندر اسدی خبر تمامی ۔۔۔ ہر ہر جائیں دشمن پھردے لوگ یہود حرامی
شام اندر نہیں لائق تینوں اسنوں نال لیجانا ۔۔۔ پہنچو نا سو تے غم کھا سو لے سردار سیانا
ابو طالب پھر مال فروخت جلدی کیتا بھائی ۔۔۔ راہب دی گل حق پچھاتی کیتی واپس دھائی

آنحضرت کا سفر دوم پہ جانا ہمراہ اپنے چچا ابو طالب کے

جب آپکا سن مبارک بیس۲۰ برس کا ہوا تو پھر آپ اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ تجارت کیواسطے ملک شام کی طرف گئے۔ راستے میں پھر اسی بحیرہ راہب سے ملاقات ہوئی۔ اب اسکو پہلے کی نسبت بہت زیادہ یقین ہو چکا تھا کہ یہ لڑکا آخر زمان نبی ہے۔ اُس نے پھر پہلے کیطرح ابو طالب کو آگے ملک شام جانے سے روکدیا لہذا ابو طالب نے وہیں اپنا مال فروخت کر کے واپس مکہ مکرمہ کی راہ لی۔ اس تجارت میں حضور کی برکت سے بڑا فائدہ ہوا۔

خطبہ دوم جس میں دو فصلیں ہیں

فصل اول در بیان صدر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

پہلے صفحہ والے خطبہ کے بعد!

قال اللہ تعالیٰ فی القرآن کریم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ الَّذِیْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ ترجمہ اے محمدؐ کیا ہم نے آپکے سینہ مبارک کو کھول کر اسرار الٰہیا کا گنجینہ نہیں بنایا اور آپکا وہ بوجھ بھی دور کر دیا جس سے آپکی پیٹھ مبارک ٹوٹنے کے قریب تھی۔ بعض مفسرین کے نزدیک اُس بوجھ سے مراد مکہ مکرمہ سے

نکلنے کا غم تھا - جو مدینہ منورہ جاکر دور ہو گیا تھا - یا کفار کی شرارتوں کا غم تھا - جو فتوحات اسلام سے دور ہوا - یا وہ غم شفاعت امت کا تھا - جو (ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ یعنی بے شک ہم آپکو اپنی بخشش سے راضی کرینگے) سے جاتا رہا - یا پھر آپکو اپنی رسالت کو چار دانگ عالم میں پہنچانے کا غم تھا - جو آپکے جان نثار اصحابہ رضؓ کرام ابوبکر صدیقؓ - عمر فاروقؓ - عثمان غنیؓ - حیدر کرار اسد اللہ الغالب - سیف اللہ خالدؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین ؕ کے ذریعہ اللہ صاحب تعالیٰ نے دور کر دیا - (والعلم عند اللہ) اور اے محبوب ہم تیرے ذکر کو تحت الثریٰ سے لیکر عرش معلیٰ تک بلند کریں گے کہ جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں تیرا ذکر بھی ضرور ہوگا - اور جو تیرا ذکر نہ کریگا اسکو میرا ذکر بھی سود مند نہ ہوگا - مثلاً کلمہ طیبہ - التحیات - کلمہ شہادتین اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ اور مَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ؕ وغیرہ وغیرہ کہ فرمانبرداری کرو اللہ کی اور اسکے رسول کی - اور بچو نافرمانی اللہ اور اس کے رسول کی سے کیونکہ ان کے مخالف کی سزا ابدی جہنم ہے جو بری جگہ ہے فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۙ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ؕ ترجمہ یارسول اللہ آپ غمگین نہ ہوں کیونکہ ہر سکھ کے ساتھ دکھ ہے تو ہر دکھ کے بعد سکھ بھی ضرور ہے دوام کسی کو بھی نہیں ہے - اس واسطے حضور نے فرمایا تھا - الصبر مصباح الفرجۃ یعنی مصیبت میں صبر کرنا خوشی کی کنجی ہے - فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ ترجمہ لہذا آپ جب ادائیگی حقوق اور مشقت سے فراغت پاویں تو پھر اپنے رب کی طرف متوجہ ہوا کرو - پارہ ۳۰ - سورۃ الم نشرح بیع

فائدہ صدر کہتے ہیں سینہ کو اور اصلاح طریقت میں دل کے حصے ہوتے ہیں - ایک کا دروازہ نفس کیطرف جاتا ہے اور دوسرے کا دروازہ روح کی طرف ہے اور دروازہ نفس کو صدر کہتے ہیں جو بہت تنگ ہے اور روح کا دروازہ قلب ہے جو بہت فراخ ہے بہ نسبت صدر کے - اس جگہ اللہ نے قلب کو چھوڑ کر صدر کا ذکر کیا ہے - وجہ یہ ہے کہ صدر قلب کا قطعہ ہے - اس لئے تمام تفکرات دنیاوی اور اس کے ظاہری حرص و ہوا کی وجہ سے شیطان لعین اسی دروازہ سے حملہ آور ہوتا ہے جس سے دل بھی تنگ ہو جاتا ہے جو لذات ایمان و شوق عبادت کی کمی کا باعث بنتا ہے - اس کے برعکس جب صدر فراخ ہو تو اس کے امن کی وجہ سے دل قوی ہوتا ہے - جس سے عبادت و ریاضت کا لطف بخوبی حاصل ہوتا ہے -

نوٹ اگر شوق ہو تو تفسیر عزیزی میں اسی آیت کی تفسیر میں دیکھو -

شرح صدر کے معنی زیادتی ہمت و حوصلہ کے ہیں - حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا شرح صدر دو طرح کا تھا - ایک حسی - دوسرا معنوی - مختصر الذکر شرح صدر حضور کا بے انتہا ہے - قانون حکمت تمدن

آداب واخلاق - امور سیاست وطبابت - تاریخ وجغرافیہ اور علم حساب - تعزیرات وقضاء - علوم قرائت وخوش الحانی - اسرار معرفت وریاضت - جمیع علوم صنعت وصنائع - اصول مرید ومرشد وغیرہ - غرضیکہ تمام علوم دنیاوی مخلوقات کو حضور کی بدولت حاصل ہوئے ہیں -

نظم پنجابی

صدر نبی ہے بحر عظیم تے باقی نہراں جانی ‏ ‏ سب نوں پہنچیا حصہ اِسِتھیں حال تمام پچھانی

دینی تے دنیاوی ہیں قانون اصول ہو سارے ‏ ‏ برکت نبی محمد سرورتوں سن بار پیارے

ایہہ ہے معنوی صدر نبی ہن حسی صدر بتایئے ‏ ‏ جیونکر وچہ تفسیراں لکھیا واضح کر سمجھایئے

حدیث انس بن مالک از مسلم شریف اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَاہُ جِبْرِیْلُ وَھُوَ یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَہٗ فَصَرَعَہٗ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِہٖ ترجمہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو برس کے تھے اور حلیمہ دائی کے گھر پرورش پاتے تھے ایکدن حلیمہ کے بیٹوں کے ساتھ جنگل میں بکریاں چرانے گئے - تو آپکے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور حضور کو پکڑ کر زمین پر چت لٹا کر سینہ کھول کر دل نکالا فَشَقَّ عَنْ قَلْبِہٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْہُ عَلَقَةً وَقَالَ ھٰذَا حَظُّ الشَّیْطٰنِ مِنْکَ ط پس دل کو چیر کر خون کا جما ہوا ٹکڑا نکالا - اور کہا کہ یہی چیز وسواس شیطانی کی نشانگاہ آپ میں تھی - (جوکہ ہر ایک میں ہوتا ہے) ثُمَّ غَسَلَہٗ فِیْ طَسْتٍ مِنْ ذَھَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَاَمَہٗ وَاَعَادَہٗ فِیْ مَکَانِہٖ ط پھر اُسکو سونے کے تھال میں رکھ کر دھویا آب زمزم سے پھر جبریل علیہ السلام نے وہیں رکھدیا - اور سینہ فیض گنجینہ کو ثابت کر کے واپس چلے گئے - فَجَاءَ الْغِلْمَانُ یَسْعَوْنَ اِلٰی اُمِّہٖ فَقَالُوْا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ ط چنانچہ یہ حالت دیکھ کر حلیمہ رضی اللہ عنہا کے دونوں لڑکے دوڑ کر اپنی والدہ کے پاس گئے اور یہ سب ماجرہ بیان کیا کہ محمد قتل ہوگئے - یہ سنکر دائی صاحبہ اور چند دیگر عورت ومرد دوڑتے ہوئے حضور کی طرف آئے تو دیکھا کہ آپ چنگے بھلے کھڑے ہیں مگر چہرہ مبارک مارے ڈر کے زرد اور حالت سراسیمہ تھی - یہی وجہ تھی کہ حضور میں لذات دنیاوی اہل دنیا کیطرح کامزن نہ تھیں - فائدہ ساری عمر میں حضور کو چار مرتبہ شق صدر ہوا ہے اوّل دو سال کی عمر میں - دوم دس برس کی عمر میں - سوم چالیس برس کی عمر میں جب نبوۃ ملی - چہارم جب حضور معراج شریف گئے تھے -

نوٹ :- اگر زیادہ دیکھنا ہو تو مظاہر حق جلد رابع باب علامات نبوۃ صفحہ ۳۱ یا تفسیر عزیزی سورۃ الم نشرح میں دیکھو -

فصل دوم جناب خدیجۃ الکبریٰ کا حضور سے نکاح اور اُسکے متعلق حالات

جب حضور پاک کی عمر مبارک پچیس ۲۵ برس کی ہوئی تو ابو طالب نے کہا کہ محمد! آپکو معلوم ہے کہ میں غریب ہُوں اور اخراجات وسیع ہیں۔ بہتر ہو کہ آپ خدیجۃ الکبریٰ (جو کہ بڑی امیر ہے) کے پاس مال تجارت کیلئے درخواست کرو۔ اور اپنی علیحدہ تجارت کرو۔ اُمید قوی ہے کہ آپکو مال دے دیگی چنانچہ آپ خدیجہ کے پاس گئے اور ارادہ ظاہر فرمایا۔ تو اُس نے بخوشی مان لیا۔ اور اپنے غلام میسرہ کو بلا کر کہا کہ تم سب کو لازم ہے کہ محمد کے ماتحت کام کرنا ہوگا۔ کیونکہ پہلے میسرہ ہی سب کا سردار تھا مگر بعض مؤرخین کا بیان ہے کہ حضور چونکہ تمام مکہ مکرمہ میں امین مشہور ہو گئے تھے۔ اس واسطے حضرت خدیجہ نے خود ابو طالب سے درخواست کر کے جناب کو لیا تھا۔

حضور کا تیسری مرتبہ برائے تجارت ہمراہ میسرہ ملک شام کی سفر کو جانا

نظم

طرف ولائیت شام سفر نوں چلیا نبی ربانا　　نال غلام خدیجہ والے نوں سُن یار سیانا

سی ہک راہب جو نسطورا عابد مرد پیارا　　گرجا اُسدا رستے اندر رہیسی برخوردارا

دُوروں اُسنے کارواناں پر جسدم نظر اُٹھائی　　سر نہانی باطن قدرت اُسنوں رب وکھائی

ہر ہر طرفوں ڈٹھے اُسنے ہووَن شجر سلامی　　ادبوں سارے سجدہ کردے پیش رسول گرامی

سر پر ادبوں بدل سایہ کیتا سرور تائیں　　میسرہ کولوں راہب پچھے مینوں بات سنائیں

ہے ایہ کون جوان تسانوچہ صاحب عزت عالی　　کھول سنائی میسرہ اُسنوں بات حقیقت والی

ایہ مختارا ساڈا جانوں قوم قریش پیاری　　اِسنوں دتی شہزادی تے ساڈی تی مختاری

سنکر آکھیا راہب اِسنوں مت سوداگر جانوں　　ہے ایہ ختم رسولاں بھائی سچی گل پچھانوں

جیکر نہیں یقین تسانوں اُپر نبی حقانی　　چل وکھاواں میں سبھناں نوں پکّی اک نشانی

دو تہہ موڈھیاں وچہ مُہر نبوت سبھناں نوں دکھلائی　　ہویا یقین اُنہاندے دلو چہ پوری نال صفائی

پس جسوقت حضور مال تجارت فروخت کر کے نفع کثیر کے ساتھ واپس مکہ شریف کو آ رہے تھے۔ تو حضرت خدیجۃ الکبریٰ خود جھروکے میں بیٹھ کر دیکھ رہی تھیں۔ کہ اچانک اُن کی نظر حضور کے چہرہ انور پر پڑی اُسوقت دھوپ کی شدت تھی مگر حضور پر بادل سایہ کئے ہوئے تھے۔ اور شجر حجر جو جو راستے میں آتے تمام حضور کو جھک کر سلام کرتی نظر آئی۔ اور میسرہ کی زبانی راہب والی داستان بھی سنی۔ از حد خوش ہوئیں اور حضور کی از حد محبت اُن کے دل میں موجزن ہو گئی۔ ایکدن رات کو خواب میں دیکھا کہ آسمان سے چاند اُتر کر اُن کے گھر آگیا ہے جسکی روشنی تمام مشرق و مغرب تک پھیل گئی ہے۔ یہ دیکھ کر آپ رضہ بڑی حیران ہوئیں اور تمام واقعہ اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل سے بیان کیا۔ وہ کتب سابقہ کا بڑا عالم تھا۔ لہٰذا اُسنے سنتے ہی کہا۔ کہ بی بی! تجھے مبارک ہو۔ کہ یہ وہی نبی آخر الزمان ہیں جن کی تمام کتب قدیمیہ میں صفت ہے۔ اور انہیں سے تیرا نکاح ہو گا۔ یہ خوشخبری سُنکر جناب خدیجۃ الکبریٰ بڑی خوش ہوئیں اور حضور کی خدمت اقدس میں درخواست نکاح پیش کی۔ حضور نے فرمایا۔ میں اپنے چچا سے پوچھے بغیر کچھ نہیں کہہ سکتا۔ چنانچہ حضور نے اپنے چچا ابو طالب سے ذکر کیا۔ وہ بھی بڑے خوش ہوئے۔ اور آپکی طلعت سے حضور کی پہلی شادی ہوئی۔ جسمیں چار سو ۴۰۰ دینار حق مہر مقرر ہوا جو کہ قریباً پانچسو ۵۰۰ روپیہ انگریزی کے قریب ہوتا ہے۔ اُسوقت حضور کی عمر مبارک پچیس ۲۵ برس کی تھی اور خدیجۃ الکبریٰ کی عمر چالیس ۴۰ برس کی تھی۔ اور مطابق وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ ط ترجمہ یعنی جب ہم نے آپکو غریب پایا تو امیر کر دیا یک لخت حضور کو خزانوں کا مالک کر دیا گیا۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ۔

نظم پنجابی

عقد کیتا جد سرورِ عالم جیوں تکم حکم الٰہی
وچہ حقیقت مال نبی دا سب امانت آہی

لعل جواہر ہیرے سونا چاندی مال تمامی
شہزادی سب حاضر کیتا پیش رسول گرامی

جمع خزانے جتنے آہے ہیں تد مد آکہ سنائیں
ستر شخص ہمیشہ نوکر مہراں دھوون تائیں

سب کنجیاں شہزادی اوہوں حاضر آن ٹکایاں
سب کجھ ملک تساڈا حضرت عرضاں بول سنایاں

سرور آکھیا مال اسابیں مینوں لوڑ نہ کائی
خرچ کرو سب راہ مولیٰ دے جیئے تساں رضا ئی

میں راضی راضی حضرت مرضی جویں تمہاری
خرچ کیتی سر وچہ مسکیناں حضرت دولت ساری

سونے چاندیوں بارش کیتی شفقت کرم کماوں
کل مسکیناں تائیں حضرت غنی کیتا زر مالوں

محل مکان تہا نے سارے سوہنے بالا خانے
خرچ کیتے سب راہ مولیٰ دے حضرت نبی ربانے

نہیں امیری کثرت مالوں آکھ رسول سناوے
مگر امیری دل وچہ ہووے وچہ عالم آوے

نظر نبی وچہ سونا چاندی پتھر اک برابر
دنیا نال نہ الفت جوڑن دین دنی دے راہبر

پنج برساں تک اس گھر اندر حضرت پاک گذارے
راہ مولا دے دیندے سب سوہنے محل چبارے

اس تھیں پچھے سرور عالم گھر تشریف لیائے
مولد حضرت گھر عبداللہ دے جا پر آئے

شام ویلے گھر آئے حضرت دادی ذکر لیاندا
بالن چن کر آپ لیاوے سرور کل نبیاندا

مائی صاحبہ چکی پیٹھی روٹی آپ پکائی
نال خوشی دی ہانڈی رِدّھی کل مومناندی مائی

جندی خدمت وچہ غلاماں خدمتگار ہزاراں
نال خوشی دی ساریاں کردی گھر اپنے دیاں کاراں

سب اولاد نبی صاحب دی انہاں وچوں آئی
ابراہیم اک ماریہ قبطیہ تھیں حسن مہر بھائی

بہت پیاری نبی اللہ نوں والدہ مسلماناں
رسالے ماہ محرم اندر ویکھیں اہل ایماناں

اسوچہ سب مائی دا قصہ پورا ذکر سنایا
تیریہہ ۱۳ سالاندا سرور عالم جد گھر اپنے آیا

در بیان واقعہ حجر اسود

جب حضور کی عمر مبارک پینتیس ۳۵ سال کی ہوئی تو قریش میں مرمت خانہ کعبہ کے وقت جھگڑا شروع ہوا۔

نظم

(۳۵)

پینتی سالاندی جد ہوئی عمر نبی دی پیاری
کعبے سندی کرن قریشی نو ترمیم تیاری

حجر اسود نوں لاون والا ویلا جد ہم آیا
جھگڑن لگے آپس اندر ہر اک شور مچایا

ہر اک آکھے ملے فضیلت شرف اسانوں ساری
نیڑے سی جو خون فساداں ہوون نہاں جاری

ابو امیہ ایہہ گل سبھناں تائیں آکھ سناوے
لڑنوں بہتر اک کسے نوں ثالث کیتا جاوے

سب کوئی اسدا حکم قبولے مول نہ الٹ کماوے
پہلاں مسجد آون والا ثالث سمجھیا جاوے

اس گل اُپر راضی ہو گئے اہل قریش تمامی
سب تکیں پہلاں مسجد آئے سرور نبی گرامی

امین محمد آیا یارو ہر کوئی آکھ سناوے
بہتر فیصلہ کرسی ساڈا جو سبھناں نوں بھاوے

حضرت آکھیا چادر دے وچہ اسود حجر ٹکاؤ
اک اک بندہ کل قبیلیوں ملکر سب اٹھاؤ

نال محمد ملکر سبھناں اسود حجر لگایا
اس پاروں سب اہل قریشاں نام امین ٹکایا

اسمٰعیلا جے نہ اسدن ملدے نبی غفاری
لڑ کر مردی آپس اندر قوم قریشاں ساری

حجر اسود ایک سفید پتھر کا نام ہے جسکو حضرت آدم علیہ السلام بہشت سے لائے تھے جسکا رنگ بہت ہی سفید تھا۔ جو کہ اب انسانوں کے گناہ کی کثرت سے سیاہ رنگ ہوگیا ہے۔ جس کی پہلے اسقدر چمک تھی کہ جہاں تک اُس کی چمک پہنچی وہاں تک حرم کی حد مقرر ہوئی۔ جسکا مربعہ سولہ [۱۶] میل ہے اور اب حجر اسود خانہ کعبہ کے کونہ پر انسانوں کے کندھے کے برابر اونچا نصب کیا ہوا ہے اور موجودہ وزن اُسکا قریباً چار مربعہ بالشت گول سا ہے۔ جسکو حاجی لوگ سات دفعہ بیت اللہ کا طواف کرکے چومتے ہیں۔ روائیت ہے کہ بروز حشر اپنے چومنے والوں کی شفاعت کریگا۔ اُسوقت بصورت آدمی ہوگا۔ آنکھ کان ناک وغیرہ سب ہوں گے۔ والسلام علیٰ من تبع الھدیٰ

خطبہ سوم (منقسم در آٹھ فصل)

فصل اوّل دربیان حضور اکرم کو تفویض نبوّت ہونا یعنی نبوّت ملنی

جس وقت حضور فیض گنجور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف چالیس سال کی ہوئی تو جناب دنیا سے بالکل متنفر رہتے تھے۔ کسی طرح دل مطمئن نہ ہوتا تھا۔ اکثر تنہائی میں رہتے اور غاروں میں جاکر مخلوق سے چھپکر اللہ کو یاد کرتے اور ہر وقت گھبرائے ہوئے رہتے۔ گویا کہ کسی اعلیٰ چیز کے متلاشی تھے۔ اسی اثناء میں رحمت الٰہی جوش زن ہوئی تو جبریل امین علیہ السلام کو پہلی وحی مندرجہ ذیل غار حرا میں ہی بھیجدیا۔ قولہ تعالیٰ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ ترجمہ (یا محمد) پڑھو اپنے رب تعالیٰ کا نام لیکر جسنے آپکو پیدا کیا۔ اور پیدا کیا انسان کو کرم منی سے۔ اور پڑھو کہ رب آپکا اکرم الاکرامین ہے جسنے قلم سے لکھنا سکھایا آدمی کو جو اسکو معلوم نہ تھا۔ (پارہ ۳۰ سورۃ علق) جب جبرائیل امین نے کہا کہ پڑھو تو آپ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ پھر جبرائیل نے کہا کہ پڑھو تو آپنے وہی جواب دیا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ تب جبرئیل امین نے حضور کو پکڑ کر اپنی چھاتی سے لگاکر خوب زور سے بھینچا (یعنی دبایا) حتیٰ کہ آپ بیہوش ہوگئے جبریل علیہ السلام نے آپکا شق صدر کرکے دل کو نور سے دھوکر علوم الہیہ سے پُر کرکے اپنے مقام پر رکھدیا اور اُٹھایا اور کہا کہ پڑھو اُسوقت حضور پڑھنے لگے۔ اور آپکو وضو اور طریق نماز تلقین کرکے جبریل امین نے نشر نبوۃ عام کا پیغام دیا۔ اور واپس چلاگیا۔ چنانچہ حضور نبوت سے سرفراز ہوکر گھر تشریف مبارک لائے۔

نظم پنجابی

نورِ ہدایت غار حرا تھیں جسدم باہر آیا ۔ دونویں عالم روشن ہوگئے ایسا چانن لایا
قوم اپنی وچ جسدم آئے سرورِ نبی حقانی ۔ پہلاں خاصاں نوں فرمائے جو سن راز نہانی
اوّل جنہاں ایمان لیاندا او وچ گنتی آئے ۔ سابقین وچ اوہ داخل رب سچا فرمائے
مائی خدیجہؓ حرم نبی دا ترت ایمان لیائی ۔ جسدم گل نبوۃ والی پاک رسول بتائی
پھیر صدیقؓ تے زیدؓ علیؓ جلد ایمان لیائے ۔ عبدالرحمانؓ زبیرؓ طلحہؓ پر رب نے کرم کمائے
سعدؓ بن وقاص عثمانؓ غنی سب کلمہ کہندے نالے ۔ انہاں نواں ایمان لیاندا سال نبوۃ والے
دوجے تیجے سال اندر کوئی حکم نواں نہ آیا ۔ فترت ایس زمانے تائیں عالماں آکھ سنایا
چوتھے سال نبوت والے سنو بیان تمامی ۔ صفا پہاڑی اُپر چڑھ کر آکھے نبی گرامی

جیساکہ اللہ تعالیٰ نے پارہ ۱۹ - سورہ شعراء میں ارشاد فرمایا وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ الخ ۔ یعنی چوتھے سال یہ حکم صادر ہوا ۔ کہ یا رسول اللہ اپنے رشتہ داروں اور قریبیوں کو ظاہرا حکم خدا کا پہنچا دو ۔ تو آپ نے صفا پہاڑی پر چڑھ کر سب قریش کو بلایا اور سب کا جدا جدا نام لیکر فرمایا کہ اگر میں تمکو حکم دوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے دشمن کی فوج تمہاری تباہی کیلئے چھپی ہوئی ہے ۔ تو تم سچ مانو گے یا نہیں اس نے متفق ہوکر کہا کہ ہاں بیشک آپؐ امین ہیں ۔ سچ ہی ہوگا ۔ تو آپ نے فرمایا کہ پھر اس عذاب آخرت سے ڈرو جس سے کوئی بچانے والا نہیں ۔ یعنی بتوں کی پوجا چھوڑ کر میرا کلمہ پڑھو اور واحد خدا کی عبادت کرو ۔

نظم پنجابی

کل قبائل عرب دے تائیں لے لے نام بلایا ۔ میں ہاں نبی خدا دی طرفوں کل خلقت ول آیا
واحد رب پچھانوں اللہ حق نبوت میری ۔ جو کوئی منکر حکم میرے دا سخت خدا دا ویری
میں کل بریائیوں بند کراں آتے دساں راہ رباناں ۔ چھڈ دیہو رسماں پیو دادے دیاں جسنے جنت جاناں
چھوڑ دیہو پوجا بتاں والی بندگی کرو ربانی ۔ قریشاں سنکر آکھیا اسدی حالت ہوئی دیوانی
وڈا ماریا نبی اللہ نوں ابولہب گل جانے ۔ باپ دادے دا دین چھوڑا دیں کریں مخول ڈگانے
تَبًّا لَکَ اَلِھٰذَا دَعَوْتَنَا آکھیا اوس نتھاویں ۔ مر جاویں ایہ دعوت کیسی جس ول اساں بلاویں
تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ ط وچ قرآنے آیا ۔ ٹٹ جاون ہتھ ابی لہب دے رب سچے فرمایا

تباہ برباد ہووی ایہ ظالم پتھراں مارن والا
دائم جاوی دوزخ اندر آکھے حق تعالےٰ

کوئی نہ اسنوں فائدہ ہوسی کثرت پتر مالوں
اُسدی عورت نوں بھی ملسی حصہ ایس وبالوں

اُم جمیل نبی دی چاچی وچہ قرآن گواہی
جنگل وچوں کنڈے لیاون اُسنے کار بنائی

چاچا سکا گالیں دیوے دیر کمال کماوے
چاچی رستے وچہ نبی دے کنڈے آن وچھاوے

کرن روایت اکدن اُسنے پنڈ اُٹھائی بھاری
راہ وچہ رستا گلوچہ پیگیا ہوگئی اجل تیاری

اوہ تکلیفاں دین زیادہ حضرت دین بتاون
آوے جیہڑے جنت جاناں نال پیار بلاون

نیک نصیباں والے جیہڑے ساتھ نبھانا پاندے
بدنصیب بداں سنگ رلکر دوزخ اندر جاندے

بعثت سال پنجیواں جد چڑھیا پاک محمد تائیں
مکہ وچہ مومناں تائیں کافر دیہن سزائیں

ظلم قریشاں تھیں جد مومن ڈاڈھے عاجز آئے
ہجرت حبش رسولؐ ربانا تاں بھینوں حکم سناوے

یاراں مرد تے پنج عورتاں قافلہ اک بنایا
افسر کر عثمانؓ غنیؓ نوں طرف حبش چلایا

دوجے قافلے اُس تھیں پچھے کیتی جلد تیاری
تریاسی ۸۳ مرد زناں سب آہے جعفرؓ دی مختاری

ایسے سال نبوت اندر توں سن میرے بھائی
وچہ اسلام ترقی رہندی کیتی دُون سوائی

مگر کفاراں بدکرداراں داگاں کفروں چایاں
مسلماناں پر ظلم کماون دیون سخت ایذایاں

بھی کئی وار نبیؐ پر ظلموں اونہاں وار چلایا
ابوجہل مردود کمینے سب توں ودھ ستایا

سُن ہن تینوں اوس شقی دی دساں اک کہانی
پڑھن نماز جاں مسجد اندر اکدن نبیؐ غفاری

ڈاچی دی اک اوجھری لیایا اوہ مردود نکارا
لیا کے سٹی پاک نبیؐ پر واہ ربؔ تعالیٰ پاک غفارا

محبوباں نوں تو تکلیفاں آون یا بیجہ گناہوں
ظلم کماون والے پاپی بچسن کہیڑے راہوں

واہ سبحان اللہ رب واحد بے پرواہ سداویں
قدرت اپنی رنگ برنگی دن تے رات وکھاویں

اوّل رہے دوستاں تائیں درد کمال وکھاویں
تے پھر آخر نال کرم دے چا سردار بناویں

شائد اسوچہ حکمت ایہہ جو یاد رکھن مسکینی
خالی ہوون نہ حکمت کولوں تیرے کم یقینی

ہکناں تائیں دانے پاروں جنت کنوں کڈھاویں
ہکناں تائیں عذر بنا کر پیٹ مچھی دی پاویں

ہکناں تائیں پھر تقدیروں آرے ہیٹھ چراویں
ہکناں اوپر آتش تائیں چا گلزار کراویں

ہکناں بند بچانے دیکر وچہ بازار وکاویں
ہکناں تائیں نفر بنا کر تختے پھیر بٹھاویں

ہکناں تائیں دیں شہادت جنگل خون رلاویں
ہکناں تائیں جنگل اندر رزق ہمیش پہنچاویں

ہکناں دو جگ دی سرداری درد کمال دکھاویں
میں عاجز نوں سمجھ نہ آوے جو جو کھیل بناویں

اسماعیلا قدرت ربدی حد حساب نہ آوے — محبوباں نوں درد دکھا کر سانوں عقل سکھاوے
کہنہ خدا دی ملے نہ ہرگز اگلا ذکر سنائیں — کیکر ملی خلاصی اتھیں نبی محمدؐ تائیں
جسدم اوجھری ادس نکاری اُپر نبی وگائی — خبر ملی تد فاطمہؓ تائیں اُس نے آ کر لاہی
بدن تمام نجاست بھریا حضرت فاطمہؓ دھووے — عمر مبارک چھوٹی آہی دیکھ حوالہ رووے
پاک محمد سرور عالم آکھن نال پیاراں — چپ کر بیٹی حضرت آکھن ویکھ اللہ دیاں کاراں
اکدن وعظ کریندے آہے سرور شاہ ابراراں — خاک اُڈا کر مُنہ پر پائی سب بدکار کفاراں
دیکھ حوالہ حضرت حمزہؓ جذبے اندر آیا — جوش محبت غلبہ کیتا کلمہ بول سنایا
آکھے میں نبی دا چاچا قوم کفاراں تائیں — میری ہن ایاں چھیڑن والا بچکر جاسی ناہیں
قوم کفاراں تائیں حضرت اُچی آکھ سناوے — جسنے دکھ نبی نوں دیناں میری طرفے آوے
آوے جسنے بچیاں تائیں اج یتیم کراناں — آوے جسنے کفر کما کر دوزخ اندر جاناں
آوے جس بلکار جوانی دلوچہ رہی نہ ماناں — آوے جسنے بڈھیاں ماپیاں ہنجھ ڈنگور پھڑاناں
آوے جنہاں کیتا ہویا قبراں دا سمیانہ — آوے جسدا دنیا اُتوں مکا پانی دانہ
آوے جسنے نال اساڈے اپنا بل ازماناں — آوے جس نوں بھلا نہ لگدا حکم رسول ربانا
آوے جسنے میری ہتھوں نار جہنم جاناں — آوے جسنے میرے کولوں گھر برباد کراناں
جسدم گجیا شیر بہادر کون مقابل آوے — تاں کجھ قدر رسول ربانا امن اساں تھیں پاوے
اتھیں تن دن پچھے حضرت عمر ایمان لیایا — وچہ رسالے ماہ محرم پورا ذکر سنایا
اُسوچہ بالتفصیل اُنہاں دا سارا حال سنایا — ایسے کاراں اُسدا تیرے پیش احوال کرایا
اسماعیل مصنف جدا جانے عام لوکائی — قدر فاروقؓ ولی دا اُسوچہ دیکھ ضروری بھائی
ایہہ پیر جدن عمر بہادر کلمہ بول سنایا — تیئی[۲۳] مرد تے چھ[۶] عورتاں نور ایماں نوں پایا
ایہہ سب حالا سال چھیویں[۶] دا جوندھا آکھ سنایا — جسوچہ سب اُنتالی شخصاں کلمہ بول سنایا
سال نبوت ستواں اٹھواں[۸] تے پھر ناواں[۹] چڑھیا — مکے والیاں ظالماں دے دل حسد زیادہ وڑیا
عمرو بن عاص بہانے سفروں جلسے کیتی دھائی — آکھے شاہ نجاشی تائیں جو سی مذہب عیسائی
مکے دے سرداراں طرفوں ہیں سفیر ہاں آیا — دیہ غلام اساڈے وانیں شاہ نوں آکھ سنایا
مطلب ایہہ جو مکے وچوں نس کر ایتھے آئے — مہاجراں مسلماناں تائیں نام غلام بنائے
ایہہ گل سن شاہ نجاشی سدیا مسلماناں — سب درباری حاضر ہو گئے لے آندے دربانا

جعفرؓ ابوطالب دی جائے ایہ گل آکھ سنائی ۔۔۔ ایہ جماعت محمد دیاندی توں کیوں سد بلائی

کہیا نجاشی مکے والے طلب تساں نوں کردے ۔۔۔ آیا ایہ سفیر انہاں دا منگن کارن بردے

جعفرؓ آکھیا ایہ گل جھوٹی بردے اسیں نہ کوئی ۔۔۔ ہور حقیقت جسدی یاروں ضد انہاں نوں ہوئی

کھول حقیقت شاہ دے اگے جعفر گل سنائی ۔۔۔ اسیں تمامی ڈبے آہے وچہ ظلمات سیاہی

حلال حرام نہ معلم سانوں کفروں بت پوجیندے ۔۔۔ کھا مردار تے دھیاں جمدیاں گور ہیں دفن کریندے

ڈاکہ چوری پیشہ ساڈا قتل فساد جدالاں ۔۔۔ کوئی قانون نہ وچہ اساڈے بھیڑیاں الٹیاں چالاں

بے مہارے شتراں وانگوں ساڈا حال آوارہ ۔۔۔ پیدا ہویا نبی محمدؐ شان بلند ستارہ

کہیا محمدؐ ملی نبوت مینوں رب رحمانوں ۔۔۔ چھوڑو پوجا بتاں والی واحد رب پچھانوں

چھڈ کے کل بد رسماں تائیں بندگی کرو ربانی ۔۔۔ حق ماپیاں استاد ہمسایاں دے نبیؐ حقانی

نیک کماندا ہر دم سانوں سرور حکم سناوے ۔۔۔ واحد اللہ واحد اللہ آکو آکھ سنا دے

پڑھ لیا اساں انہاں دا کلمہ سردار پیاری ۔۔۔ اسکارن ایہ جانی دشمن ہو گئے ساڈے ساری

ہوئی تاثیر نجاشی تائیں اس نے آکھ سنایا ۔۔۔ پڑھ کر کجھ کلام سنا دو جو کجھ نبیؐ لیایا

تاں پھر سورۃ مریم پڑھدا جعفرؓ مرد غفاری ۔۔۔ سندیاں سار نجاشی تائیں ہنجوں ہویاں جاری

کہن لگا ایہ او ہو احمد ختم رسولؐ الٰہی ۔۔۔ جسدی وچہ انجیل سنا گیا عیسیٰ نبی گواہی

لکھ لکھ شکر خداوند والا جس ایہ وقت لیاندا ۔۔۔ رہندا اساں ہیں ہر ہر ویلے نت مشتاق جنہاندا

جاندی نکل میری درباروں آکھیا قاصد تائیں ۔۔۔ جلد ہٹایا کرسیاں اپر مسلماناں دے تائیں

آکھے پھرو آزاد بلا شک وچہ حکومت میری ۔۔۔ پوری کراں امداد تمہاری کوئی نہ کرے دلیری

کلمہ پڑھنے کارن جد اس راز کیتا اشکارا ۔۔۔ پیش نہ جاون دتا اسدا پادریاں نے چارہ

مکے اندر جا کر عمرو کہیا قریشاں تائیں ۔۔۔ مسلماناں نوں شاہ نجاشی دیندا بہت پناہیں

مشکل ہو گئے اسدی کولوں مسلماں ہنگانے ۔۔۔ آپس اندر رہنا بکاندی کافر دوزخ جانے

تاں پھر مکے اندر بالکل رہن نہ دیہو انہاں نوں ۔۔۔ لیون دیون بند کر دو جو لگے پتہ تنہاں نوں

ورتن بند تمامی کیتا راہ دی ذکر لیایا ۔۔۔ قطع تعلق کارن اونہاں سارا زور لگایا

بھی کڈھ دتا شہروں باہر سارے ہاشمیاں نوں ۔۔۔ شعب ابوطالب وچہ بھائی کیتا قید تنہاں نوں

کھاون پیون کارن اوتھے چیز نہ پہنچے کاہی ۔۔۔ مسلماناں پر ظلم کماون جتنی طاقت آہی

ابولہب ہک ہاشمیاں تھیں باقی رہیا نکارا ۔۔۔ ابوجہل نال ملکر جسنے راہیں لایا پہرا

مکیوں اونہاں گول کسی نوں بالکل جان نہ دیندے
اپنے والا اونہاں خبیثاں کیتا چارہ سارا
جیونکہ مریم عیسیٰؑ موسیٰؑ یونسؑ مچھی والا
باہجہ وسیلیوں جویں انہانوں رب لکھوائے کھانے
اِک قریشاں آپس اندر عہد نامہ لکھوایا
کل قریش انگوٹھے لاکر کعبے وچہ رکھاون
تن سالاں دا عرصہ گذریا کہیا روایت والے
ہشام جو بیٹا عردہ سنا اُسن توں میرے بھائی
جاکر ویکھو عہد نامہ اپنا جو تساں لکھایا
ایہہ ساڈا نام برابر ہر جا نظری آوے
جیکر ایہہ گل جھوٹھی ہووی ساڈا عذر نہ کوئی
ہشام زبیر تے معطم زمعہ کہن قریشاں تائیں
ویکھن کی رب اسدی تائیں کیتا گل ازائیں
معجزہ ویکھ کریم نبیؐ دا حیرت اندر آئے
بیں سُنیا کجھ شک دلاں وچہ کرکے آگیا دھایا
حیدرؓ جیہے کرار بہادراں کیونکر قید قبولی
اِسدا سنو جواب عزیزو کھول سناواں حالہ
کئی واریں آجذبے اندر کہن اصحاب سچا دیں
تاں پھر سرور عالم سبنوں بہت تسلی دیندے
اسمٰعیلا رحمت تائیں ایہہ گل زیب نہ دیندی
اجر صبر دا اصحاباں نوں حضرت پاک بناون
نہیں تاں جمیا کون اونہانوں زور دی قید کریندا
ننان سالاں پچھوں آخر حضرت مکے آئے
استھیں تچھے روز گیارہ گذرے اٹھ مہینے
وقت وفات برس تریاسی کہندی عمر اونہاندی

ہور جو راہی آئوں جاوی اسنوں بند کریندے
دس فقیرا کیکر کردا گذر رسول پیارا
اُمت سنے حبیب اپنے نوں دیندا حق تعالیٰ
تویں برابر برکت نبیوںؐ امت موجاں مانے
نہ کوئی ورتے نال محمد لکھکر کعبے لایا
اُستے عمل برابر کردے مول خلاف نہ پاون
تن کوہ مکیوں جتھے رہندا امت دی رکھوالی
اُسنوں ہکدن آکھ سنایا سرور نبی الٰہی
جا ویکھو رب کیونکر اُسدا نام نشان گوایا
جیکر ایہہ گل سچی ہووے سانوں چھوڑیا جاوے
بیشک اندر قید گذاراں جیوں رب مرضی ہوئی
چلو رلکر ویکھو سارے عہد نامے دے تائیں
مگراں نام نبی دا روشن ثابت جا بجائیں
اُمت سنے حبیب محمد جلد خلاص کرائے
حمزہؓ عمرؓ ہوراں دیاں اُسدم کدھر گیاں وڈیایاں
کیوں نہ مار فنا کردتی دشمن قوم رسولیؐ
نہیں سی چارہ چلن دیندا حکم محمدؐ والا
بانبیؐ اللہ تخم اُڈا ئیے جے سانوں فرماویں
راضی ایس رضا مولا پر جنگ نہ مول کریندے
جیکر غصہ کردے حضرت دھرتی اُجڑ ویندی
چپ کر جان اصحاب نبی دے ادب کنوں شرماون
ویکھ تاریخوں جنوں جاندی کنبے طبق زمیندا
تاں پھر قدرت پاک ربانی کی کجھ کھیل وکھائے
ابو طالب نے رحلت پائی چاچے نبی نگینے
ایس حادثے حضرت اوپر حیرت بہت لیاندی

بہت امداد نبی دی کردی ہیں کی ذکر سنائیں
تیجے دن پھر موئی خدیجہ مسلماناں دی مائی
دونہہ موتاں تھیں غم دلگیری بہت نبی نوں ہوئی
انہاں دوہاں نبی پر کیتی ہتی جان نثاری
بد کجھ اثر نہ مکے والیاں حکم نبی تھیں پایا
طائف والے لوکاں تائیں طرف اسلام بُلایا
آکھے پڑھ لو کلمہ میرا جس تے جنت جانا
ایہ گل سنکر طائف والے غصے اندر آئے
پتھر مارن خاک اُڑاون توں سن میرے جانی
مطعم اتے زبیر نے کیتی کجھ امداد نبیؐ دی
خزرج قوم اٹھاراں شخصاں کلمہ بول سنایا
ایہ انصار مدینے والے تینوں دسی جا واں
قتل ناجائز شراب تے چوری بد رسماں تجانے
کرو عبادت واحد ربدی جو کجھ کہاں تسانوں
اگوں یارواں سال خدا نے خیریں نال چڑھایا
ساڈی طرفوں واعظ بنکر جا ہو طرف مدینے
لیکر حکم رسول اللہ دا مصعبؓ کرے تیاری
بارہویں ورہے حضور نبی دل وحیؑ پیغام لیایا
گئے معراج وحی سنگ رلکر سرور نبیؐ پیارے
فرض نماز ہوئی اس ویلے مسلماناں پر جانوں
حج دے وقت نبی پر لوکیں کئی ایمان لیائے
تیرھویں برس اندر پھر کردی کُل قریشی اڑیاں
ساری کافر کرن کمیٹی رل مل کرن صلاحیں
ابوجہل سب یاراں تائیں آکھے متا پکاؤ
بلوہ کرکے سب قریشی بنی ہاشم نوں مارو

کہن جو کرسی ہتھ نبی ول ثابت جاسی نائیں
اس صدمے تھیں بہت آزردہ ہوئے نبی الٰہی
صابر شاکر امر قضاء پر جزع فزع نہ کوئی
اُس بارول کجھ ہوئے رنجیدہ سرور نبی غفاری
لیکر زیدؓ نوں حضرتؐ صاحب طائف طرف سدھایا
ہیں رسولؐ خدا دی طرفوں کل خلقت ول آیا
چھوڑ دیہو بت خانے تائیں کہے حبیبؐ ربانا
اٹکے پنڈ دے سد جہولاں مگر نبی دے لائے
اک ماہ مشکل نال گذاریا اوتھے نبیؐ حقانی
تاں گذران مکے وچہ ہوئی ربدی خاص نبیؐ دی
سال نبوت چھیکڑ دسواں حج دہاڑا آیا
کیہوں اونہاں سنگ بیعت کریندا سرور نبی سچاواں
ایہ سب چھڈ خدا ول آؤ کہیا حبیب ربانے
منناں پوسی حکم خدا دا اگاں جو ملے اسانوں
آمنا جد سب نے کیتا مصعبؓ نوں فرمایا
دین سکھاؤ لوکاں تائیں روشن ہووَن سینے
وچہ مدینے کرے نصیحت نال خدا دی یاری
اد پر عرش معلی تینوں یاد خدا فرمایا
جیونکر ربدی مرضی آہی پہنچ گئے سرکارے
واپس آگئے لیکر حضرت حکم خدا رحمانوں
مرد نساء سب ستر آہے راوی خبر سنائے
مسلماندی مارن کارن تتھ تلواراں پکڑ بیاں
دنیا اونوں کویں مٹا ئیے مسلماناں دی نائیں
کل قبیلیوں اک اک بندہ چُن چُن کے لے آؤ
ساریاں نال کویں لڑ سکن ہمت مول نہ ہارو

قصاص تمامی ملک بھر بیئے مار محمدﷺ تائیں — اوہو ہے سب جڑھ اسلامی بجھ جاوی نائیں
مل کر سارے گھر اسدے نوں راتیں گھیر ایاوے — لیکن ہرگز مول نہ دینا اندری مار گواوے
نبیﷺ اللہ نوں ربؐ تبارک ایہ سب خبر جنائی — تاں پھر شاہیں اسد اللہ نوں سدیا نبی الٰہی
اپنے بستر اوپر حضرت حیدرؓ شیر سوایا — مال امانت لوکاں دیکر آ جاویں فرمایا
چلو کہے صدیقؓ ولی نوں حضرت نبی سچاواں — عرض صدیق کرے یا حضرت میں اگے ایہ چاہوا
موڈھے چاکر حضرت تائیں ہوئے صدیق روانہ — جا کر پہنچے ثور جبل وچہ جیونکر زہنوں بھاناں
ساری رات نبیﷺ دی گھر نوں کافراں گھیرا پایا — صبح ہوئی تاں دوست ربدا مول نہ باہر آیا
ہوشمند کافر سارے آئے پھیر گھراں نوں — کون انہاں نوں مارن والا رکھے رب جنہانوں
حضرت تن دن غارے رہکر طرف مدینے آئے — اٹھویں روز ملے جا یاراں رہنے کرم کمائے
بارہویں ۱۲ ماہ ربیع الاولی آئے وچہ مدینے — مسجد قبا بنائی اوتھے حضرت پاک نبیﷺ نے
پہلے سن ہجری دے اندر مسجد تیار کرائی — سبّ نوں اوّل اوہو مسجد حضرت نے بنوائی
ناں کلثوم ہدف دا بیٹا عوف قبیلیوں آیا — مسجد دی وچہ اوس نبیﷺ سنگ پورا زور لگایا
اُس وستی نوں کہن پورانا سارے لوگ مدینہ — تن کوہ شہر مدینیوں وستی ہے اوہ یار نگینہ
پیشی ویلے اوّل اسوچہ نبی جماعت کرائی — چوداں دن اُس وستی اندر رہے حبیبﷺ الٰہی

جلوس نکالنا اور پلتھا کھیلنا حدیث سے ثابت ہے۔ وعن انسٍ قال لما قدم رسول اللہ صلی علیہ وسلم فی المدینۃ بعث الحبشۃ الخ (داؤد) ترجمہ انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ جب نبیؐ کریم مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے تو مرید حضور کے پیچھے پیچھے نعرے لگاتے اور نعتیں پڑھتے تھے اور آگے آگے پلتھہ کھیلتے تھے۔

شعر چھوٹی طرز

ابو داؤد وچہ انسؓ تھیں آؤندا — نبیﷺ تشریف جد یثرب وچہ لیاوندا
سارا مدینہ گیت خوشی دے گاوندا — خوشیاں مناون چاہیں چاہیں
جواندے پچھے بڈھے مگر زنانیاں — گوندیاں گیت شوقوں ہون دیوانیاں
حبشے دی لوگ آئے بنھ کے ڈھانیاں — کھیڈن پلتھ اونہیں جائیں
آکھن پیارا ہادی کرماں نوں آیا — سورج چڑھیا رات بسترا چایا
کفر نے شرک کولوں اساں بچایا — ایہا رسول سوہنا سائیں

سب مرید اکھیں نیر وہاوندے　　سر در دے اتوں قربان ہو جاوندے

اگ فراق ہنجوں نال بجھاوندے　　غمی رہی باقی نائیں

اللہ کریماں ساتھے کرم کماوناں　　شافع ساڈا فضلوں نبی بناوناں

اہل ایماناں تائیں جنت پہنچاوناں　　دے حُب رسولی ساڈے تائیں

نظم لمبی طرز

روز جمعہ دے وچ مدینے قدم رنجہ فرماون　　خوشیوں ملے مرید تمامی صدقے صدقے جاون

جھنڈے پکڑ انصاریاں لوکاں خوشیاں عیداں منائیاں　　حضرت اُپر مستوراناں پھُل برساون آیاں

اگے سرور عالم پچھے چلن سب پروانے　　چھوٹیاں لڑکیاں دفاں وجاون گا دن گیت شہانے

حبشی لوگ پلتھ کھیڈن راوی ذکر لیائے　　وچ محلے بنی سالم دے نال خوشی دے آئے

نماز جمعہ دی اوتھے آکر پاک رسول گذاری　　عہد اسلام اندر اوہ خطبہ پہلا ہویا جاری

قیام رسولی یاروں اوتھے مسجد کرن تیاری　　جسنوں مسجد نبوی بولن ہیں صدقے ہیں واری

دہ ہزار دیناروں لیتی ایوب عثمان غنی نے　　چورنجہ گز شمالی جانب تریٹھ[۶۳] شرقی تھینے

آخر ماہ شوالوں مسجد ختم ہوئی بن ساری　　تجویز اذان بھی اس سن اندر حکم ہویا سب جاری

قبلہ بیت مقدس اسدم مسلمان دا آہا　　عائشہ نال نکاح کرلیتا سب نبیاندی شاہا

دو سن ہجری اندر رب نے ایہ فرمان سُنایا　　ستاراں ماہ دے پچھوں قبلہ کعبہ پاک بنایا

نال علی دے فاطمہ سندا عقد رسول کرایا　　ایسے سن وچ جنگ بدر بھی وچ شعبانے آیا

ایسے سن وچ جنگ سعیق بھی واقعہ ہویا بھائی　　سن تیجے وچ فرض زکوتوں کیتا امر الٰہی

جنگ اُحد بھی اسو چہ ہویا جمعہ شوال مہینہ　　دند شہید نبی دا کیتا جس وچ قوم بے دیناں

ستر زخم نبی دے تن پر ادس دہاڑی آئے　　بھی اصحاب نبی دے ستر جنت طرف سدھائے

ست سو تیراں غازی آہے تن ہزار کفاراں　　سخت نبی سنگ ایہ جنگ ہویا جویں اللہ دیاں کاراں

حمراالاسد تے بدر ثانی بھی اسو چہ واقعہ ہوئے　　ہو کر صابر شاکر غازی وچ میدان کھلوئے

جاں سن ہجری چوتھا چڑھیا رودی نازل ہوگئے　　کاران جنگ دی قوم کفاراں آکر لشکر ڈھوئے

اس سن اندر دو جنگ ہوئے وچ ذیقعد مہینے　　پنج سو غازی تیار کرایا سرور پاک نبی نے

دو ہزاراں کافر فوجاں بوسفیاں چڑھایاں　　فتح دتی رب پاک نبی نوں ساریاں مار بھجایاں

پنج ہجری وچہ بنی قریظہ نال کیتا جنگ بھاری
اُٹھ ذیقعدوں دس ہزاراں آہی فوج کفاری

جس وچہ فوج اسلامی ساری ترن ہزار بتاون
دوجا خندق تیجا بنی لحیان چوتھا غابہ لباون

پنجویں بنی مصطلق قوم نے کیتی نال رسول لڑائی
ساریاں وچہ نبیؐ سرور نوں دتی فتح الٰہی

سن چھ ہجری دیوچہ ہوئی صُلح حدیبیہ پیارے
خیبر فتح کیتا سن ست وچہ سرور نبی سوہارے

مکہ فتح ہویا سن اٹھ وچہ سن لو اہل ایمانوں
پہلا طواف کعبے دا انھوں ہویا شروع بچھانوں

ایسے سال اندر رمضان نوں بخشیاں رب وڈیائیاں
جدیاں پاک نبیؐ دی دلوچہ ڈاہڈیاں خواہشاں آئیاں

خالدؓ بوسفیاں ہوریں سب وچہ اسلام دی آئے
عمروؓ بن عاص تے ہور بہادراں کامے بول سنائے

سارے مکے والے اُسدم پیش حضور لیاندے
جنہاں مکیوں کڈھیا سرورؐ کنبن بدن اُنہاندے

خبرے ساڈے کارن احمد ہن کی حکم سناوے
قتل کرے یا قید کریسی یا سُولی لٹکاوے

نال ندامت بول نہ سکن اِتنا کہن زبانوں
یا سردارؐ غلام اسیں ہاں ثابت دلوں بجانوں

اسمعیلا رحمت عالم کی فرمان سناوے
دُکھ وکھاون والیاں تائیں آزاد کیتا فرماوے

ہر کوئی جتول مرضی ہووے بیشک اُتول جاوے
ساڈی طرفوں کوئی نہ بندش حکم رسول سناوے

دیکھ تجلی خُلق نبی دی سب ہوون قربانی
یا مولیٰ اسیں کتے نہ جاییے رہبر چھوڑ حقانی

ایہ تلوار خلق دی آہی دل کردی قربانی
ہزاراں لوکاں کلمہ پڑھیا اُسدن میرے جانی

ہندو لنے عیسائی بھایئو ایہ شمشیر نبیؐ دی
جسنے کفروں دھوتی دُنیا برکت رب جلی دی

ایہ تلوار مبارک فضلوں جتول پھیرا پاوے
چھڈ دربار کریم نبیؐ دا کدھرے مول نہ جاوے

اوہ تلوار جو مُلک اساڈے آن فریدؒ چلائی
جد اڈیرا پاکپٹن وچہ جانے کل خُدائی

اوہ تلوار علی ہجویریؒ بھی بابے اجمیریؒ
گلبر والے سائیںؒ ہوراں نے ہند ملک وچہ پھیری

تسیں کہو تلوار فولادی یا سی لوہے والی
جس نے کل کفاراں والے جُھگے کیتے خالی

اُسے سیف زمیں دے اُتے سب اسلام پھیلایا
ایہ گل عقلوں زیب نہ دیندی کیوں انصاف بھلایا

جبر اگر کوئی نہ آکھے لگے ماری دا مرجاوے
مرگئے جیمل فتے ورگے حال تاریخ بتاوے

کیوں تلواروں دھی نہ دتی اونہاں اکبر تائیں
مرگئے گھر برباد کرایا بھلے پھرو کدائیں

عاقل تائیں اشارہ کافی نہیں تفویض طویلوں
بخشے رب ہدائت سب نوں برکت نبی جلیلوں

نال محبت اگلا حالا دساں تیرے تائیں
دنیاں رہنے مسلماناں نوں لکھیاں ہویاں جائیں

ہر دل حکم اونہاں دا جاری عیش کرن من بھانے
دور ہویاں سب رنج تکلیفاں برکت نبیؐ ربانے

جے کوئی آکھے پہلوں ربّ نے کیوں تکلیف پہنچائی
اسو چہ حکمت فوج نبی دی ربّ پیچھے ازمائی

قدر مراتب جلد ادنہاں نوں جیکر خالق دیندا
ہر کوئی اُمتی قدر صبر دا کویں معلم کریندا

پچھلیاں کارن قائم کر گئے صبر دی عجب مثالاں
ڈولن مول نہ بھاویں ہودن عاجز حال کنگالاں

جنگ حُنین بھی ایس برس وچہ کر کے عرض شاناں
ملی ترقی دین نبی نوں ہیں قربانی جاواں

نوں ہجری وچہ فرض ہویا حج شفقت کرم پیارے
ہُن اسلام جوانی چڑھیا شان نبی دے پیارے

عدی حاتم طائی جسدی یمن اندر سرداری
وچہ اسلام دے داخل ہویا کرم کنوں ربّ باری

تن ہزاراں لشکر مسلم ملک مصر دل دھایا
ہرقل شاہ مصر دے اُپر جا کر غلبہ پایا

حج اخیری پاک نبی نے سن دسویں وچہ کیتا
حجتہ الوداع اخیری خطبہ ایہ فرمایا مبینا

بہت وصیت لوکاں کارن کیتی حد کمالوں
اسلام اُوپر تساں قائم رہنا بچنا کفر وبالوں

حق اللہ ہور حق عباد دی کرنی خوب ادائی
امر نہی پر قائم رہنا دلدی نام صفائی

شائد آخیری حج میرا مینوں معلم ہووے
کُلُّ نفسٍ ذائقۃ الموت مومن من کھلووے

مکیوں جدم پھیر مدینے آئے نبی پیارے
کل ملکاں وچہ دین سکھاون گھلے لشکر بھارے

ایہ تاریخ تبصرہ مجمل کر کے ذکر سنایا
فصل دوجی وچہ حال تمامی بالتفصیل لیایا

مختصر رفتار اسلام در عہد نبویؐ

سنہ ۱ ہجری میں فقط مدینہ منورہ کی چار دیواری تک حلقہ اسلام محدود تھا اور مسلمانوں کا کوئی پایہ تخت نہ تھا فقط مسجد نبویؐ میں تمام مسائل انجام پذیر ہوتے تھے۔ سنہ ۲ ہجری سے سنہ ۶ ہجری تک بنی نضیر کے یہود کی سرزمین پر اہل اسلام کا قبضہ ہوا تھا۔ سنہ ۷ ہجری خیبر فتح ہوا۔ سنہ ۸ ہجری میں مکہ معظمہ۔ بتال۔ طایف جرش تک قبضہ اسلام ہو گیا۔ اور سنہ ۹ ہجری میں تبوک۔ ایلہ۔ ازرخ مقنا جیربا۔ دومتہ الجندل فتح ہوئے سنہ ۱۰ ہجری کے اخیر میں اسلام کی سطوت تمام جزیرۂ عرب پر سایہ ڈال چکی تھی۔ جانب شمال تبوک ایلہ۔ جانب مغرب جران یمن۔ عمان۔ بحرین یمامہ اور مشرق کی طرف خلیج فارس سے شروع ہو کر بحر قلزم تک حدود اسلام قائم ہو چکی تھی۔ سنہ ۱۱ ہجری میں حضور اکرم نے ارادہ کیا کہ لشکر مجاہدین کو اسامہ بن زیدؓ کی سپہ سالاری میں فلسطین اور شام کی طرف روانہ کیا جائے۔ اسی اثناء میں حضور رحمتہ اللعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ یمن میں اسود عنسی اور یمامہ میں مسیلمہ کذاب اور بنی اسد میں طلحہ نبوۃ کے دعویدار بن بیٹھے ہیں۔ اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ اُن کے قائل ہو کر گمراہ ہو گئے ہیں۔ حضورؐ نے خواب سے بیدار ہو کر فوراً مسجد میں آکر اپنا خواب بیان کر کے

فرمایا کہ مجھے خواب آیا ہے کہ میرے دو بازوؤں میں دو سونے کے بازو بند ڈالے گئے ہیں۔ جن کو میں نے پھونک ماری تو فوراً اڑ گئے۔ جس کی تعبیر یہ ہے کہ اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب عنقریب ہلاک ہوں گے اور وہ ملک اہل اسلام کے قبضہ میں آجائیں گے۔ چنانچہ حضور کی وفات کے بعد جلد ہی صدیق اکبرؓ کے عہد میں حضرت خالدؓ بن ولید کے ہاتھوں سے ان تینوں خبیثوں کا نام نشان مٹ گیا۔ اور اسلام رونق افروز ہوگیا۔ (تاریخ اسلام مولفہ حافظ عبدالرحمن شوق امرتسری جلد دوم) اور یہ حضور کا آخری وقت تھا اور جنابؐ مرض الموت کی حالت میں حضرت عائشہ صدیقہ کے گھر تمام بیویوں کی اجازت سے رہتے تھے۔ اور وہیں آپ نے رحلت فرمائی جسکا مفصل ذکر خطبہ چہارم میں آویگا۔

فصل دوم حضور کی بعثت کے متعلق ضروری امور

نوٹ:۔ خطبہ اوّل۔ صفحہ اوّل والا پڑھ کر شروع کریں۔

سب سے اوّل حضورؐ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر پہلی وحی یہ اتری اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ الخ جس کا اوپر ذکر ہوچکا ہے۔ ترجمہ یا محمدؐ اپنے ربؐ کا نام لیکر پڑھو۔ جس نے آپ کو پیدا کیا اور انسان کو کرم منی سے پیدا کیا۔ نکتہ خاص اس آیت مبارکہ میں یہ امر قابل غور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو پہلے پیدا کرنا فرمایا ہے اور پھر انسان کو کرم منی سے پیدا کرنا فرمایا ہے گویا حضور صورت بشری میں پیدا تو ضرور کیئے گئے ہیں مگر تخلیق خلق سے ان کی تخلیق علیحدہ ہے۔ حضور کو عام انسانوں کی طرح نہیں فرمایا۔ جیساکہ بعض مسلمانوں کا خیال ہے کہ حضور بھی ہمارے جیسے انسان ہیں۔ اُن کو اس آیت کا ترجمہ بچشم ہوش غور سے پڑھنا چاہیئے۔ تبیان میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں لکھنے کی تعلیم دی مگر مشہور یہ ہے کہ سب سے اوّل لکھنے والے حضرت ادریسؑ تھے۔ اکثر مفسرین کا قول ہے کہ سب سے پہلے یہی سورہ علق کی پانچ آیتیں نازل ہوئی تھیں۔ اور جو کہتے ہیں۔ کہ فاتحہ اور مدثر نازل ہوئی تھیں۔ اُن کا یہی مطلب ہے کہ ان پانچ آیات کے بعد جب حضور کو وضو۔ استنجا اور ترکیب نماز سکھائی گئی۔ تو پھر یہ دونوں سورتیں نازل ہوئیں۔ خیر حضور جب گھر تشریف لائے تو سہمے ہوئے اور کانپتے ہوئے حضرت خدیجۃ الکبریٰ کو فرماتے تھے۔ زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ یعنی مجھے کملی میں لپیٹ لو۔ تو حضرت خدیجہ نے کپڑے میں حضور کو لپیٹ لیا۔ جب حضورؐ کو کچھ قدرے آرام آیا تو اپنے حرم محترم حضرت خدیجہ سے تمام واقعہ بیان فرمایا۔ کہ قریب تھا کہ میری جان ہی نکل جاتی۔ تو حضرت خدیجۃ الکبریٰ ام المومنین نے تسلی دی۔

نظم پنجابی

مائی خدیجہ رضؓ سنکر قصہ ہو قربان سناوے ۔ تیرے جیسے کریماں اوپر کیونکر سختی آوے

دائم الفت نال غریباں چکو بھار یتیماں ۔ مہماندی خدمت کردی درد رفیق ایماں

ہر اک درد مصیبت والا تیتھوں فیض اٹھاوے ۔ یاد خدا دی باہجہ تسانوں پلک نہ مول وہاوے

اپنا خرچ کما کر کھاؤ رنج نہ کوئی قریبی ۔ مول نہ مارے رب تسانوں ہو کوئی نیک نصیبی

تاں پھر پاک نبی دی تائیں ورقہ پاس لیائی ۔ عالم بڑا توراتوں حافظ چاچے جایا بھائی

قصہ غار والا سب حضرت ورقہ نوں بتلایا ۔ جو کجھ غار اندر حضرت نوں پیش حوالہ آیا

کہے مبارکبادی ورقہ پاک محمدؐ تائیں ۔ اوہ جبرئیل فرشتہ آہا غم نہ دل وچہ لائیں

آدمؑ نوحؑ خلیلؑ تے موسیٰؑ عیسیٰؑ دل جو آوے ۔ دیگیا اج نبوۃ تینوں نام امین سداوے

ایپر میں ہن بڈھا ہویا جیون آس نہ کوئی ۔ جوان بہادر زندہ رہندا دلوچہ خواہش ہوئی

پوری مدد کریندا تیری ہوندا صدقے واری ۔ مکے وچوں جدوں تسانوں قوم کڈھیندی ساری

نبیؐ کہیا کیوں مکیّوں مینوں کڈھن میرے بھائی ۔ ورقہ آکھے نال رسولاں ڈھوں ہوندی آئی

جو کوئی نام خداوند والا ہو کا آن سناوے ۔ شہروں اُسنوں نال تعدّی باہر نکالیا جاوے

بعضے آکھن پڑھ کر کلمہ ورقہ ہو گیا راہی ۔ بعضے نہیں اصحابیؓ کہندے عالم میری بھائی

سنکر ایہ خوشخبری حضرت گھر اپنے وچہ آیا ۔ کل خلقت نوں پاک خدا دا خوب پیغام سنایا

حضورؐ کے کفرستان پر کیا کیا احسان

یوں تو حضورؐ نے تمام تاریک شعبوں کو پر نور کر دیا تھا جن کی تفصیل سے بڑی بڑی کتب بھرپور ہیں مگر آپ سب قطع نظر کر کے فقط درس توحید کو لو۔ جو کہ تمام جہان کے ہادیوں کے اقوال سے بڑھ چڑھ کر ہے جس کی نظیر تاریخ عالم پیش کرنے سے قاصر ہے۔

نظم پنجابی

درس توحید محمدؐ جدم آکر دنیا بھائی ۔ خالی کل مخلوق توحیدوں اوس زمانے آئی

عیسائی تن خدا بناون توں سن یار سوالی ۔ عیسیٰؑ مریمؑ روح القدس عقل شعوروں خالی

قوم یہود عزیرؑ نبی نوں ابن خدا بتلاوے ‏ ‏ نویں انجیل اندر جیوں عیسیٰ ربدا پُت سداوے
ایرانیاں دو خدا بنائے میں تدھ آکھ سنائیں ‏ ‏ اہرمن تے یزداں ہی دوجا کہن خدا جنہائیں
اہرمن خدا ہے سپ تے بچھواں ہور شریر جو چیزاں ‏ ‏ ہے یزدان خدا پھر سب ابہتر اہل تمیزاں
ہند اندر کئی پوجے جاون دیو یا جن ستارے ‏ ‏ سورج اگ تے پانی دیوتے واقف لوکیں سارے
جیدا کجھ ثبوت بھراؤ دیوان لکھ تسانوں ‏ ‏ سورج بنسی چندر بنسی جانوں تیں جنہانوں
بہت مشہور غنا نوادرا یہ دونویں ویکھنا ریخاں اندر ‏ ‏ شمس قمر دی آل سدادن عجب بنائے مندر
عرب ولایت والی بچھے حالت سب سنائی ‏ ‏ سب دُنیا نوں ودھ جہالت ملک وچہ عرب آہی
پیدا ہوئے سرورؐ عالم غیرت رحمت پاروں ‏ ‏ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اِلٰه" حکم ہویا سرکاروں
رتن خدا نہ بالکل آکھو وانگ یہود عیسایاں ‏ ‏ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ باز آؤ تاں پاسو بھلیاں
اِنَّمَا اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ وَّاِلٰهٌ وَّاحِدٌ ط اکو رب تمہارا ‏ ‏ اُسنوں چھوڑ نہ بتاں پوجو آکھے سرجنہارا
سُبْحٰنَهٗ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ پاکی ربنوں نہیں اولاد رکھیندا ‏ ‏ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ بھی آپے فرمیندا
ہر شے زمین اسماناں اندر میری رب فرماوے ‏ ‏ میری آل بناون والا دوزخ ڈالیا جاوے
وعظ توحید تمام پیغمبراں واضح کر سمجھاون ‏ ‏ پورے کرن رسالت منصب مُشرک بُرا مناون
ساری خلقت نالوں افضل عالی شان رسولاں ‏ ‏ وانگ خدا جو نہاں بچانے کافر جان جہولاں
تاہیں عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کہن رسولؐ الٰہی ‏ ‏ رب دی مثل نہ کہوا نہا نوں وانگ یہود عیسائی
کُل دروازے گمراہی دے بند محمدؐ کیتے ‏ ‏ عبد معبود علیحدہ ہویا کافر ہوئے چھیتے
وانگ یہود نصاری کوئی راہوں بھل نہ جاوے ‏ ‏ ایسے کارن سرورؐ عالم ایہہ فرمان سناوے
اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ میں مثل تساڈی آیا ‏ ‏ ربؐ نہ تیری نال اساڈے میں ہاں آدمؑ جایا
نہیں کوئی جمیاں دنیا اندر سامنے آون والا ‏ ‏ توحید اپنی نوں نال اساڈے تول دکھاون والا

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ اللہ تعالیٰ کی مثل کوئی چیز نہیں ہے۔ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ الصمد اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے کسی کا محتاج نہیں۔ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ط نہ اس کا ماں باپ ہے نہ بیٹا (مثل عیسائیوں کے) اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ط ہر جگہ اُس کا حکم جاری ہے (دوسرے کا دخل نہیں مثل ہندوؤں کے) هُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وہ اپنی تمام مخلوق (مثل فرشتے وغیرہ) پر غالب ہے۔ الذی خلق الموت والحیوۃ ط اللہ نے ہی موت اور حیاتی بنائی ہے هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ط وہ سب کو روزی دینے والا بڑا طاقتور ہے۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وہی ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔ وَاللّٰهُ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ

الْعٰلَمِیْنَ ط وہ اللہ عمل کرنیوالوں کی محنت ضائع نہیں کرتا۔ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ط یہ دس باتیں کامل ہوئیں۔ شعر فارسی ترجمہ اردو

دل آزردہ نشوی ورنہ سخن بسیار است | اندکے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم
رنج نہ ہووے یں دفتر سارا تاہیں پیش نہ کریا | تھوڑا دسیا تیری تائیں ایس گلوں دل ڈریا

الغرض۔ حضور صلی اللہ علی محمد والہ وسلم کی تمام زندگی کے چھوٹے سے چھوٹے واقعے بھی دنیا کی نظر سے اوجھل نہیں۔ سبکو معلوم ہے کہ حضور نو بیویوں کے جھرمٹ کے ادائیگی حقوق خانگی کے بعد کسطرح شعبوں پر تمام جہان سے آگے ہیں۔ جیسا کہ لالہ رام لعل صاحب ورما دہلوی نے ایک اشاعت میں لکھا تھا۔ کہ بزرگوں کا خاصہ ہے کہ اکثر دنیا میں تکلیفیں آتی ہیں۔ اگر تمام جہان کے بزرگوں کو جو تکلیفات آئی ہیں اُن سب سے زیادہ اکیلے حضرت محمدؐ کو تکلیفیں آئی ہیں۔ مگر میں یہ بھی کہے بغیر نہیں رہسکتا کہ تمام جہان کے ہادیوں کے فضائل سے آپ کے فضائل بھی بہت زیادہ ہیں۔ تاریخ دان حضرات سے مخفی نہیں کہ ۲۳ سال کی قلیل مدت میں سید الاولین والآخرین حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وہ علم توحید بلند کیا۔ اور معرفت الٰہی کی مشعل کو روشن کر کے ظلمت شرک و تاریکی جہل کو کافور کر دیا۔ اور ریگستان عرب سے علم و عقل۔ تہذیب و اخلاق کے دریا بہا کر ظلمتکدۂ عالم کو سیراب کر دیا۔ کیا فلسطین ایشائے کوچک۔ مصر ایران ترکستان۔ افغانستان۔ خراسان۔ فارس۔ بلوچستان۔ طرابلس الجزائر۔ مراکو۔ اسپین۔ مراقش۔ اندلس و ہندوستان میں مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ الہ و اصحابہ وسلم کے لائے ہوئے نظام یعنی قانون کو لیکر آئے تو اُن سے پیشتر ان ملکوں کی کیا حالت تھی۔ ساتویں صدی عیسوی سے لیکر آٹھویں صدی کے ابتداء عشر تک مسلمانوں نے کس سرعت سے ترقی کی یعنی مسلمانوں کے پہنچنے سے صرف ایکسو سال کے اندر اندر یہ تمام ممالک تہذیب و تمدن اخلاق و معاشرت میں شہرہ آفاق ہو گئے اور اسلامی سیاست کی ہی برکت تھی کہ جسکو تسلیم کر کے بے تمیزیوں جہالتوں حماقتوں خباثتوں اور جمیع خصائل رذیلہ سے واقف ہو کر انصاف و عدل علم و اخلاق جمیع خصائل حمیدہ سے مزین ہو گئے غرضیکہ تمام عالم پر حضور کا احسانِ عظیم ہے۔ غور سے دیکھو اچھوتوں کو درجہ مساوات قرآن کریم کی تعلیم اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ط اللہ کے نزدیک بزرگی صرف پرہیزگاری ہے) کا نتیجہ ہے۔ یا وید کی تعلیم (شودر اگر وید کی آواز سن لے تو اُس کے کانوں میں سکہ پگھلا کر ڈالدو کا نتیجہ ہے۔ نکاح بیوگان کی اجازت قران مجید نے دیکر عالم نسواں پر احسانِ عظیم کیا ہے یا وید نے ۹ قرآن کی تعلیم سے یورپ کی وہم پرستی اور جہل پروری دور ہوئی ہے یا کسی اور چیز سے۔ شعر اردو

علم و ہنر سکھائے حد سے زیاد تجھ کو | یورپ بنایا جنے مینو صواد تجھ کو

اے گلستان اندلس وہ دن ہیں یاد تجھ کو | مدت سے کہہ چکے ہیں گو فریاد تجھ کو
تھا تیری ڈالیوں میں جب آشیاں ہمارا

غرضیکہ اس موجودہ وقت میں جن قوموں نے اسلام کو بظاہر قبول نہیں بھی کیا وہ بھی زیر بار احسان اسلام کے ہوئے بغیر نہیں رہ سکیں۔ کیونکہ ہر ایک قوم کو کسی نہ کسی کام میں ضرور اسلام کی تعلیم سے استمداد حاصل کرنی پڑتی ہے۔ اسی لئے لالہ پیارے لعل رونق دہلوی نے فرمایا ہے۔

نظم اردو

حقیقت میں مطیع حکم ہے سارا جہاں تیرا | تسلط ہر دو عالم میں یہاں تیرا وہاں تیرا
زمیں پر بھی ہے گھر تیرا فلک پر بھی مکاں تیرا | نشان حق سے ملتا ہے ہر اک جا پر نشاں تیرا
دلِ رونق نے ڈھونڈا جس طرف تجھکو ادھر پایا
یہاں بھی جلوہ گر پایا وہاں بھی جلوہ گر پایا

اس مختصر درس توحید کے بعد ہندوؤں اور عیسائیوں کو حضورؐ پر کثرتِ ازواج والے اعتراض کا مختصر جواب دیا جاتا ہے۔

جوابات بر کثرتِ ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہنود اور عیسائی آئے دن حضور پُرنور سرکار دو عالم پر کثرت ازواج کی وجہ سے شہوت پرستی کا الزام لگا کر نامۂ اعمال سیاہ کرتے ہیں۔ اُنکی کوتہ فہمی پر بڑا تعجب آتا ہے۔ کہ کیوں جانتے بوجھتے ایسی شرارتوں سے باز نہیں آتے۔ الزامی جواب حضور کی کثرت ازواج کا فلسفہ بیان کرنے سے پہلے دیا جاتا ہے۔ یہود و نصاریٰ کو واضح ہو (۱) حضرت ابراہیم کی تین بیویاں تھیں۔ سارہؑ۔ ہاجرہؑ۔ وغیرہ (۲) حضرت یعقوب کی چار بیویاں تھیں لیاہ۔ زلفہ۔ بلہ۔ راحیلہ (تفسیر حقانی جلد دوم) (۳) حضرت موسیٰ کی کئی بیویاں تھیں (۴) حضرت داؤد کی نو بیویاں تھیں اور دس حرمیں (۵) حضرت سلیمانؑ کی ایکہزار یعنی سات سو بیویاں اور تین سو حرمیں تھیں۔ آپ براہ مہربانی جب ان اولوالعزم انبیاء پر ایمان رکھتے ہیں تو پھر محمد الرسول اللہ پر کیوں اعتراض کر کے اپنی بد باطنی کا ثبوت دیتے ہیں جبکہ ان حضرات کی شان میں نقص نہیں آتا تو حضور داعی اسلام پر اعتراض کیا ہے۔ اہل ہنود کیلئے (۱) سری کرشن جی مہاراج کی تین سو ساٹھ[۳۶۰] گوپیاں تھیں ورنہ آٹھ پر تو سب کا اتفاق ہے (۲) راجہ دسرتھ کی تین بیویاں تھیں۔ رام چندر جی کی والدہ۔ لچھمن جی کی

والدہ - بھرت جی کی والدہ (۳) راجہ پانڈو کی دو رانیاں تھیں - مادری - گپتی (۴) راون کی ہزاروں رانیاں تھیں دیکھو مہا بھارت - رامائن - تاریخ ہند وغیرہ ہندوؤں میں اگر الزام کا مادہ ہے تو پہلے محمد عربی کی بجائے اپنے بزرگوں کو دیکھیں - اب ہم حضور کی نسبت وہ اسرار پیش کرتے ہیں جو ہمارے مخالفین ہرگز پیش نہیں کر سکتے - (۱) حضور کا پہلا نکاح ۲۵ برس کی عمر میں ہوا - اگر آپ معاذ اللہ شہوت پرست ہوتے اور دامن عفت محفوظ نہ رکھتے تو تمام عرب میں امین کا لقب ہرگز نہ پاتے اور دعوئ نبوت کیوقت مخالفوں نے آپ پر سینکڑوں اعتراض اُٹھائے مثلاً جادوگر - کاہن - شاعر بدعتی وغیرہ اگر اُن کو (جو تم سے بڑھکر حضور کے دشمن تھے) حضور کی شہوت پرستی کا اعتراض اور شک ہوتا تو ہرگز نہ چوکتے حالانکہ کفار مکہ حضور کو آکر کہتے کہ جتنی خوبصورت لڑکیاں پسند کرو ہم حاضر کرتے ہیں اگر دولت چاہتے ہو تو خزانوں کی کنجیاں ہم سے لیلو - اگر حکومت کی ضرورت ہے تو تمام عرب کا تاج آپکے سر پر رکھکر ہم آپ کو اپنا بادشاہ تصور کرنیکو تیار ہیں - مگر ہمارے بتوں کو بُرا نہ کہو - مگر حضور فرماتے کہ ہمیں اِن چیزوں کی ضرورت بالکل نہیں ہے - تو پھر آپ نے گیارہ نکاح کیوں کیئے تو سنو کہ اُن میں کیا کیا مقاصد تھے (۱) سب کو معلوم ہے کہ حضرت خدیجہ ایک بڑی متمول عورت تھی جسکی دولت سے بہت سے دینی دنیاوی کاموں میں مدد ملی اور آپکی اولاد ہوئی (۲) حضرت صفیہ رضہ ایک بڑے شریر یہودی خاندان کی لڑکی تھی جس کے نکاح کے بعد تمام یہود شرارتوں سے باز آگئے (۳) حضرت حبیبہ رضہ ایک قریش سردار مکہ کی لڑکی تھی اور قریش حضور کے جانی دشمن تھے مگر اس نکاح کے بعد سب فتنے فرو ہو گئے (۴) حضرت جویریہ رضہ ایک ڈاکو سردار کی لڑکی تھی جس کے نکاح کے بعد حضور کی برکت سے وہ سب فرشتہ خصلت ہوگئے - اور حضور کو تبلیغ میں بڑی آسانی ہوگئی (۵) حضرت عائشہ صدیقہ سے نکاح کرنیکا سبب یہ ہُوا - کہ جوان کا حافظہ بہ نسبت بوڑھے کے قوی ہوتا ہے - لہٰذا تمام مسائل نسائی حضرت عائشہ کی ہی بدولت رواج پذیر ہیں کیونکہ آپنے زمانہ میں اسقدر اجل عالم تھیں کہ بڑے بڑے اصحابہ رضہ ان کو مانتے تھے - اور حضور کے بعد جب کسی مسئلہ میں گڑبڑ ہوتی تو حضرت عائشہ سے دریافت کرکے عمل کرتے - الغرض کہ جتنی مدد دین الٰہی کو ان نکاحوں سے ملی ہے اگر بہ نظر عمیق دیکھا جائے - تو دوسرے کسی طریقہ سے نہیں ملی پس حضور کے سب نکاحوں کا مقصد اشاعت حق اور مسلمانوں کی مدد ہی تھا - مگر کسی نے بھوکے کے آگے پہیلی کہی تو اُسنے کہا روٹی ہی ہوگی - جن کی تعلیم ہے کہ شسر بھک داستان مکتی ہزار زناہ کرنے سے نجات ملتی ہے - اور حیض آنے سے عورت زانیہ کا گناہ دور ہوجاتا ہے

اور اُن کے لئے ہر طرح سامان شہوت پرستی موجود ہے۔ اور سب سے بڑھ کر شہوت پرست ہیں دیکھو کفر توڑ غازی محمود دھرمپال لدھیانوی انکو سب لوگ شہوت پرست ہی نظر آتے ہیں اللہ ہمارے ہندو۔ اور عیسائی بھائیوں کو ہدائت بخشے آمین۔

اقسام وحی

مشارق الانوار میں وحی کی بہت سی قسمیں لکھی ہیں۔ مثلاً کبھی تو اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتے ہیں۔ جس طرح موسیٰ کے ساتھ کوہ طور پر یا محمد مصطفٰے کے ساتھ معراج کے موقعہ پر اور کبھی بذریعہ فرشتے کے۔ اور یہ وحی بہت آتی تھی۔ حضرت داؤد علیہ السلام پر اسی قسم کی وحی آتی تھی۔ اور کبھی الفائی جیسا کہ حضور کا ارشاد ہے اُلقِیَ فِی رُوعِی یعنی میرے دل میں وحی ڈالی گئی۔ اور کبھی الہامی۔ یہ وحی نبیؐ اور غیر نبی پر بھی آئی ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے وَاَوحَینَا اِلیٰ اُمِّ مُوسیٰ۔ ترجمہ ہم نے موسیٰ کی والدہ کی طرف وحی کی اتنی ہی قسم اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک سپارہ ۱۵ سورہ شوریٰ میں ذکر فرمائی ہیں۔ وَمَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّکَلِّمَہُ اللّٰہُ اِلَّا وَحیاً اَوْ مِنْ وَّرَائِی حِجَابٍ ط ترجمہ اللہ کسی آدمی سے کلام نہیں کرتا سوائے اس کے کہ بذریعہ وحی۔ الہام۔ خواب یا پردے میں۔ موضع القرآن میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کے ساتھ دو پردوں میں کلام کیا تھا۔ ایک پردہ زرد سرخ کا اور دوسرا موتی کا تھا جن میں ستر برس کی مسافت کا فاصلہ تھا۔ اَوْ یُرسِلَ رَسُولاً فَیُوحِیَ بِاِذْنِہٖ مَا یَشَآءُ اِنَّہٗ عَلِیٌّ حَکِیْمٌ ط ترجمہ یا بھیجتے ہیں ہم فرشتوں کو اپنے بندوں کی طرف کہ پہنچاتے ہیں اُن کو جس طرح ہم چاہتے ہیں۔ کہ وہ ہمارے حکم بردار ہوتے ہیں۔ اور یہ عظیم المرتبت اور مطابق حکمت فقط میری ہی شان ہے۔ وَکَذٰلِکَ اَوْحَیْنَا اِلَیْکَ رُوحًا مِّنْ اَمْرِنَا ط اسی طرح ہم نے روح یعنی قرآن کریم کو آپکی طرف وحی کیا۔ فائدہ اسواسطے کہ جس طرح روح سے بدن کو زندگی نصیب ہوتی ہے۔ بعینہٖ اسی طرح دل کو قرآن کریم سے زندگی ملتی ہے وَمَا کُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْکِتٰبُ وَلَا الْاِیْمَانُ ط ترجمہ اور آپ پیشتر ازیں کتاب اور ایمان کے راز نہ جانتے تھے۔ وَلٰکِنْ جَعَلْنٰہُ نُوْرًا نَّہْدِیْ بِہٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ط لیکن ہم نے اس قرآن کو نور بنادیا۔ کہ اس سے اپنے بندوں سے جسکو چاہیں ہدائیت کردیں۔ وَاِنَّکَ لَتَہْدِیْ اِلیٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ترجمہ۔ اور اے حبیب آپ لوگوں کو سیدھی راہ کی طرف بلانیوالے ہیں۔ اور آپ کا تمام مخلوق کو پکارنا عام ہے۔ اور میری ہدائیت خاص ہے۔ جسکو چاہتا ہوں ہدائت کرتا ہوں۔ اور صراط مستقیم سے مراد دین اسلام ہے۔ حضور پر فقط تین قسم کی وحی آتی تھی۔ (مظاہر حق تفسیر عزیزی وغیرہ) (۱) گھڑیال

جیسی آواز آتی اور حضور اپنا سر مبارک جھکا دیتے اور جب وحی ختم ہو جاتی سر کو اٹھا لیتے اور جو کچھ حکم الٰہی ملتا بیان کر دیتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں۔ کہ یہ وحی سب سے سخت قسم کی تھی۔ اگر سردی کا موسم ہوتا تو آپکو پسینہ کثرت سے آ جاتا یہی وحی بحالت سواری نازل ہو جاتی تو جس جانور پر آپ سوار ہوتے تو وہ مارے بوجھ کے بیٹھ جاتا سوائے آپکی قصوی ڈاچی کے مگر وہ بھی پاؤں پھیلا کر کھڑی ہو جاتی اور بوجھ سہارتی چل نہیں سکتی تھی (۲) کبھی فرشتہ اپنی اصل شکل میں حاضر ہونا اور پیغام الٰہی دے جانا (۳) کبھی فرشتہ انسانی شکل میں آنا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ اکثر جبرئیلؑ دحیہ کلبی کی صورت میں حضور کے پاس آتا تھا۔ وحی انبیاء کی اختیاری بات نہ تھی۔ بلکہ اللہ جل شانہ جب چاہتے وحی بھیج دیتے جیسا کہ کتب حدیث میں موجود ہے۔ یہ مختصر بیان ہو چکا اگر زیادہ تفصیل کے ساتھ دیکھنا ہو تو تفسیر عزیزی مظاہر حق وغیرہ دیکھو۔

وحی کے محفوظ رہنے کی دلیل اور وحی کے معنی

مسئلہ معلوم رہے کہ مہر نبوت حضور کے دونوں کندھوں کے درمیان بیضوی شکل کی تھی۔ جسکے باعث حضور جیسا آگے دیکھتے تھے ویسا ہی پیچھے بھی دیکھتے تھے۔ اس کے بعد واضح ہو کہ وحی لغت میں آہستہ یا اشارہ سے کسی بات کو کسی کے دل میں ڈالنے کو کہتے ہیں۔ مگر اصطلاح شرع میں وحی خدا کا پیغام ہے جو بتوسط فرشتہ یا الہام کسی نبی یا ولی کی طرف بھیجا جاوے۔ اسی وجہ سے قرآن کریم اور دیگر کتب سماوی کو وحی کہا جاتا ہے اور وحی کا آنا کسی وقت یا کسی جگہ کے ساتھ مخصوص نہ تھا۔ بلکہ ہر جگہ اور ہر وقت جب خداوند کریم چاہتا تھا۔ اور جب کوئی وحی حضور پر آتی تو فوراً زید بن ثابت کاتب وحی کو بلا کر فرماتے کہ اسکو فلاں سورۃ فلاں آیت کے آگے یا پیچھے لکھ لو اور اسی ترتیب سے تمام اصحابہؓ کو یاد کرنے کی تلقین کر دیتے تھے۔ چنانچہ اُس زمانہ میں اسباب کتابت کی عدم فراہمی کی وجہ سے قرآن کریم کو اکثر اونٹ کی ہڈیوں۔ ہرن کی جھلیوں۔ پتھر کی سلوں یا کھجور کے پٹھوں پر لکھا جاتا تھا۔ لہذا حضورؐ کے زمانہ مبارک میں متفرق اجزاء پر تمام قرآن کریم بالترتیب لکھا جا چکا تھا۔ اور سینکڑوں صحابہؓ کو بالترتیب یاد بھی تھا۔ مگر حضور کو خیال ہوا کہ یہود نصاریٰ کی طرح میری اُمت بھی اس قرآن پاک کو کہیں ادل بدل نہ کر دے اُس وقت اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ترجمہ اے محمدؐ آپ یہ فکر نہ کریں کیونکہ ہم نے ہی قرآن پاک نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ جیسا کہ حضور کو یہ بھی خیال ہوا تھا کہ ہر ایک نبی کی وفات کے بعد اُن کا خلیفہ اُن

کے قائم مقام رہنا تھا جو اُن کی اُمت کی نگہبانی کرتا تھا مگر میری وفات کے بعد میری اُمت کا خلیفہ کون ہوگا تو ارشاد باری ہُوا کہ اے محبوب تیری اُمت میں خود میں خلافت کرونگا۔ غرضیکہ حضور کی وفات کے بعد جب حضرت ابابکر صدیق رضؓ خلیفہ ہوئے تو سب سے پہلے حضرت عمر فاروق رضؓ کو دل میں قرآن مجید کے یکجا جمع کرنیکا احساس پیدا ہُوا۔ اُنہوں نے آکر صدیق اکبر رضؓ کی خدمت میں عرض کی۔ کہ جنگ یمامہ میں بہت سے حفاظ قرآن شہید ہو گئے ہیں میرے دل میں بڑا خوف پیدا ہو رہا ہے آپ قرآن کریم کو ایک جگہ جمع کرنیکی کوشش فرمادیں۔ مگر آپ نے سُنکر کہا کہ جو کام رسولِ خدا نے نہیں کیا ہم کیسے کر سکتے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضؓ نے کہا۔ کہ حضور کی ۲۳ سالہ زندگی میں بڑے بڑے انقلاب رونما ہوتے رہے ہیں۔ جن کے سبب حضور کو اس کے جمع کرنے کی فرصت ہی نہیں ملی۔ آپکو اس کام میں تساہل (یعنی سُستی) ہرگز نہ ہونا چاہیئے۔ حضرت عمر کی یہ مصلحت آمیز گفتگو سُنکر حضرت صدیق رضامند ہوگئے اور زید بن ثابت رضؓ کاتب وحی کو کتابت قرآن کیلئے بلایا۔ اور کہا کہ آپ کمر ہمت باندھ کر قرآن مجید کو ضرور یکجا لکھدو پہلے تو وُہ بھی حضرت صدیق کی طرح کہتے تھے کہ جس کام کو رسولِ خدا نے اپنی حیات مبارک میں نہیں کیا تم لوگ کس طرح کر سکتے ہو۔ مگر آخرکار وُہ بھی مان گئے اور سمجھ گئے کہ حضرت عمر کی رائے درست ہے۔ اور زید بن ثابت کو کتابت قرآن کریم کیلئے تمام اصحابہ رضؓ کی پسند کرنیکی وجہ یہ ہے کہ اوّل تو وُہ جوان تھے۔ اور جوان کا حافظہ قوی ہوتا ہے۔ دوسرا وہ عاقل تھے۔ نیک اور ہر قسم کی تہمت سے پاک تھے۔ سوم۔ ہر سال اُس کی موجودگی میں حضور جبریل امین کیساتھ ایکدفعہ دور کرتے تھے۔ آخری سال جبکہ قرآن پاک تمام نازل ہوچکا تھا۔ اور جبریل نے آکر حضور کے ساتھ دو دفعہ دَور کیا تو زید بھی ساتھ شریک تھے۔ لہٰذا تقدم و تاخر ناسخ و منسوخ کا اُن کو سب سے زیادہ علم تھا۔ بدیں وجوہات اُن کو کتابت قرآن کیلئے پسند کیا گیا۔ اور اُنہوں نے حسب الحکم صدیق اکبر رضؓ قرآن پاک کو بڑی صحت کیساتھ بہت سے حفاظ کی موجودگی میں ایک جگہ جمع کرنیکا شرف حاصل کیا۔ اس کے بعد حضرت عمر نے سب لوگوں کو حفظ کرنے کی سخت تاکید فرمائی۔ اور ہر سال ماہ رمضان میں ایک ختم قرآن پاک کا حافظوں کو ضروری طور پر کرنیکی تاکید فرمائی۔ یہ دیکھ کر حضرت علی رضؓ نے فرمایا۔ کہ یا اللہ حضرت عمر فاروق رضؓ کی قبر کو اس طرح روشن کرنا جسطرح اُنہوں نے تیرے ذکر سے مسجدوں کو روشن کیا ہے۔ اور وہ جمع شدہ قرآن مجید حضرت عائشہ کے گھر محفوظ تھا۔ اُس کے بعد جب عہد عثمانی آیا۔ تو لوگوں میں قرأت کا اختلاف بہت پیدا ہوگیا کیونکہ اُسوقت اسلام بہت دُور تک پہنچ چکا تھا۔ حضرت عثمان نے وُہ قرآن کریم حضرت عائشہ سے منگوا کر اہلِ قریش کو کہا کہ اپنے اپنے محاورے کے موافق لکھ لو۔ چنانچہ قرآن پاک کی سات نقلیں کراکر تمام ملکوں میں بھجوا دیں۔ اور لوگوں

سے منتشر اوراق منگوا کر ہمیشہ کے اختلاف کو دور کرنیکے لیے غائب کر دیا اور وُہی سات قرائتیں آج تک مشہور ہیں ۔بس اسی واسطے حضرت عثمانؓ کو جامع قرآن کہا جاتا ہے ۔ دراصل قرآن کو جمع کرنیوالے زید بن ثابتؓ ہیں ۔اور حضرت عثمانؓ البتہ ناشر القرآن ضرور ہیں اور صحابہ کے زمانہ میں ایک تو سامان کتابت بھی کثرت سے نہ ملتا تھا ۔ دوسرے اُن کے حافظے بڑے قوی ہوتے تھے ۔اس لیئے وُہ لکھنے کے بجائے یا د ہی کر لیتے تھے اور اُس وقت قرآن پاک میں اعراب ۔ نقطے ۔ رکوع ۔ ربعہ ۔نصف ۔ثلث ۔منزل وغیرہ بالکل نہ تھے بلکہ وُہ اُسکو بُرا جانتے تھے ۔اور سوائے تلاوت کے اور کچھ لکھنا مناسب نہ سمجھتے تھے ۔جوں جوں مکاتب کا رواج ہوتا گیا ۔اور اسلام غیر ممالک میں پہنچ گیا تو حافظے کو سہارا ملنا شروع ہُوا ۔اُس نے بھی تمام بوجھ کو چھوڑ دیا ۔حتیٰ کہ آجکل تمام دار و مدار قرطاس دل کی بجائے نوشت پر ہے اُس کے بعد حضرت امام مالکؒ کے زمانہ میں ابوالاسودؒ یا حسن بصریؒ نے مصحف شریف پر زیر زبر پیش ۔ شد مدّ اور پاروں ۔سورتوں کے نام حقے وغیرہ تمام مکمل کر دیا تھا ۔ یہ سارا ذکر امام جلال الدین سیوطیؒ نے اپنی تفسیر میں کیا ہے **فائدہ** یہ موجودہ قرآن مجید بالکل لوح محفوظ کی ترتیب کے مطابق ہے ۔اس میں ذرہ بھر فرق نہیں ۔کیونکہ اسکے وقتاً فوقتاً نزول میں کمی بیشی نہیں ہوئی کیونکہ حضور تمام اصحابہؓ کو وحی کے کہنے کے مطابق یاد کرنے اور لکھنے کی بڑی احتیاط رکھنے کی تعلیم فرماتے تھے ۔اب جو اُس کی ذرہ بھر تحریف کا قائل ہے وہ یہود و نصاریٰ کی طرح ملحد بیدین ہے ۔

نظم پنجابی

جو کتاباں اسماناں تھیں رب نازل فرمایاں
نبیاں پچھوں ساریاں اُمتاں سب برباد کرایاں

اک قرآن تحریفوں خالی راز کراں آشکارا
باقی سب متغیّر ہویاں جانے عالم سارا

ایہ ہے معجزہ پاک نبیؐ دا دساں تیری تائیں
اک شوشی دا فرق نہ ہوسی روز قیامت تائیں

فرض کیتا جے غائب ہووَن قرآن جہانوں سارے
ہر ہر ملکیں حافظ اسنوں ثابت کرن دوبارے

اس منزل وچہ مذہب تمامی دور پچھے رہجاوَن
ہرگز کسے نہ طاقت پائی کیویں مقابل آون

سینے حافظاں دے وچہ اُسنوں رب کریم لکھاوے
فرق نہ ہووے زیر زبر دا آکھ فقیر سناوے

پاک نبیؐ تھیں لیکر اجتک کتنے دشمن آئے
رتی فرق نہ پیا کسے توں ساریاں زور لگائے

بعضے آکھن ہے قرآن اصحاباںؓ نے بدلایا
آئتاں اگے پچھے لایاں نالے کجھ گھٹایا

اوہ بیشک جان منافق پکے رد احکم جھوٹھایا
اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ رب سچے فرمایا

رب سچا فرماوے اِسدی مَیں کرساں نگہبانی
پر شیعہ آکھن اسیں نہ منّدے گھٹی کتاب ربانی

تذکرۃ الطہر وچہ لکھیا میں نہیں دلوں بنایا
آؤ کتاب وکھائیے بھائی جے کوئی شک لیایا

اس مذہب دی چال تمامی وانگ یہود عیسائیاں
کرتوبہ ایہ مذہب چھڈو ولدیاں نال صفائیاں

کارن الفت نال محبت کرکے ذکر سناواں
توں بھی سنکر توبہ پکڑیں میں بھی درجہ پاواں

خیر خواہی دی یاروں اللہ حال سنایا تینوں
قسم خدا دی ضد نہ کوئی دشمن جان نہ مینوں

فصل سوم دربیان حلیہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

(لمبی طرز)

الحمد اللہ نالے نعت احمد صلوٰۃ اصحاب کبار والی
حلیہ مختصر لکھاں سرکار والا دساں گل سب حُب پیار والی

والقمر متھا والشمس مکھڑا واللیل سی زلف سنگار والی
مازاغ البصر دو نین آہے ابرو قوس مثال سردار والی

والضحیٰ پیار ید امنہ سوہنا صفت دنداں دی دیکھ یاسین اندر
ثانی نہیں حضور دا رب کیتا پیدا کوئی اسمان زمین اندر

مثل چونے سفید نہ بہت کالا سرخی مائل حضور دا رنگ آہا
مختصر تے جامع سخن موتی ہر کوئی سنن والا ہوندا دنگ آہا

اِک سخن حضور تن وار کہندے سوہنا جگ سب وانگ پتنگ آہا
سوہنے سخن شیریں نبات کولوں عالی نبی دی وعظ دا ڈھنگ آہا

گننے چاہے تاں ہر کوئی گن سکدا نبی پاک دے سب کلمات پیارے
سرور پاک جناب دے نور کولوں چن سورج تارے ہوون مات سارے

ہیانہ قد نہ لمبا نہ بہت چھوٹا انہیں سوندیاں دل بیدار ہووے
مجلس وچہ بیٹھے سبھتھیں ہون اچے کارن معجزے دو ناد وقار ہووے

لمبے قد والے نیویں نظر آون سوہنی شان دا کویں شمار ہووے
موٹا سر تے پیر موزون سوہنے جنتھیں مرداں دی شان اظہار ہووے

سر پیر تیلے سوہنے عورتاں نوں اگے وزن حبیب دا شان دیکھو
رب حکم دتا تو ویار جبر املکاں منیاں حکم رحماں دیکھو

اِک مردتوں شروع کر املکاں چوداں طبقاں دی نال جد تولیا سی
وزن پاک رسول دا رہا غالب مرحبا ملائیکاں بولیا سی

ابریشموں نرم خوشبو بھریا مڑھکا دیکھ کے عطر سب ڈولیا سی
عائشہ نور دی سامنی کات کردی جدا بنہ ستر نہ کھولیا سی

داڑھی مٹھ برابراں سیاہ کالی زلفاں گوش مبارکاں پاس ہوون
ہن داڑھی نوں مٹھو دہاں والی تی منان والی ساڑ ناس ہوون

جیکر بہت خوشی وچہ ہوون سرور مسکراندے زیادہ نہ ہسدے سن
غصے حالتوں رنگ ہو زرد چاند جیوں دو ہی جکے جدوں ہسدے سن

تھوڑی نظر آون دند پاک حضرت ہر دم لاٹ نوں یار ترسدے سن
دیہوں گھٹ سب وال سفید ہووا وہ بھی سر اصحاب نہ دسدے سن

کجھ وال ہو گئے سی سرخ آکھن اوہ بھی عطر خوشبو لگان یاروں
ہمہ صفت موصوف حضور کامل لاشریک سن مہر نشان یاروں

چشماں باہجہ سرمے سرمیلیاں سن زلفاں سنگھنیاں بہت سوہن پیارے
زلفاں کالیاں گھٹ تے چن متھا جدی کھاوندا قسم رحمان پیارے

حضرت باہجہ نہ کسے دی عمر والی چائی قسم نہ پاک یزداں پیارے
حسن ویکھ کے نوری حضور والا حضرت مائی عائشہ مسکران پیارے

نبی ہینتے دا مطلب پچھیا جاں مائی عرض حضور سناوندی سی
حضرتؐ آکھیا حیف ہے اونہاں اُتے روز حشر نہ جنہاں نوں دید ہووی
اُسنکے نام نہ پڑھے صلوٰۃ جیہڑے اُستے راضی نہ رب مجید ہووی
جے کوئی کرے دعویٰ نبی ہون والا اونوں وانگ ابلیس دے جانیا جے

سوہنی نور دی جانوں سوئی لبھی پہلوں نظر جو مول نہ آوندی سی
عائشہ پچھیا ہو حیران حضرت ایسا کون بدبخت اینہ بد ہووی
تیرے بعد نہ کوئی رسول آوی حکم تساں نوں نال تاکید ہووی
اگے نہیں ثانی پیدا کوئی ہویا اگاں ہووی نہ حق پچھانیاں جے

فصل چہارم در حلم و رحم حضور پُر نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا اللہ تعالیٰ نے فبما رحمۃٍ من اللہ لنت لھم (سورہ آل عمران) ترجمہ کہ اے میری مخلوق شکر کرو کہ میری مہربانی سے میرا رسول تم پر مہربان ہے۔ شان نزول اس آیت شریف کا یہ ہے کہ جنگ اُحد میں جب لشکر اسلام نے حضورؐ کی فرمودہ تجویز میں کوتاہی کر کے شکست کھائی۔ تو حضور کو بھی ستر زخم بدن مبارک پر آئے۔ اور دندان مبارک شہید ہوئے تو جنابؐ کسی آدمی پر غصے نہیں ہوئے تھے۔ اور کسی کو ملامت بھی نہ کی۔ بلکہ نہایت دلجوئی اور خوشخوئی سے پیش آئے تو آیت نازل ہوئی۔ کہ نرم دلی فقط میری رحمت سے ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ کہ حضرت انسؓ کی ماں دس برس کی عمر سے حضرت انس کو حضور کی خدمت کیلئے چھوڑ گئی تھی اور حضرت انسؓ کا قول ہے کہ میں دس برس حضور کی خدمت میں رہا ہوں۔ مگر خدا کی قسم اتنے عرصہ میں ایک دن بھی حضور نے مجھے نہیں جھڑکا حالانکہ کئی دفعہ مجھ سے غلطی اور نقصان بھی ہو جاتا تھا اور تمام گھر والوں کو بھی نہ جھڑکنے دیتے تھے۔ اور فرماتے کہ نقصان تقدیر الٰہی سے ہوتا ہے۔ اس کے ہاتھ کا بہانہ ہوتا ہے۔ حضور رحمۃ للعٰلمین کا یہ سلوک صرف انسانوں تک ہی محدود نہ تھا۔ بلکہ حیوان بھی حضور کے احسان اور سلوک رحیمانہ سے مستثنیٰ نہ تھے۔ چنانچہ یہی حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ کہ جب کبھی میں حضور کے ساتھ سفر میں جاتا تو ایک حصہ سفر کا خود اسوار ہوتے اور ایک حصہ مجھے مجبوراً اسوار کرتے اور ایک حصہ دونوں پیدل چلتے اور ڈاچی کو خالی چھوڑ دیتے۔ اور فرماتے کہ ان میں ہمارے جیسی جان ہے۔ اور ہم پر ان کا بھی حق ہے۔ کہ ہم ان کو آرام دیں۔ کاش آجکل اُمت حضور کی اس حکم پر عمل کرتی تو حیوان تو درکنار انسانوں پر اسقدر دل پھٹنے والے ظلم نہ ڈھاتی۔

حضورؐ رحیم بھی ہیں اور حلیم بھی ہیں

قولہ تعالیٰ عزیزٌ علیہ ما عنتم حریصٌ علیکم بالمؤمنین رءوفٌ الرحیمٌ ط۔ (سورہ توبہ پارہ ۱۱) ترجمہ اے مسلمانوں یہ رسول ہیں جس پر تمہاری تکلیف بہت شاق گذرتی ہے۔ اور تمہاری بھلائی کا ہر طرح دل سے خواہشمند ہے اور تم پر بڑا مہربان ہے۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایکدفعہ جنگ کے موقعہ پر جب حضورؐ کو

بڑی تکلیف پہنچی۔ تو اصحابہ کرام نے عرض کیا کہ حضور آپ بھی نوحؑ اور موسیٰؑ کی طرح ان مشرکین کے حق میں بددعا کریں۔ تاکہ ان کو خداوند پاک ہلاک کرے۔ آپنے فرمایا اِنّی لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا اُبْعِثُ رَحْمَۃً طرواہ مسلم یعنی میں کسی کو لعنت کرنے کیلئے نہیں بھیجا گیا بلکہ میں رحمت بناکر بھیجا گیا ہوں اگرچہ کافر ہوں یا مومن قَوْلُہٗ تعالیٰ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ط ترجمہ یارسول اللہ ہم نے آپکو دونوں جہان کیلئے رحمت بناکر بھیجا ہے۔ کما قال النبیُّ صلّی اللہُ علیہ وسلّم۔ اِنَّمَا اَنَا رَحْمَۃٌ مُّھْدَاۃٌ ط یعنی میں رحمت وہدایت بناکر بھیجا گیا ہوں۔ حضور مومنین کیلئے تو رحمت ظاہر ہیں مگر کفار کیلئے دنیا میں آسودگی مال۔ یا عزت یا اولاد کی کثرت۔ بیماری سے نجات یا مصیبت سے رہا کیا جاتا ہے اور بُرے اعمال کی وجہ سے دُنیا میں عذاب نہ کیا جائیگا۔ جیساکہ تمام امم سابقہ کے حالات قرآن پاک میں مذکور ہیں کہ جہاں گناہ کیا وہیں گرفتار عذاب ہوجاتے تھے۔ مگر حضور کی برکت سے کفار کو ساری زندگی کے بداعمال کی وجہ سے عذاب نہیں ہوسکتا حتیٰ کہ دُنیا سے بغیر توبہ مرجاوے۔

نظم (لمبی طرز)

ل۔ لکھیا ویکھ تفسیر اندر جویں خبر کتاب فرماؤندی اے ۔۔ جدوں قہر دی نظر خدا کردا اندوں شرم روندے دلوں آہی ونداے

نہیں تاں سب مخلوق ہو غرق جاندی جویں خلق اعمال کماؤندی اے ۔۔ ستار بخش چل پیر دی قدم پھڑ ہیے جیندی گو آرام پہنچاؤندی اے

نظم (چھوٹی طرز)

کافراں تنگ نبیؐ نوں کیتا طیبیؐ اندر لیایا ۔۔ تاں اصحاباںؓ خدمت اندر کرکے عرض سُنایا

دعا فرماؤ یا نبیؐ اللہ ڈے تخم کُفاراں ۔۔ تاں فرمایا اصحاباںؓ نوں حضرت نال پیاراں

رحمت بنکر خلقت نوں میں رب ملاون آیا ۔۔ لعنت کم نہ بالکل میرا حضرت نے فرمایا

اتنے دکھ کفاراں پاروں صبر جمیل کمایا ۔۔ تاہیں سرورؐ عالم تائیں رحمت رب فرمایا

حلم نبیؐ تھیں کلمہ جاری مشرق مغرب تائیں ۔۔ ویکھ تحمل مسلم ہوگئے کئی بہود بلائیں

زید یہودی دا جویں قصہ مسلم وچہ بخاری ۔۔ بیں پاک نبی دیاں صفتاں ویکھیاں وچ تورات پیاری

اوہ صفتاں ساریاں پاک نبی وچہ میں سبھے ازمائیاں ۔۔ پر اک صفت نہ ہرگز پائی آکھ سناواں بھائیاں

جو اُسنوں غصہ مول نہ آوے کتنا کوئی ستاوے ۔۔ اک دن لیں کھجوراں قرضہ میں ول حضرت آوے

وعدہ نال میری ونجہ کیتا دین دُنی دے سائیں ۔۔ دل وچہ کہیا میں اج ازماواں پاک محمد تائیں

وعدوں اگے قرضے والیاں منگیاں جا کھجوراں ۔۔ مندی لفظ ہزاراں بولے نال غصے دے گھوراں

اس کارن جو سرورؐ تائیں آوے طیش دلیوچہ ۔۔ جسنوں لویں نہ ہرگز دیویں سارے لوک گلے وچہ

خبری ایہ بد عادت تیری کس گل پاروں ہوئی
قرضہ لیکہ ہر اک کولوں کریں ادا نہ کوئی

بہت اصحاب اکٹھے ہوئے جاں میں شور مچایا
اج نبیؐ نوں غصہ چڑھسی دلوچہ منا پکایا

لگے حضرت کلّے آہے تے ہن یار بھی آئے
لگے نالوں ہور زیادہ لفظ بے ادب سنائے

ہیں جیوں جیوں کراں بے ادبی حضرت نرم کلاماں کرد ے
ویکھ عمرؓ نوں غصہ چڑھیا قبضے تے ہتھ دھردے

آکھیا ہن یہود کمینے کرا دنویں گفتاراں
حق نبی سرور دے تیری گردن سروں اتاراں

حضرت عمر کہے پھر سرور آکھیا میرے تائیں
توں کیوں نہ آکھیا مینوں اسدا قرضہ جلد ادائیں

عمر کہے یا سرور عالم مینوں حکم سنائیے
کی کجھ قرضہ اسدا حضرت جاکر جلد ادا یئے

نبیؐ کہیا پھر دیکر قرضہ کرنی طلب معافی
بھی دس سیر کھجوراں اسنوں مالوں دینا وافی

سخت کلاموں اسدی دلنوں جو تساں رنج پہنچایا
اُسدی بدلہ راضی کرنا حکم رسولؐ سنایا

ویکھ یہودی حلم نبیؐ دا کلمہ بول سنایا
بیشک سچ پیغمبر جسدی موسیٰ خبر لیایا

ہوکر مسلم اُس نے دسّی کُل حقیقت ماضی
حلم نبیؐ ازمادن کارن کیتی حیلہ سازی

در تحفہ رسولیہ درج است

چونکہ غریب آمدی از راہِ دُور
لطفِ نمودی و نشاند حضور

غریب مسافر پاس نبی دے جے کوئی دوروں آوے
نال محبت سرورؐ عالم اپنے کول بٹھاوے

بہت کرن دلداری اُسدی وانگ پیاریاں یاراں
راہیاں نال رفاقت بہتی کردے شاہ ابراراں

نام و وطن وعرف بہ پرسیدنیش
رحم نمودی و بخشیدنیش

پچھن نام وطن سب اوسدا عرف پیدائش جانی
شفقت رحم تے بخشش کانی کردے نبی حقانی!

رنج نہ کرد دلش از ہیچ کار
کرد ازیں حلم جہاں را شکار

رنج نہ کردے دل کسی دا دین دُنی دی کاروں
جو کوئی حلم نبیؐ وچہ آدے بچے نہ مول شکاروں

سب جہان خلق دی پاروں اک تصویر بنایا
تائیں خلق عظیم نبی دا رب صاحب فرمایا

نال محبت تیرے تائیں ہور اک بات سناواں
حلم حضور نبی سرور توں میں قربانی جاواں

حکائیت

بود نشستہ بہ مجلس رسولؐ
آمدہ یک شخص مسافر مجہول

اک دن بیٹھے مجلس اندر سرور نبیؐ الٰہی
در صحن مسجد پاک نبیؐ
مسجد نبویؐ دی بوجھ اُسنے سن توں میری بھائی
اصحاب چوں دیدند شعب ساختند
اصحاباں جد ویکھیا اُسنوں غصے اندر آئے
بے ادبی کیوں اسنے کیتی اسنوں شرم نہ آئی
پاک نبیؐ گفت کہ ای اہل نشست
ویکھ نبیؐ فرمان سناون اصحاباں دی تائیں
ایہہ جاہل مجہول بیچارا جانے خبر نہ کائی
زود در آنجائے نجاست طہور
جلدی اوس نجاست تائیں پانی گھت فوہاراں
اپنی ہتھیں اوہ نجاست دھوتی شاہ رسولاں
واواہ حوصلہ پاک نبیؐ دا دھن جلیندی مائی
تائیں پاک نبی دی اُپر خلق ایمان لیائی
نہیں کوئی ثانی پاک نبیؐ دا جسدا حکم بجا بیٹھے
کرن روایت حشر دیہاڑے ہوسی خلق تمامی
مشرق تھیں لے مغرب تائیں ایہہ بھی ذکر لیاون
جانی صفاں اُمت نبیاں ہوسی سنے کفاران

دور دوں کوئی مسافر آیا بالکل جاہل ساہی
کرد کز آں بے تمیز اجنبی
بے تمیزی یوں چا کیتا اوہوں خبر نہ کائی
از پئے تعزیر برو تاختند
مارن کارن کرن تیاری سخت کلام سنائے
ایہہ گھر ربدا بہر عبادت ذکر رسولؐ الٰہی
جُستن دلہائے غریباں بداست
بُرا دُکھاناں قلب غریباں نزد خداوند سائیں
اسنوں ادب نہ اس گل والا مسجد کی شے آئی
دلو بریزید ز آبِ طہور
پاک تمامی مسجد کیتی ہادی کل ابراراں
بہت کرن دلداری حضرت نال ظلوم جہولاں
ہر اک نال مروت کردے پاک حبیب الٰہی
احمق آکھن مسلماناں نے تیغاں نال نوائی
فرض اطاعت پاک محمدؐ اُپر خلق بنا بیٹھے
اکسو ویہہ صفاں سب ہوسن مومن خاص عوامی
اسی صفاں اُمت دیاں ہوسن پاک نبیؐ فرماون
ایہہ سب برکت حلم نبی دی دساں نال پیاراں

فائدہ یہ حلم یا رحم صرف دنیاوی معاملات کے ساتھ مخصوص تھا کہ جس سے خداوند پاک کی نافرمانی نہ ہو ورنہ دین کے معاملہ مثلاً چوری - زنا - شراب - بہتان - جُوا - سود خوری - ڈاڑھی منڈانا - لبیں دراز رکھنی وغیرہ گناہ کبیرہ کے مرتکب کو بڑی بڑی سزائیں بھی دیتے تھے - حتیٰ کہ کسی کی چادر ٹخنے سے نیچے دیکھتے یا کسی بچے کو زیور پہنا دیکھ لیتے تو آپکا چہرہ مبارک سُرخ ہو جاتا تھا - مگر ویسے آپکا سلوک غلاموں کے ساتھ بڑا رحیمانہ تھا - اُنکی طاقت کے خلاف کوئی کام نہ فرماتے اور سب کو آزاد کر دیتے - اور پھر وہ غلام آپکے خلق سے مسخر ہو کر کہیں نہ جاتے -

حکائت در نظم

اکدن پاک محمدؐ سرورِؐ عالم جنگل طرف سدھانے ۔۔۔ یاراں کولوں دور لگایا ڈیرہ نبیؐ ربانے
ستے نال خوشی دے حضرت ہیٹھ درختے بھائی ۔۔۔ ٹنگی تیغ درختے اُپر خاص حبیب الٰہی
اک شخص کمینہ دشمن دوروں کرکے آگیا دھایاں ۔۔۔ پاک نبیؐ دی سر تے آکر بولیا کر دڑیایاں
اُٹھ محمدؐ آکھیوں اج ستوں کافر بول سنادی ۔۔۔ میری ہتھوں جان تساڈی دس اج کون بچاوی
نبیؐ کہیا نگہبان میرا رب ہر دم شام صباحیں ۔۔۔ حافظ ناصر رب بچاسی اج اساڈی تائیں
پاک نبیؐ نے رب سچے دا جسدم نام لیاسی ۔۔۔ ڈگی تیغ کافر دی ہتھوں تھر تھر کنب گیاسی
اوہو پھڑ تلوار محمدؐ مشرک نوں فرماوے ۔۔۔ میری کولوں دس ہن تینوں کیہڑا آن بچاوے
تاں پھر مشرک عرض سناوی سرور عالمؐ تائیں ۔۔۔ تیری حلم کرم دیہا جھوں میں بچ سکدا ناہیں
کر کے معاف سنایا اُسنوں جا جتھ مرضی تیری ۔۔۔ ہر دم سانوں رب بچاوے کری حفاظت میری
جسدم اسنوں دیہن معافی سرور نبیؐ سچاواں ۔۔۔ کلمہ پڑھ کر ہو گیا مومن آکھے کتول جاواں
تیری خلق تحمل اتوں میں ہویا قربانی ۔۔۔ کتے نہ جاوی ملیا جسنوں ہادی نبیؐ گرامی
پھر جا آکھے مشرکاں تائیں سنو عزیز بھراؤ ۔۔۔ برحق پاک رسولؐ محمدؐ جلد ایمان لیاؤ
بہتیاں لوکاں پاک نبی پہ جلد ایمان لیاندا ۔۔۔ بچگئے نار جہنم کولوں نیک نصیب جنہاندا
حلم نبیؐ تھیں کلمہ جاری مشرق مغرب تائیں ۔۔۔ خلقوں خلق سواری داواہ دین دُنی دی سائیں

فصل پنجم دربیان خصائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ترمذی شریف میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے۔ جس کا ترجمہ ایک عاشق رسولؐ نے اس طرح کیا ہے۔

عائشہ گوید کہ رسولؐ کریم ۔۔۔ بود بما بر سر خلق عظیم
حضرت عائشہ کرن روائت کل مومناں دی مائی ۔۔۔ بہتا خلق اساتھے رکھن پاک حبیبؐ الٰہی
ہیچ گراں خاطر ما را نہ خست ۔۔۔ از پئے خدمت کمر خود بہ بست
کدی نہ رنج اسانوں کردی پاک رسولؐ غفاری ۔۔۔ خدمت کار کرن دی خاطر آپے کرن تیاری
شیر بدو شیدی و آتش فروخت ۔۔۔ جامہ و نعلین چو نشد پارہ دوخت

دُودھ پچوون خود اپنی ہتھیں نالی اگ جلاون
خود نہ طلب کرد طعام و شراب
آپ نہ منگن حرماں کولوں حضرت کھانا پانی
گر نہ بودے ہیچ بخانہ طعام
جے گھر ہے نہیں کھانا جدن عرض سنائی جاوے
عائشہ کہے اساں پاک نبی سنگ ڈاہ وا عمر لنگھائی
ہر حرماندی سرورؐ عالم کردے حق ادائی
حضرت انسؓ روائت کردا نوکر پاک نبی دا
پہلوں کرن سلام محمدؐ ملتے والے تائیں
جد تک پہلوں ہتھ نہ چھوڑے بھی پھر منہ بھاوے
بہن برابر صف دے اندر اگاں نہ ہرگز ہوندے
مجلس او مجلس علم و ادب
مجلس علم ادب دی آہی پاک محمد والی
بڑی شہانہ مجلس آہی اوس سخی سرورؐ دی
چوں سخن آغاز نمودے رسولؐ
شروع کلام کرن جس ویلے سرور کل نبیاں دی
عزت وودھ نہ مول کسے دی نبیؐ محمد ناوں
جیونکر رب فرمان سناوے وچہ قرآن گواہی
تویں اصحاباں پاک نبیؐ دیاں کرکے عمل وکھایا
انسؓ روائت کردا حضرت پچھن جاں بیماراں
دعوت کرن قبول غریباں دار می اندر آوے
دیہن لگام جو اُسدی نائیں چھل کھجوروں آہی
حضرت اکثر خچر اُوٹھاں گھوڑیاں تے بھی چڑھدے
مائی عائشہ کرے روائت حضرت نبی گرامی
برائی دا بدلہ نال برائی ہرگز مول نہ لیندے

جُتی ٹٹ جاوے تاں گنڈھن ٹاکی کپڑیاں لاون
ہر چہ کہ دادیم بخوردے شتاب
جداوہ آپے پیش لیاون کھاندے نبیؐ حقانی
گفتے کہ شد نیت مادر صیام
تاں پھر کہندے میرا روزہ طلب نہ کجھ فرماوے
کسے حرم دے نال نبی نے سختی نہیں فرمائی
واہ وا حوصلہ پاک نبیؐ دا دھن جینندی مائی
ادلوں سوواری ہیں نوکر حضرت انسؓ ولی دا
کرن مصافحہ نال ہتھاندے سرور دو سرائیں
اُتنی دیر حبیبؐ ربانا پاسے نہ پرتاوے
بیٹھن دو زانوں وچہ مجلس ادب تمام سکھوندی
جز بہ اجازت نہ کشادند لب
باہجہ اجازت کوئی نہ بولے مال ملک دا والی
سب نیڑوانے سیس نواون خیر منگن اس در دی
جملہ سر افگندہ شدندے قبول
سر نیواں چپ بہن اصحابی ادب کنوں شرماندے
کرن اصحابؓ آواز نہ اُچا ڈردے ایس خیالوں
حضرت دی آوازوں اُچی کرو آواز نہ کائی
نہیں تاں عمل ہوون سب ضائع سخت حکم فرمایا
جد کوئی مرے جنازے ولدی حضرت نال پیاراں
کرن اسواری کھوتے اُتے حضرت انسؓ بتاوے
ایہ اسواری خیبر جنگ وچہ کیتی نبیؐ الہی
ایہہ کم تکلف کولوں بہت کنارہ کردے
وچہ بازار نہ بہتا بولن جیویں ہیو عوامی
بلکہ خوش خلقی دی پاروں ترت معاف کریندے

ہیچ گراں خاطر مارا نہ خست

جو کرن احسان غریباں اُتے میر کر دوست پیارے

ایہہ بھی کری روائت عائشہ صحیح گفتار نبیؐ دی

بود کلام شاہ عالی مقام

کلام محمدؐ سرور سندی عالی شان شہانی

واضح سن اکد وجے نالوں کلمے نبیؐ حقانی

مختصر تے جامع پکّی سب کلام حضورؐ دی

محفل وچہ نبیؐ دی جیکوئی آوے نال عقیدی

جد اک کلمہ کہندے ٹھہرن دوجا پھیر سناون

جاں تک سننے والی تائیں پوری سمجھ نہ آوے

چوں نبیؐ پاک سخن در شدے

جد جھہ پڑھن محمدؐ سرور یا جھہ کہن زبانوں

لباں مبارک جد دم کھولن موتی مُنہ تھیں جھڑدے

رجن وچہ نہ آوے کوئی سُن گفتار رسولی

یارب مجلس پاک نبیؐ دی فضلوں بخشیں سانوں

بھی آب دہان نبیؐ تھیں مٹھے ہودن پانی کھارے

ستیاں اکھیں نیند نبیؐ نوں دل دائم بیداری

بغلاں وچہ نہ وال نبیؐ نوں رہنے صاف بنایاں

جیونکر جابرؓ کری روائیت دارمی اندر آوے

ام سلمہؓ تھیں ہور روائیت راوی خبر سناون

سب مقام خوشی دی اُتے مڑ ہکا ورتیا جاوے

ختنہ شدہ تولد ہوئے ناف بریدہ آہی

پیدا ہوندیاں سجدہ کیتا اُپر زمیں جب ڈالے

وقت پیدائش مائی ڈٹھا نور کنوں چمکارا

جاں گرمی دھپ زیادہ ہودی بدّل کردی سایہ

از پئے خدمت کمر خود نہ بست

اسیں دیا نگے بدلہ بھنوں جاں آون دربارے

گن سکدی اسیں حرف تمامی واہ واہ ثنا حمیدی

افصح و اعلیٰ و بدیع النّظام

فصیح بلیغ جہانوں ودھ کے نال کوئی اُسدا ثانی

روشن جیونکر موتی لڑیاں بولن جدوں زبانی!

نیڑے دوروں سب کوئی سُندا ہکو جیہی پوری

نیڑی بہے یا دور بلاشک روشن ہودن دیدی

کدی کدی اک بات جو ہوی ترے ترے بار دُھراون

تدتک اگاں رسول ربانا نہ فرمان سُناوے

شعلۂ نور از دہنش بر شدے

مُنہ تھیں شعلے نوری نکلن جیوں بجلی اسمانوں

وند چنبے دیاں کلیاں دانگوں منہا وانگ بدر دی

دل چاہے جو بولی جاون خاص نبیؐ مقبولی

جو کوئی دشمن پاک نبیؐ دی رکھیں دور انہانوں

طفل چکھن تاں روز تمامی دودھ نہ پین پیارے

تے احتلام اُباسی کدی نہ آئی عمراں ساری

کستوری تھیں ودھ پسینہ دساں مومن بھایاں

کری معطر پاک محمدؐ جس گلیوں لنگھ جاوے

مڑ ہکا حضرت سب اصحابیؓ عطراں وچہ ملاون

سوہنی خوشبو کستوری تھیں اُسدی وچوں آوے

صاف نجاست میلوں آہا بدن رسول الٰہی

فلکاں طرف اُٹھائی اُنگل کہیا عزیزی والے

شام ولایت تیکر آیا مُلک نظر وچہ سارا

سایہ پاک نبیؐ دا ناہا وچہ حدیثاں آیا

رد تنی شمس قمر دی کوں سائے سب دسیون
پر جیدی روشنی وچ اونہاں تھیں کیکر ظاہر تھیون
ایسے کارن رب نبی نوں آکھ چراغ بلاوے
جتھے سورج جن نہ پہنچے اوتھے چانن لاوے
تاہیں پاک نبیؐ دا سایہ نظر نہ بالکل آوے
جو سائے نوں بے ادبی تھیں رب کریم بچاوے
تاں جو سائے حضرتؐ اُتے پیر نہ کوئی دیوے
سایہ رہندا عرشاں اُتے سوہنی شان سوہیوے
مکھی بھی نہ پاک نبیؐ پر جُوں نہ سر گھ پیندی
نہ اسواری ادب نبی تھیں بول براز کریندی
مطلب ایہ جو گھوڑے خچر اونٹ پیشاب کر دی
جد تک حضرتؐ اُپر ہوون مول نہ چارہ چردی
وقت میثاق الست پر تکیہ خالق جد فرمایا
سب تھیں اول پاک محمدؐ بول بلٰی فرمایا
سب نبیاں نوں دھرتی اُتے پر رب معراج کرایا
نال محبت سرور تائیں عرشاں تے منگوایا
پاک نبیؐ نوں دیدالٰہی بخشش ہوئی ارزانی
موسیٰ عرض زیارت کیتی آکھیا لن ترانی
بھی جنگ جدالاں وچہ فرشتے آون سب امدادی
ہر دم وافر پاک نبیؐ پر شفقت پاک خدا دی
جد دم صور قیامت کولوں خلق بہوشی پاوی
سب تھیں اول روضے وچوں سرورؐ باہر آوی
قضاولدے رب پاک نبیؐ نوں عجیب براق سواری
ستر ہزار فرشتے ہوون اندر تابعداری
سبھی طرف عرش دے ملسی جا ہگہ پاک نبیؐ نوں
نوری کرسی دی رب سچا اپنے خاص ولی نوں
وچہ درگاہ خداوند والی ملسی شان وزیری
دور کری رب اُمت والی اُسدا غم دلگیری
مقام محمود حبیب اللہؐ نوں بخشش ہوسی سرکاروں
لواء الحمد تعریفی جھنڈا ہتھ وچہ پھڑن پیارو
سنے اولاد آدم صفی اللہ ہیٹھ جھنڈے دی ہوسن
مُرسل نبی بھی تابع ہو کر پاس جناب کھلوسن
بھی سب تھیں اول جنت والا حضرتؐ قفل لہاون
طرا کشادہ مکان وسیلہ رب تھیں بخشش پاون
امت سرور عالم تائیں بہت ملن وڈیایاں
اسماعیل بطور نمونہ دسیاں مومن بھایاں

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَئَلَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَیْنَ جَبَلَیْنِ فَاَعْطَاہُ فَاَتٰی قَوْمَہٗ فَقَالَ یَا قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَوَاللّٰہِ اَنَّ مُحَمَّدًا یُعْطِی مَا یَخَافُ (رواہ مسلم) ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ سائل نے حضور سے دو پہاڑوں کے درمیان کچھ بکریاں طلب کیں۔ حضور نے فی الفور سب دیدیں۔ تو وہ شخص اپنی قوم کے پاس جا کر کہنے لگا کہ اے قوم! سب لوگ سچے دل سے حضور محمد مصطفیٰؐ کا کلمہ پڑھ لو کیونکہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ حضور بلا خوف فقیری و غریبی سب کچھ دیدیتے ہیں۔ اور حضرت جابرؓ سے روایت ہے۔ کہ ہم نے کبھی حضور کو اس حالت میں نہیں دیکھا کہ حضور سے کوئی سوال کرے اور آپ نے یہ فرمایا ہو کہ میرے پاس کچھ نہیں یا میں نہیں دیتا۔ یعنی جو کچھ موجود ہوتا دیدیتے یا آئندہ

نے کا وعدہ فرما دیتے ۔ چنانچہ فارذق شاعر نے کمال کہا ہے ؎

مَا قَالَ لَا قَطُّ اِلَّا فِی تَشَہُّدِہٖ — لَوْلَا التَّشَہُّدُ کَانَتْ لَاؤُہٗ نَعَمْ

ہرگز لا نہ آکھن سرور کلمے یا ہجہ پیارے — جے نہ ہوندا کلمہ تاں لا ہوندا نعم سوہارے

جیونکر فارذق دے وچہ شاعر لکھیا ایہہ نذرانہ — اونویں عرض فقیر سنا وی پڑھ تقصیر نمانان

نرفت کلمہ لا بر زبان بر علا — مگر یا اشہد ان لا الہ الا اللہ

کدی زبان رسول اوپر لا نہ ہرگز آیا — مگران لا نفی جنس دا جو کلمے وچہ آوے

ہر ہر وقت نعم فرماون لا نہ کہن زبانوں — میں نہیں دیندا کدی نہ آکھن سن مسلمانوں

پیشاب کیتا اک رات نبی نے رتن دیوچہ بھائی — فیرے ڈولن نوکر تائیں پا نہ رہ گیا کائی

پانی جان کسے اصحابی پی لیا اسدی تائیں — خوشبو لذت وددھ مٹھا ہوئی کیا صفت سنائیں

ساری عمراں اسدے کولوں خوشبو بیحد آوے — کی کی صفت حضور نبی دی اسماعیل سناوے

فصل ششم انعامات خاص جو حضور کے سوا کسی نبی کو نہیں ملے

صحیح بخاری وغیرہم میں حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور رحمۃ اللعالمین نے فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِسِتَّۃٍ لَمْ یُعْطَھُنَّ اَحَدٌ مِّنْ قَبْلِیْ ترجمہ مجھے تمام انبیاء پر چھ فضیلتیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں ۔ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَۃَ شَہْرٍ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا (۱) اور مجھے ایک ماہ کے سفر کے فاصلہ تک فتح کرنیوالا رعب عطا ہوا ہے کہ یہاں بیٹھے ہوئے ایک ماہ کے سفر کی راہ تک لوگ کانپتے ہیں ۔ اور تمام زمین (۱) میرے لئے مسجد بنائی گئی ہے تیمم (۲) ۔ پانچ وقتی نماز (۳) باجماعت ۔ مال غنیمت (۴) ۔ شفاعت کبریٰ (۵) ۔ جامع الکلم (۶) ۔ کہ ایک ایک بات میں گویا سمندر بند ہوتے تھے اور روایات میں حضور کی پندرہ فضیلتوں کا ذکر بھی آیا ہے ۔

نظم پنجابی

مال غنیمت (۱) ساڈے کارن بخشش ہویا سرور دا — زمیں تمامی (۲) اقصیٰ دے لنگوں کیتی تسوں پیار دا

پنجے وقت (۳) نماز تے وضو (۴) عضوے دھونے (۵) سارے — بانگ جماعت (۶) شرف اقامت (۷) ایس امت نوں سارے

عید (۸) نماز جمعہ (۹) دی بخشی تے روزے (۱۰) رمضانوں — آخر بقر (۱۱) دور جو دو آیتاں آیت الکرسی (۱۲) جانوں

(۱۳) (۱۴) (۱۵)

لیل القدر تے فاتحہ سورۃ ملی شفاعت کبریٰ | حرمت پاک نبیؐ تھیں ملیا مسلماناں نوں بخرہ
ایہ انعام رسولاںؐ وچوں کسے نہ ہرگز پائے | خاص حبیب محمدؐ اوتے رب نازل فرمائے
کرن روایت فاتحہ ربنے جد نازل فرمائی | تاں مردود شیطان پکارا رو کر کری دوہائی
ہائے افسوس جو محنت میری ہن برباد ہو جاوے | فاتحہ پڑھنے والا مومن ہینتھے غالب آوے
ہن کوئی شخص محمدیاں تھیں دوزخ جاسی ناہیں | برکت فاتحہ سورۃ پاروں بخش دیسی رب سائیں
شان رسولیؐ دنیا وچہ رب تھوڑی کیتی ظاہر | یوم الحشر تجلی ہوسی عقل قیاسوں باہر
خاص مرید نبی دی یاروں عزت وافر پاون | ہتھاں نوں چک وڈھن کافر رو رو کے پچھتاون
ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ حکم ہویا سرکاروں | راضی کراں محبوبا تینوں آکھیا شوق پیاروں
بس میاں پھر قدم نبی دی تینوں آکھ سنایا | بیفرماناں روز قیامت درد عذاب سوایا
جمیا کون انعام رسولیؐ گن کردسے سارے | جبرائیل مقرب ورگے ہار کھلو تے سارے
یارب بخشیں مینوں نالے دوست یار سبھی نوں | روز قیامت ساری مومن ملن حضور نبی نوں

فصل ہفتم در بیان حضورؐ کی خوش طبعی

گاہ با اصحابؓ نمودے مزاح | گاہ ز اصحاب شنودے مزاح
کدے اصحاباں دے سنگ حضرتؐ کردے خوش گفتاراں | کدی خوش طبعی دیاں باتاں سندے پاس یاراں
سوہنی طرز دوں ہاسہ کردے گند نہ کرن مزاحاں | حجت مخول نہ کرن کسینوں وانگ خراں گستاخاں
خوش طبعی سردار نبی دی روشن کردی سینہ | ہگراں جھوٹھ نہ جو چہ ہووے وانگ جہول پیدیناں
سخن حقیق لطیف ہمیشہ کردے نبیؐ حقانی | سندیاں ساریاں ہی دلدی جاندی اُڈ تمامی

مطائبہ اوّل

زال زنے آمدہ نیکو سرشت | گفت دعا کن کہ روم در بہشت
اِک بڈھی عورت پاس نبیؐ دے آ کر عرض گذارے | دعا فرماؤ جنت جاواں یا سردار پیارے
گفت نبیؐ پاک کہ اے خوش بیاں | زال نہ ہرگز رود اندر جناں
خوش طبعی دے پاروں اسنوں تاں فرمان سناون | بڈھے بڈھیاں جنت اندر ہرگز مول نہ جاون
زال چوں بشنید دلش شد دو شق | گفت علاج نہ بر تقدیر حق

سُندیاں دل بڈھڑی دا پھٹیا رو رو حال سناوے ہائے تقدیر ربانی لگے چارہ پیش نہ جاوے

کردے بسے گریہ فغان چنیں گفت نبیؐ پاک نخور غم چنیں

بہتی گریہ زاری کرکے مائی شور مچایا رحمت عالم نال محبت خوش فرمان سُنایا

منتظر رحمتِ غفّار باش خفتہ دلے چیست بیدار باش

رکھ اُمید خدا دی رحمت ہردم ٹھاٹھاں مارے سُتا قلب جگاویں اپنا جاگن بخت تمہارے

پیر شود روز قیامت جوان بعد ازاں خوش رود اندر جنان

حشر دیہاڑے بڈھڑی بڈھڑے سب جوان ہو جاون داخل ہوون جنت اندر عیش مراداں پاون

زال چون شنید دلش شاد شد خانۂ ویرانہ اش آباد شد

سُن خوشخبری بڈھڑی مائی بہت خوشی وچ آئی گھر ایمان آباد دی پائی بولے حمد الٰہی

کوہڑ بیماری ہر اک والی دور کرے رب سائیں اکو عمر سبھناں دی ہوسی وچہ مقام جنائیں

مطائبہ دوم

گفت بہ یک سادہ دلے بے زکا خواہرِ خالِ تو چہ باشد تُرا

اک سادہ دل گُند ذہن نوں حضرتؐ نے فرمایا بھین تیری مامے دی ہووے توں کی ساک بنایا

سادہ از فکر فرو کرد سر کرد تبسّم شاہِ عالی قدر

اوہ گُند ذہن حیران قیاسوں دل فکراں وچ پایا حیرت اُسدی ویکھ نبیؐ نوں دل وچ ہاسا آیا

گفت چوں سادہ دل از ہوش شد مادرت از یاد فراموش شد

ہوش سلامت کر اے شخصا آکھیا نبیؐ غفاری تیری مامے دی ہمشیرہ تیری ماں پیاری

خوش طبعی دیاں ایہاں گلاں نبیؐ کرن سنگ یاراں جھوٹھ ملاپ ہرگز ہووے نیک ہوون گفتاراں

بخت بلند جنہاں نوں ملیا مجلس فیض رسولیؐ اسماعیلا دوزخ جاون کرن جو حکم عدولی

فصل ہشتم اُلفت حضورؐ با طفلاں و وفات ابوطالب

خاص کہ چوں بود رضیع او ولید بود براد شفقت و مہرش مزید

دودھ پیون والے جو ہون اکثر بال ایانے بہت محبت نال اونہاں دی کرن حبیبؐ ربانے

میوہ پھل فروٹ جے کدھروں آوے پاس شہاں دے پہلوں دیون بچیاں تائیں آپ پچھیرے کھاندے

نال حسینؓ امام حسنؓ دی بہت پیار کماندے
کدی اونہاندی مونہاں اندر پاون جیبھ پیار دے
جویں محمدؐ سرور عالم صاحبزادے پیارے
مہر نبیؐ بُد بہ صبیّ بیشتر
بچیاں نال جناب نبیؐ نوں بہتی شفقت آہی
میں قربان رحیم نبیؐ توں کی کی صفت سناواں

چاہن میریاں اکھیاں والا اُنس کنوں فرماندے
شوقوں سر مُنہ چم اونہاندا حکم جویں سرکار دے
اتنا ہور عزیز نہ کوئی اندر عالم سارے
بیشتر از مادر و بیش از پدر
ودھ کے ماں پیو تھیں کئی حصے حسن تول میرے بھالی
کراں اُمید جو وچہ مریداں میں بھی گنیا جاواں

حضورؐ کے کشتی کرنے کا بیان

مدارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ زمانہ آنحضرتؐ میں ایک پہلوان ہزار مرد نامی تھا۔ جس میں ہزار مرد کی طاقت تھی اور تمام روئے زمین کے پہلوانوں پر غلبہ حاصل کر چکا تھا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اسلام پیش کیا تو اس نے جواب دیا کہ یا محمدؐ میرے ساتھ کشتی کر لو۔ اگر آپ مجھ پر غالب ہو گئے۔ تو میں بلا عذر مسلمان ہو جاؤنگا۔ حضورؐ نے منظور فرمایا۔ اور تاریخ مقررہ پر مجمع عام میں اُسکو زیر کر دیا۔ اور وہ مع اپنے اہل و عیال کے مسلمان ہو گیا۔ لیکن یہ یاد رہے کہ حضورؐ آجکل کے پہلوانوں کی طرح زانو سرین ننگے نہیں ہونے دیتے تھے۔ کیونکہ ناف سے لیکر گھٹنوں تک جو بدن چھپانا فرض ہے چھپائے ہوئے تھے۔ اسی طرح پابندی پردہ کے ساتھ کشتی کرنا جائز بلکہ افضل ہے۔ مگر آجکل کے پہلوان جو سرین اور ران ننگے کر کے کشتی کرتے ہیں۔ شریعت کے برخلاف چل کر گنہگار ہو جاتے ہیں۔

ہجرت سے تین سال پہلے حضور کے ہمدرد چچا ابو طالب فوت ہو گئے جو ہر وقت کفار کی ایذا رسانی پر حضورؐ کی بڑی مدد کرتے تھے جسکا حضور کو بڑا صدمہ ہوا۔ مگر جب حضور فرماتے کہ چچا جان میں چاہتا ہوں کہ ان تمام مہربانیوں کے عوض آپکو جنت میں دیکھوں۔ لہذا آپ میرا کلمہ پڑھ لو۔ تو کہتے کہ بیٹا مجھے پسند نہیں کہ ساری عمر جو میرا سر اُونچا رہا ہے اب اُسکو اپنے سرین سے نیچا کروں یا باپ دادے کا رستہ چھوڑ کر نیا طریقہ اختیار کروں۔ اور اکثر محققین کے نزدیک مسلمان ہو گئے تھے۔ جو قریباً زیادہ صحیح ہے۔ وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰہِ۔

خطبہ چہارم (جو دو فصل پر منقسم ہے)

فصل اوّل دربیان معجزات النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم

قولہ تعالیٰ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ۔ ترجمہ قریب آگئی قیامت جبکہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا۔ اور کفار اس عظیم ترین معجزہ کو جادو کہتے ہوئے منہ پھیر رہے ہیں۔ شان نزول اس سورہ کا یہ ہے۔ کہ ایکدفعہ قریش نے آنحضرت کے پاس آکر کہا کہ یا محمدؐ اگر آپ اپنے دعویٰ نبوۃ میں سچے ہیں۔ تو ہمیں اپنے معجزے کی طاقت سے قمر آسمانی کو دو ٹکڑے کرکے دکھا دو۔ اسوقت چاند عین چودہویں رات کا پوری روشنی پر تھا حضورؐ نے انگلی کے اشارے سے دو ٹکڑے کر دیا۔ ایک ٹکڑا بدستور اپنی جگہ پر قائم رہا اور دوسرا کوہ حرا کے نیچے نظر آرہا تھا۔ پھر حضورؐ نے فرمایا کہ اب خدائے واحد لاشریک پر ایمان لاؤ۔ اُن میں کئی آدمی مسلمان ہوگئے اور باقی جادوگر کہتے ہوئے واپس ہوگئے۔ مگر بعض مفسرین کرامؒ نے شان نزول اس طرح بیان کیا ہے کہ ایکدن ابوجہل اور ایک یہودی حضورؐ کی ذات اقدس میں حاضر ہوئے اور ابوجہل نے کہا کہ یا محمدؐ آج ہمیں کوئی معجزہ دکھاؤ ورنہ آپکا سر مبارک تلوار سے جدا کر دیا جائیگا۔ حضورؐ نے فرمایا کیا معجزہ چاہتا ہے۔ تو ابوجہل نے دائیں بائیں طرف دیکھکر سوچا کہ کوئی ایسا مشکل معجزہ طلب کیا جائے جو جو کام اس سے نہ ہوسکے۔ یہودی بولا کہ جادوگر کا جادو زمین پر چلتا ہے۔ آسمان پر اثر نہیں کرسکتا لہٰذا کہنے لگے کہ آسمان پر جو چاند روشن ہے اس کے دو ٹکڑے کرکے ہمیں دکھا دو۔ حضورؐ نے انگلی سے چاند کی طرف اشارہ کیا تو چاند دو ٹکڑے ہوکر آدھا وہیں کھڑا رہا اور آدھا زمین پر اُتر آیا ابوجہل نے کہا کہ اسکو کہو کہ ملجائے۔ حضورؐ نے پھر اشارہ کیا تو وہ دونوں ٹکڑے ملگئے۔ یہ معجزہ دیکھکر یہودی تو فوراً مسلمان ہوگیا۔ اور ابوجہل نے کہا ہماری آنکھیں جادو سے بند کردی گئی ہیں۔ جس سے ہمیں چاند دو ٹکڑے نظر آیا ہے اگر سچ ہے تو جو ہمارے لوگ سفر کو گئے ہوئے ہیں۔ اُن کے واپس آنے پر معلوم ہو جائیگا۔ کہ وہاں بھی چاند دو ٹکڑے ہُوا تھا یا نہیں۔ مگر جب اُن لوگوں نے سفر سے واپس آکر بھی شہادت دی کہ وہاں بھی چاند دو ٹکڑے ہُوا نظر آیا تھا۔ تب بھی اُسکو ایمان نصیب نہ ہوا۔ اور جادو ہی پکارتا رہا اور دیگر کتب مبارکہ میں بھی شق القمر کے ثبوت موجود ہیں۔ تاریخ فرشتہ والے نے بھی گیارھویں مقالہ میں ذکر کیا ہے۔ اور مہابھارت کی کتاب دھرم پرم میں بھی بیاس جی مہاراج نے ذکر کیا ہے

کتاب الاسلام صفحہ ۴۶۶ پر۔ معجزہ مشتق ہے عجز سے یعنی اپنے غیر کو عاجز کرنیوالا۔ اور انبیاء علیہم السلام کے دعوائے نبوت میں تقویت دیتا ہے۔ غیر نبیؑ سے ایسا معجزہ صدور نہیں ہوتا۔ اور حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ کہ معجزہ ایک امر خوارق یعنی خلافِ عادت فعل صادر ہونیکو کہتے ہیں۔ جس سے دعوائی نبوت ثابت ہوتا ہے۔ اور جو خوارق عادت نبوت سے پیشتر ظاہر ہو اُسکو رہاص کہتے ہیں۔ جس کے معنی مکان کو پتھر و مٹی وغیرہ سے مضبوط کرنیکو کہتے ہیں۔ گویا اس میں استحکام امر نبوت کا ہے۔ **فائدہ** تمام خرق عادت امور چار قسم کے ہیں۔ (۱) جو کفار سے صادر ہو اُسکو استدراج کہتے ہیں۔ جیسا کہ فرعون کے کہنے سے دریائے نیل جاری ہوا اور قرب قیامت دجال سے بھی کئی خوارق ظاہر ہونگے وغیرہ (۲) جو عام مسلمانوں سے ظاہر ہوں اُنکو معونت کہتے ہیں۔ (۳) جو اولیائے کرام رحمۃ سے ظہور ہوں اُن کو کرامت کہتے ہیں۔ اور یہ سب قید نبوت سے علیحدہ ہیں۔ ان ہر سہ اقسام کو معجزہ نہیں کہہ سکتے (۴) جو نبیؑ سے ظاہر ہوں اور وہ دعوائی نبوت بھی کرے اُسکو معجزہ کہتے ہیں۔ اور سحر جادو و طلسم وغیرہ کو خرق عادت نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ اسباب سے ظاہر ہوتے ہیں اور اسباب سے ظاہر ہونیوالی خرق عادات نہیں۔ جیسے شفا مرض کا ساتھ ہے اور دوا حکیم و ڈاکٹر کا۔ اسی طرح چوری شدہ مال کیلئے فال وغیرہ لیجاتی ہے۔ اگر کوئی اسکو خرق عادات کہے تو اسکا اعتبار ظاہراً ہے حقیقتاً نہیں۔ یوں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات بیحد و شمار ہیں مگر بندۂ فقیر چند معجزات درج ذیل کرتا ہے (۱) سب سے بڑا معجزہ تو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن کریم ہے۔ اس سے پیشتر جملہ کتب میں تحریف واقعہ ہو چکی ہے مگر قرآن مجید میں تحریف بالکل ناممکن ہے بقول باری تعالیٰ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (پارہ ۱۴۔ سورہ حجر) **ترجمہ** ہم نے ہی قرآن کریم کو اُتارا ہے اور ہم ہی اِس کے محافظ ہیں۔ ظاہر ہے کہ جس کا محافظ خود اللہ جلّ شانہٗ ہو اُس میں کس طرح تحریف ہو سکتی ہے خواہ تمام دنیا کیوں نہ زور لگائے۔ اور قرآن مجید نے خود اپنے کلام الٰہی ہونے کا ثبوت پُرزور چیلنج کے ساتھ دیا ہے۔ **قولہٗ تعالیٰ** وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ط **ترجمہ** اے عالم اگر تمکو شک ہو کہ قرآن پاک خدا کا کلام نہیں بلکہ تمہارے زعم کے مطابق محمدؐ کی تصنیف ہے۔ تو اس کی مانند ایک تو سورۃ بنا کر دکھاؤ۔ جسکو ہم نے اپنے رسول پر اُتارا ہے۔ اور اللہ کے سوا اپنے بتوں شاعروں منشیوں کو مددگار گواہ بھی بنا لو اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ط اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ط **ترجمہ** پس تم ایسا ہرگز نہ کر سکو گے تو ڈرو اُس آگ سے کہ ایندھن اُس کا آدمی اور پتھر ہیں۔ اور وہ ایسے ہی کفار کیلئے تیار کر رکھی ہے (پارہ ۱۔ سورہ بقر) لہٰذا

قرآن پاک ایک بڑا کمال معجزہ ہے۔ کہ اس میں ایک ذرہ برابر بھی تحریف نہ ہوئی ہے اور نہ ہوگی
اور جو اہل تشیع کا گمان فاسد ہے کہ اصحاب ثلاثہؓ نے قرآن پاک میں بہت مقام پر تحریف کی ہے۔ (یعنی
جس طرح دیگر انبیاء علیہم السلام کا ذکر قرآن پاک میں ہے۔ اسی طرح اہلبیت کا ذکر بھی تھا جو حضرت
ابا بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ نے اڑا دیا) یہ صاف بہتان ہے کیونکہ اگر کسی جگہ سے وہ اہل بیت کا نام
اڑاتے تو اپنا نام درج کر دیتے ورنہ اُنکو کیا فائدہ۔ تمام قرآن پاک میں سوائے زیدؓ کے کسی اصحابیؓ
کا نام یا اُن کی اولاد کا نام نہیں لہٰذا معلوم ہوا کہ یہ تمام محض ان کا بکواس ہے۔ اور بعض شیعہ کہتے
ہیں کہ یہ قرآن اصلی نہیں بلکہ جو اصلی قرآن نبی کریمؐ پر نازل ہوا تھا۔ امام مہدیؒ کے پاس ہے۔ جو کہ اصحاب
کہف کی طرح سرمن رائے غار میں پوشیدہ ہیں۔ اور قرب قیامت کو ظاہر ہوں گے۔ تو اصلی قرآن لائینگے
یہ سب لغو عقائد ہیں۔ یہی قرآن پاک اصلی ہے جو شخص اس قران کے تحریف شدہ ہونیکا عقیدہ رکھیگا
وہ مطابق ارشاد الٰہی کے مرتد و لعین ہوگا۔ اگر مفصل دیکھنا ہو تو ماہ محرم تحفۃ المومنین میری تصنیف دیکھو

قرآن پاک کے متعلق غیر مسلم لوگوں کے خیالات

یوں تو قرآن پاک کی طلسماتی تعلیم پر زمانہ شاہد ہے اور پوری تفصیل کیلئے بڑے دفتر کی ضرورت ہے
مگر ناظرین کی خدمت میں معزز ترین اشخاص کی چند شہادتیں درج کرتا ہوں (۱) امریکہ کی سنائی
یونیورسٹی کے پروفیسر اعلیٰ مسٹر ہوورڈ نے ایکدفعہ لیکچر دیتے ہوئے فرمایا کہ ہم لوگ خواہ کتنا ہی انکار کریں
مگر واقعات کو مدنظر رکھکر یہ تسلیم کرنا ہی پڑتا ہے کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ وہ اس قوم پر حکومت
کر رہا ہے جو ازمنہ مظلمہ علیسائیوں کیلئے شمع ہدایت بنی رہی۔ اور جس نے اپنے علوم و فنون سے ہمارے
دماغوں کو سیراب و شاداب کر دیا۔ میرا خیال ہے کہ اگر اسلامی حکومتیں صفحہ ہستی سے نیست و نابود بھی
ہو جائیں تو بھی اسلام اور مسلمان دنیا سے نہیں مٹ سکتے۔ کیونکہ جو چیز ان کو حیات تازہ بخشتی ہے
وہ اُن کی کتاب قرآن ہے جو اصل کے اعتبار سے ایسی محفوظ ہے جیسا کہ اپنی پیدائش کیوقت آسمان پر
تھی۔ اس کا حال بائیبل کی طرح نہیں ہے۔ جو اپنی تمام مذہبی اور تاریخی خصوصیات کھو چکی ہے۔ اور
اُس کی تمام تعلیم بیرونی عقائد سے ملوث ہو چکی ہے۔ علیسائیت اور بت پرستی میں کوئی فرق نہیں رہا
اگر کوئی فرق کرنا چاہے تو ہرگز نہیں کر سکتا کیونکہ بت پرستی کے جراثیم نے علیسائیت کو چٹ کر لیا ہے
قرآن پاک ایک زندہ اور حیات بخش کتاب ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک کوئی چیز اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی
جتنی عزت قرآن شریف کی مسلمانوں کے دل میں ہے اُتنی ہمارے دلوں میں انجیل کی بالکل نہیں مسلمان

اپنے دل و دماغ اسلام کے حوالے کر چکے ہیں ۔ اور عیسائی رسماً یا بعض سیاسی وجوہ کی بنا پر اس کو مان رہے ہیں ۔ ہمیں یقین رکھنا چاہیے کہ اگر قرآن مجید کی تعلیم کا صحیح ظہور ہوا تو سب سے پہلے اور زیادہ عیسائیت کو نقصان پہنچیگا ۔ (نقل در کتاب الاسلام مؤلفہ قبلہ سید نذیر الحق صاحب مدفیضہ) (۲) مسٹر کامس کارلائل صاحب فرماتے ہیں کہ سب سے بڑی خوبی قرآن مجید کی اس کا خالص اور اصلی ہونا ہے ۔ میری دانست میں قرآن مجید کا وصف یہ ہے کہ ہر لحاظ سے سچا ہے (۳) مسٹر مہاتما گاندھی جی کا ارشاد ہے کہ میرے نزدیک قرآن کریم کی یہ خوبی بہت اعلیٰ ہے کہ اس کی تمام تعلیم فطرت انسانی کے مطابق ہے (کتاب الاسلام صہ ۱۷۹) لہذا آپ کا پہلا معجزہ قرآن کریم اور دوسرا شق القمر ہوا ۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنِّی الاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَکَّۃَ کَانَ یُسَلِّمُ عَلَیَّ الخ ترجمہ جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں پہچانتا ہوں اس پتھر کو جس نے مجھے نبوت سے پہلے کہا تھا کہ یا رسول اللہ اسلام علیک دوسری روایت میں اس طرح آتا ہے کہ فرمایا نبی کریم نے کہ جس شجر و حجر کے پاس سے میں گذرتا سب کہتے اسلام علیک یا رسول اللہ (بخاری و مسلم)

نظم پنجابی

ابو ہریرہ کرے روایت مسلم اندر آوے
وچہ نماز محمد ویکھیاں گردن قدم دھریاں
اتفاقوں جاں رحمت عالم کعبے اندر آئے
قصد کیتا ابو جہل کمینے گردن قدم ٹکاواں
اچن چیتی پچھلے پیریں دوڑدا ہویا مڑیا
مطلب ایہ جو مارن والا اُسنوں پچھاں ہٹاوے
دوست آکھن ابو جہل نوں کیوں اتنا گھبرایوں
آکھے حائل آتش ہوگئی رستے اندر کھائی
عظمت ویکھ نبی دی لوکیں بہت ایمان لیائے
نبی کہیا جے میری نیڑے ڈھکدا اج دیہاڑی
واہ سبحان اللہ کیا عظمت سرور شاہ رسولاں

ابوجہل اک روز تناندی کھاکی قسم سناوے
اوپر زمین دے گردن رگڑاں بہت اذیت دیساں
ابوجہل نے ویکھیا حضرت پیا نماز ادائے
جدم سجدی اندر ہوئے پاک رسول سچاواں
گویا اُسدا بدن تمامی نال النبے سڑیا
جدی رب کرے نگہبانی کیکر غلبہ پاوے
قسم مطابق کم نہ کیتا پرت پچھاں ول آیوں
قہروں آتش لاٹاں والی مینوں ساڑن آئی
پر ضدوں ابوجہل انکارا کر انکار سنائے
ٹکڑے ٹکڑے کر دی اُسنوں ملک مقرب پیاری
کی جانے ابوجہل نکارا جاہل شاہ جھولاں

عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ الاِسْلَامِ بِمَقْدَمِ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَھُوَ فِی الاَرْضِ الحدیث ترجمہ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے سُنا عبداللہ بن سلام سے کہ جناب محمدؐ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ شریف سے مدینہ منورہ کی طرف آرہے تھے۔ اور میں اُسوقت اپنے باغ میں میوہ توڑنے میں مصروف تھا اور مجھے فرصت نہ تھی مگر تاہم کام چھوڑ کر سرکارِ رسالت میں پہنچا۔ اور عرض کی کہ حضورؐ تین چیزوں کا علم سوائے نبیؐ کے کوئی نہیں جانتا وُہ باتیں مجھے بتادیں اگر آپ سچے نبی ہو (۱) قیامت قائم ہونیکی نشانی کیا ہے۔ (۲) جنتیوں کو پہلا کھانا کونسا ملیگا (۳) لڑکا کبھی عقل وسیرت میں کے ماں کے مشابہ ہوتا ہے اور کبھی باپ کے اسکا کیا مطلب ہے؟ اُسوقت جبریلؑ نے آکر تینوں اُمور کی خبر دی اور آپنے حسب ذیل جواب دیئے۔ (۱) بڑی نشانی قیامت کی یہ ہے۔ کہ مشرق کی طرف سے آگ نمودار ہوکر تمام لوگوں کو دھکیل کر مغرب کی طرف اکٹھا کریگی۔ (۲) سب سے پہلے اہل جنت کو اُس مچھلی کے جگر کا کباب ملیگا جس کی پشت پر زمین رکھی ہوئی ہے۔ (۳) اگر بوقت دخول مرد کی منی عورت کی منی پر غالب آوے تو بچوں کی سیرت صورت عادات باپ کے مشابہ ہوگی۔ اگر عورت کی منی مرد کی منی پر غالب آوے تو اولاد ماں کے مشابہ ہوگی۔ جب حضورؐ نے تینوں جواب صحیح دیئے تو عبداللہ بن سلام مسلمان ہوگئے جو کہ پہلے یہودی تھے اور تورات کے بڑے عالم تھے اُن کا نسب نامہ حضرت یوسف سے ملتا تھا اور سب اوصاف حضورؐ نبی کریم کے تورات میں پڑھ چکا تھا اور بطور آزمائش حضورؐ سے سوال کرکے مسلمان ہوگیا۔ اور مسلمان ہونیکے بعد کہا کرتا تھا۔ کہ یارسول اللہ واقعی ہم یہودی ہونیکی صورت میں بھی آپکو اسطرح پہچانتے تھے۔ یعنی جس طرح اپنی اولاد کے نسب پر کوئی شک نہیں کرتا اسی طرح آپکی نبوۃ پر بھی کوئی شک نہ تھا۔ مگر ضد اور بدنصیبی کے باعث کلمہ شریف نہ پڑھتے تھے۔ جیساکہ سورۂ بقر میں ہے۔ (۶) عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ لَنَّا یَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ کُرْیَۃٌ شَدِیْدَۃٌ (الحدیث) جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ جب ہم جنگ احزاب کے وقت مدینہ منورہ کے اردگرد برائے روک معاندین اسلام خندق کھود رہے تھے اتفاقاً ایک پتھر ظاہر ہوا ہم نے عرض کی یارسولؐ اللہ ہم سے بوجہ بھوک کے پتھر نہیں توڑا جاسکتا۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے گینتی دو آپنے پتھر پر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر ضرب لگائی۔ پتھر ریزہ ریزہ ہوگیا۔ اور اُس سے شعلہ آگ کا اُس زور سے بلند ہوا کہ مدینہ شریف کے دونوں طرف روشنی ہوگئی۔ شارحین حدیث کا بیان ہے کہ غیب سے ندا آئی کہ یا محمدؐ آہستہ ضرب لگانا کہیں تمام زمین ہی نہ پس جائے

نظم پنجابی

تین دناں دی بُھکھے آہے سرورؐ نبیؐ پیارے	آکھیا جا گھر بیوی تائیں جابر یار سوہارے

رمیلہؓ بنت معوذؓ انصاری جہکو کار سیانی ‏ کرو تیار شتابی کھانا کارن نبیؐ حقانی
جیکر پکا کھانا ہووے ویدیہو جلد اسانوں ‏ بی بی پکڑ وکھادی ساڈھے ترائے سیر جواں نوں
جابرؓ آکھے آنا اسدا جلدی کرو تیاری ‏ آپ کریندا ذبح بٹھورا کارن نبیؐ غفاری
اکو بکرا گھر ہیں او نہاندی وچہ حدیثاں آیا ‏ الفت رحمت عالمؐ کارن فوراً ذبح کرایا
گنہر کے آنا بی بی صاحبہ گوشت جلد پکا دی ‏ چپکا سد رسولؐ لیاویں ہور نہ کوئی آدی
اس پارون جو بالکل آنا گوشت تھوڑا آیا ‏ ہووے نہ ندامت سانوں کرکے عرض سنایا
جاکر جابرؓ پاک نبیؐ نوں ہولی عرض سنائی ‏ چلکر روٹی کھاؤ حضرتؐ دعوت اساں پکائی
تھوڑی کھانیوں ڈردا جابرؓ ہولی عرض کریندا ‏ مگراں پاک محمدؐ سبھناں تھوں سد کریندا
ساڈی جابرؓ مردر بانے دعوت اج پکائی ‏ نال اصحاباں گھر جابرؓ دے آگئے نبیؐ الٰہی
گوشت آئے دیوچہ حضرتؐ لب مبارک پاون ‏ روٹیاں جلد پکاؤ حضرتؐ رمیلہؓ نوں فرماون
اپنے ہتھیں روٹیاں گوشت سرورؐ نے ورتایا ‏ رج کھادا دہ سو اصحاباںؓ راوی ذکر لیایا
کھاکے قسم سناندا خبراں جابرؓ مرد حضوری ‏ چے میں ہانڈی دیول ڈٹھا بھری برابر پوری
اسماعیلا کی سناویں صفت رسولؐ غفاری ‏ روشن ہوگئے طبق تمامی ہانڈی کون بچاری
آنا او نویں وچہ کتنا لی گھٹیا مول نہ کوئی ‏ برکت لب سردار محمدؐ اسوچہ ظاہر ہوئی
ایویں ہور ہزاراں معجزے وچہ کتاباں آون ‏ مومن سچ یقین لیا کر جنت اندر جاون

عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلْنَا وَادِیًا اَفْیَحَ فَذَھَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (الحدیث) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول خدا کے ہمراہ ایک جنگل میں جا رہے تھے کہ رسولؐ خدا قضائے حاجت کو گئے مگر وہاں کوئی ٹیلہ وغیرہ پردہ نہ تھا کہ آپؐ روپوش ہوتے پس دو درختوں کو فرمایا کہ تم دونوں میرے واسطے پردہ کرو۔ پس دونوں درخت آپس میں جلدی سے مل کر آپ کے گرد لپٹ گئے اور پردہ کر دیا۔ جب آپؐ فارغ ہو کر واپس آئے تو دونوں درخت اپنی اپنی جگہ پر چلے گئے۔ اور اس اثناء میں عجیب و غریب حالت دیکھ کر میں دل ہی دل میں باتیں کر رہا تھا جیسا کہ اکثر انسانوں کی عادت ہوتی ہے اور اسکو حدیث نفس کہتے ہیں۔

نظم پنجابی

تابعدار رسولاںؑ سب کجھ ثابت جویں قرآنوں ‏ خاکی نوری ناری ساری بھی سب قسم حیواناں

اربعہ عناصر نجم قمر ہور سورج حکم بجاوے | بیفرمان رسولاںؑ نبیاںؑ دوزخ اندر جاوے
جناں تے انساناں وچوں مومن جنت جاون | الفت یاروں ہور بھی چیزاں فیض حضوروں پاون
جیونکر سگ اصحاب کہف دا کھوتا عیسیٰؑ والا | براق محمدؐ ڈاچی صالحؑ بخشے رب تعالیٰ
اسماعیلا صفت رسولاںؑ کون بیان سناوے | جو کوئی حب رسولاںؑ رکھے کدی نہ دوزخ جاوے
یارب مومن مرد نساواں کریں مرید رسولاںؑ | فصلوں ساتھے کریں نہ غالب ٹول ظلوم جہولاں
تابعدار حضور محمدؐ کرکے کرم بنائیں | حشر دیہاڑے نال نبیؐ دی بخشیں جنت جائیں

وَعَنْ جَابِرٍؓ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اِسْتَنَدَ اِلٰی جِذْعِ نَخْلَۃٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ (الحدیث) (بخاری) **ترجمہ** حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ابتداء اسلام کے وقت جب منبر شریف نہ تھا تو حضورؐ ایک کھجور کے تھم سے سہارا لگا کر کھڑے ہو کر خطبہ بیان فرماتے جسکا نام حنانہ صحن مسجد میں تھا جب منبر تیار ہوگیا تو حضور اُسپر چڑھکر وعظ فرمانے لگے تو وہ تھم حنانہ زار زار رونے لگا۔ حضورؐ نے فرمایا اے تھم تو کیوں روتا ہے آیا دوبارہ تازہ ہوکر پھلنے کی خواہش ہے بولا حضور تازہ ہونے کی کوئی خواہش نہیں ہے مجھے تو فقط یہی خواہش ہے کہ کسی منٹ کے لئے بھی حضور سے جدا نہ کیا جاؤں اُس وقت حضور نے کمال شفقت سے گلے لگا لیا اور فرمایا کہ اسکو اُکھاڑ کر کفن دیکر دفن کردیا جائے اصحابہ کرام رضی نے ویسا ہی کیا۔ اور فرمایا کہ اے دوست! بیشک تو ہم سے جدا نہ ہوگا حتیٰ کہ قیامت کو انسانی صورت میں ہمارے ساتھ رہنے کا تجھکو شرف خداوند کریم بخشیگا۔ شعر

حب نبیؐ دی یاروں جدم لکڑ جنت جاوے | کیوں نہ بندہ رحمت یاروں فضل زیادہ پاوے

فائدہ۔ حضرت حسن بصری رحؒ فرماتے کہ اے بندگانِ خدا! جب حضورؐ کے فراق میں لکڑی کا یہ حال ہے تو تمکو اس سے کہیں زیادہ رونا چاہیئے۔ وَعَنْ جَابِرٍؓ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَۃِ وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ بَیْنَ یَدَیْہِ رَکْوَۃٌ فَتَوَضَّأَ مِنْھَا (الحدیث) **ترجمہ** جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حدیبیہ کے روز بہت پیاسے ہوئے درانحالیکہ ہمارے پاس ایک ہی چھاگل تھی جس میں بہت تھوڑا پانی تھا جب حضورؐ نے اس میں سے وضو کیا تو ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم کہاں سے پانی پیویں اور وضو کریں اُسی وقت حضور نے چھاگل کے منہ پر ہاتھ مبارک رکھ کر فرمایا کہ آؤ (از بخاری)

نظم پنجابی

چھاگل دے منہ اُتے حضرت دھریا دست نورانی | انگلیاں تھیں وانگ نوہاری جاری ہوگیا پانی

بہتر زمزم حوض کوثر تھیں پانی حضرتؐ والا
ڈیڑھ ہزار مرید تمامی وچہ حدیث حوالا!
ہیوں وضو کرن تمامی اُٹھاں سب پلاون
نور نظارے عجب فوہارے مکن وچہ نہ آون
نہاون دھوون نال خوشی دی رحمت وافر ہوئی
پورا ذکر سناون کارن کسنوں طاقت ہوئی

(نقل از بیہقی) دلائل النبوۃ میں ہے کہ ایک بار حضورؐ جنگل کو چلے تو ابن مسعودؓ نے کہا کہ حضورؐ مجھے بھی ساتھ لے چلیں چنانچہ حسب الحکم حضور کے ہمراہ چلا گیا۔ وہاں جاکر حضورؐ نے سورۃ جن پڑھنی شروع کر دی ابن مسعودؓ کہتا ہے کہ میرے دیکھتے دیکھتے بہت سارے جن اکٹھے ہوکر حضور کے پاس آکر کہنے لگے کہ آپ کون ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ محمدؐ الرسول اللہ کا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ آپکی نبوت کی گواہی جن وانسان کے علاوہ اور بھی کوئی چیز دے سکتی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا ہاں یہ درخت بھی گواہی دے سکتا ہے۔ جنوں کے دریافت کرنے پر درخت نے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط پڑھ کر گواہی دی اور سب جن سُنکر مسلمان ہو گئے۔ **فائدہ** جن بھی پرند۔ درند۔ انسان۔ حیوان کی طرح ہر قسم کی شکل کے ہوتے ہیں۔ کئی مومن ہوتے ہیں کئی کافر ہوتے ہیں۔ جو مومن ہوتے ہیں مسلمانوں کی طرح نماز۔ روزہ۔ نکاح طلاق وغیرہ سب احکام شریعت کی پابندی کرتے ہیں اور امور ونواہی سے پرہیز کرتے ہیں ۔ بخاری شریف باب الاسلام میں حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایکدفعہ میں بتوں کے پاس سے گذرا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص نے بچھڑا ذبح کرکے بت کی نذر کیا۔ یکایک بت کے پیٹ سے یہ آواز آئی یَا جَلِیْحُ اَمْرٌ نَجِیْحٌ رَجُلٌ فَطِیْحٌ یَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ ط **ترجمہ** اے مرد قوی میں تمہیں ایک کام کی بات کہتا ہوں (یعنی فطیح کہتا ہے) نہیں کوئی لائق پرستش کے مگر اللہ اور محمدؐ اللہ کے پیارے رسول ہیں۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ یہ آواز سنکر سب لوگ بھاگ گئے۔ مگر میں کھڑا رہا اور مجھے صاف طور پر معلوم ہوگیا کہ وہ ایک جن تھا جو لوگوں کو حضور کے کلمہ کی تلقین کر رہا تھا۔ نسائی اور بیہقی میں درج ہے کہ جس وقت نبی کریم کے حکم سے خالدؓ بن ولید نے عزّیٰ بت کو گرایا۔ تو اُس میں سے ایک سیاہ عورت چیخیں مارتی ہوئی اور سر پر ہاتھ رکھے ہوئے نکلی۔ خالدؓ بن ولید نے یہ واقعہ حضورؐ کی خدمت میں بیان کیا۔ تو آپنے فرمایا کہ وُہی عزّیٰ تھی جسکی تمام عرب پوجا کرتا تھا۔ اب اُس کی پوجا موقوف ہوگئی ہے جو کہ ایک درخت تھا اور اُس میں جنّات کا تصرّف تھا۔

نظم پنجابی

بیہقی تھیں طبرانی اندر عمرؓ فاروق سناوے　کوئی اعرابی جنگل وچوں پکڑ سنگوہل لیاوے

کہندا یا محمدؐ جے ایہ دی سنگوہل گواہی　تاں میں تیرا کلمہ بولاں منّاں نبی الٰہی

ایہ گل کہکر گود رکھ دتی اگے پاک نبیؐ دے　حضرتؐ آکھیا بول شتابی ہووے صاف عقیدے

دتی اُسنوں طاقت رب نے لگی کرن کلاماں　شفیع محمدؐ ختم رسولاںؐ رحمت خلق تماماں

لبیک ہاں تابعدار تساڈی عالی شان تساڈا　توں ہیں شافع اوگنہاراں منکر دوزخ جانڈا

حکم کرو کوئی میری کارن یا سردارؐ سچاویں　حضرتؐ آکھیا دنیا دیوچہ کسدا حکم بجاویں

کہے سنگوہل میں واحد ربدی پوجا نت کریندی　رہنوں تعلیٰ چھڈ غیراں نوں پوجاں ایہ گل زیب دیندی

حضرتؐ آکھیا ساڈا دسیں اسم شریف دوبارہ　کہندی نام محمدؐ تیرا وچہ تورات آشکارا

ختم رسولاںؐ سرورؐ عالم توں محبوب حقانی　یا سرکار نہ دین دُنی وچہ ہرگز تیرا ثانی

جو تیرے بعد نبوّت دعویٰ کرے جھوٹ نکارا　دھکے کھاوے دنیا اندر اوہ کافر ہتیارا

عذر قبول نہ روز قیامت ظالم دوزخ جاوے　تابعداراں جنت ورثہ رب عطا فرماوے

دین تیرا ہُن قائم رہسی روز قیامت تائیں　بُت پرست نکاری دوزخ جاون سخت سزائیں

سنکر اوس اعرابی توں کلمہ بول سنایا　نال خوشی دے قوم قبیلے اپنے اندر آیا

ہو متعجب اُسنوں آکھن ایہ کی سبق پکایا　تاں پھر اُسنے قصّہ اپنا سارا کھول سنایا

اوہ بھی سنکر پاس نبیؐ دے اُوسے ویلے آئے　کیتا دین قبول نبی دا جلد ایمان لیائے

لکھ صلوٰۃ سلام کروڑاں اُپر حبیبؐ الٰہی　جسدی خاطر ساریاں چیزاں دیون بول گواہی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فِیْهِنَّ بِالْبَرَکَةِ فَضَمَّهُنَّ (الحدیث فی الترمذی) **ترجمہ** ترمذی شریف میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میرے پاس کچھ کھجوریں تھیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا حضرت ان پر دعا برکت کردیں۔ حضورؐ نے اپنے دست مبارک میں پکڑ کر دعا فرمائی۔ اور فرمایا کہ لیجا اور توشہ دان میں ڈال کر پردہ نشین کردو اور اپنی ضرورت کے واسطے اوپر سے ہاتھ ڈال کر نکال لیا کرو پس میں نے ایسا ہی کیا۔ اور برابر تیس برس کھاتے رہے مگر توشہ دان حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کیدن گم ہوگیا۔ دوسری روایت میں اسطرح آیا ہے کہ جب ابوہریرہؓ کے

باپ فوت ہو گئے تو وہ بڑے غمگین ہوئے حضورؐ نے فرمایا اے ابوہریرہؓ کیا باعث ہے عرض کیا حضورؐ باپ فوت ہو گیا ہے ہمشیرہ ہائے جوان شادی کرنیکے لائق ہیں۔ اور میں غریب اور بڑا مقروض ہوں حضورؐ نے فرمایا کوئی چیز بھی تیرے پاس موجود ہے یا نہیں عرض کیا حضورؐ میرے پاس ایک معمولی سا باغ ہے جس میں بہت تھوڑی کھجوریں ہیں۔ فرمایا کہ کل انکو اکٹھی کر کے مجھے بلا لینا۔ دوسرے دن ابوہریرہؓ نے ایسا ہی کیا حضور رحمت اللعالمینؐ جاکر اوپر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ جاکر تمام قرض خواہوں کو بلا لاؤ۔ ابوہریرہؓ نے جاکر سب کو خبر کر دی آج میری باغ سے اپنے اپنے قرضے کے عوض کھجوریں لیلو۔ مگر دل میں ڈرتا تھا کہ مال بہت تھوڑا ہے اور قرضہ بہت زیادہ ہے شائد حضور کچھ معاف کرا دیں گے۔ جس وقت سب لوگ بوریاں لیکر باغ میں آگئے تو حضور نے فرمایا کہ تم سب لوگ اپنے حساب کے مطابق کھجوریں لیتے جاؤ۔ اور تولنے کا حکم فرمایا اور آپؐ اوپر بیٹھ رہے۔ حتیٰ کہ ہزاروں من اناج تل گیا۔ اور سب کا حساب ختم ہو گیا۔ مگر کھجوریں ویسی ہی پڑی رہیں۔ ابوہریرہؓ کہتا ہے کہ میں نے باقی شدہ کھجوروں کو فروخت کر کے اپنی ہمشیروں کی شادی بھی کر لی۔ پھر بھی کھانے کیلئے کافی ذخیرہ بچ گیا۔ سُبحان اللہ کیا شان ہے ؎

رُباعی

مَیں ہُندے تے دن حشر خداوند رحمت فضل کماسی	ایویں ساری اُمّت والا قرض رسول لہاسی
کیا کیا مَیں سردار نبیؐ داشان بیان سناواں	جیکر ساتھ نبی ڈاہووے کدی نہ گھاٹا پاواں

ابن ماجہ اور بیہقی میں روائیت ہے کہ حضورؐ نے حضرت علیؓ مشکل کشا کیواسطے دعا فرمائی کہ یا اللہ اس شیر الٰہی سے سردی گرمی دور رکھ چنانچہ ایسا ہی ہُوا کہ جناب حضرت علیؓ مرتضیٰ گرمیوں میں گرم لباس اور سردیوں میں سرد لباس پہنتے تھے۔ اور آپکو حضورؐ کی دُعا کے اثر سے سردی گرمی کچھ تکلیف نہ دیتی تھی۔

در نظم پنجابی

شرع شفا دی اندر لکھیا ہے ایہہ معجزہ آیا	سالم بیٹے جعد دیؓ پاسوں ابن سعید لیایا
دتی سی ہک مشک پانی دی حضرتؐ یاراں تائیں	کیتی پھیر دُعا اُس کارن پیش خداوند سائیں
توشہ کر کے راہ سفر دا بخشیا نبیؐ پیارے	سفر اندر نہ اوکھے ہوون پیون یار سہارے
کھولی مشک جدوں اصحاباں رستے اندر بھائی	دُودھ ہویا اوہ پانی سارا برکت نبیؐ الٰہی

وچہ زبان مبارک ربّ نے فضلوں برکت ڈالی
پانیوں دودھ بنایا بیشک نبیؐ محمدؐ عالی

لکھ سلام درود نبیؐ تے اسماعیل پہنچاوے
وچہ حشر سب اُمّت تائیں کرم کنوں بخشاوے

در نظم پنجابی

وچہ بخاری مسلمؒ آوے کہندا ابوقتادہؓ
جنگ تبوک اندر بن پانی ستی تکلیف زیادہ

اک پیالہ پانی سارا دتا پاک نبیؐ نوں
پی کر سرورؐ واپس دتا شاہ عباسؓ ولی نوں

اوتھیں پچھے سب نے پیتا اُس پیالیوں پانی
اک لکھ فوج برابر آہی اُسدن ہمبر جانی

رج کر پیتا سب اصحاباںؓ کوئی نہ سی ترہایا
اوہے پیالہ اوتھوں بھریا پاس نبیؐ دی آیا

اک لکھ کی جے ساری دُنیا پیندی اُتھیں پانی
قسم خدا دی ختم نہ ہوندا برکت نبیؐ حقانی

واہ سبحان اللہ کیا سرور شفقت کرم کماوے
روز قیامت جام کوثر دی اُمت تائیں ورتاوے

اسماعیلا رحمت پاروں ہے اُمید اسائیں
بھر بھر جام پلاوی سوہنا سانوں ساڈا سائیں

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ایک عورت اپنا بیمار بچہ سرکار رسالت میں لائی اور عرض کی کہ حضورؐ اِس بچہ کو صبح شام مرض جنون ہوتا ہے حضور رحمت اللعالمین نے اُسکے پیٹ پر ہاتھ مبارک پھیرا تو اُسکے پیٹ سے بذریعہ قے ایک آفت نکل آئی۔ جسکی شکل کالے کتے کے بچہ کی تھی۔ اور لڑکے کو اُسی دقت آرام ہوگیا۔ اسی طرح بیہقی اور ابونعیم میں بسند صحیح روایت ہے کہ جب حضرت سلمانؓ فارسی بکثرت قوم یہود کے پاس مدینہ شریف میں آئے اور اسلام قبول کیا تو حضور نبی کریمؐ نے اُسکی کثرت تکالیف پر رحم کرتے ہوئے یہود سے اُسکی آزادی کیواسطے درخواست کی تو انہوں نے کہا کہ ہم کو ایکہزار درخت کھجور کے لگا دیوے اور جب وہ کھجور پھل دینے لگے گی تو ہم آزاد کر دینگے حضورؐ نے وہ شرط منظور کرلی یہودیوں نے متعصبی اور حسد کی وجہ سے کھجور کی گٹھلیاں بھون کر سلمانؓ کے حوالے کر دیں۔ حضورؐ نے وہ گٹھلیاں ہاتھ مبارک میں لیکر بھینچیں اور سلمانؓ فارسی کو دیکر فرمایا کہ انکو لگا دو۔ بس اُن کے لگانے ہی کی دیر تھی کہ چند روز کے بعد وہ کھجوریں تیار ہوکر پھل دینے لگیں۔ حضورؐ نے وعدہ پورا کرنے پر مجبور کیا۔ تو یہود یہ معجزہ دیکھکر بہت تنگ دل ہوئے کہ ہماری تو خواہش تھی کہ یہ ساری عمر ہمارا غلامی میں رہیگا مگر یہ عجیب معاملہ دیکھکر اکثر مسلمان بھی ہوگئے اور حضرت سلمانؓ فارسی کو رہا بھی کردیا۔ اللہ اکبر کیا شان حبیب ہے۔

در نظم پنجابی

بیہقی اندر لکھے محمدؐ بن اسحاق یگانہ
جنگ اُحد وچہ اکھ قتادہؓ نکلیں باہر آیا آناں

آکر کہے قتادہؓ حضرت بیں پر رحم کماؤ
ہیر آناں اکھ دے اندر پھیر درست کراؤ

آناں پکڑ کر اندر اکھ دے رکھن نبیؐ الٰہی
مٹ گیا درد تے اگے نالوں تیز ہوئی روشنائی

واہ قربان نبیؐ دی شانوں سوہنا عالم نالوں
ربنے ساڈا رہبر کیتا شفقت کرم کمالوں

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے گھر میں ایک کنوآں تھا جسکا پانی بہت کڑوا تھا میں نے آستانہ نبوت میں وہ پانی پیش کرکے شکوہ کیا حضورؐ نے اُسمیں پاؤں مبارک دھوکر فرمایا کہ اس پانی کو کنوئیں میں ڈالدو۔ جب ہم نے وہ مستعمل پانی کنوئیں میں ڈالا تو حضورؐ کے پاؤں کی برکت سے اُس کنوئیں کا پانی بہ نسبت دوسرے کنوؤں کے زیادہ میٹھا اور زیادہ ٹھنڈا ہو گیا۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ اسی طرح بیہقی میں روائت ہے کہ جب کبھی آپؐ کو پتھروں پر چلنے کا اتفاق ہوتا تو پتھر اسقدر نرم ہو جاتے کہ اُن پر پاؤں کے نشانات لگ جاتے تھے۔ وہ پتھر نشان شدہ اب تک مصر اور بیت المقدس میں موجود ہیں۔ اور سلطان قاھتبائی نے ایک پتھر مدینہ منورہ والوں سے ہزار دینار دیکر خریدا۔ اور وصیت کی کہ میری قبر پر یہ پتھر نصب کرنا چنانچہ وہ آج تک مصر میں موجود ہے۔ اور کئی متبرک چیزیں مثلاً موئے مبارک نعلین مبارک۔ دستار مبارک شاہی مسجد لاہور میں بھی موجود ہیں۔ اور حضورؐ جب زمین پر چلتے تو زمین لپٹتی جاتی تھی۔ اگر جناب آہستہ بھی چلتے تو دوسروں کو دوڑ کر ملنا پڑتا تھا۔

در نظم پنجابی

جنگ اُحد دی بیہقی اندر اینج روائیت آئی
ٹٹ گئی تیغ لڑائی اندر اک صاحب دی بھائی

آکر اُسنے پاک نبیؐ نوں ادبوں عرض گذاری
اک لکڑی پکڑاون اُسنوں سرورؐ نبی غفاری

معجزہ برکت پاک محمدؐ تیز ہوئی تلواروں
کئی ہزاراں کافر مر گئے اُس لکڑی دی واروں

لکڑ اوں کر تلوار نبیؐ نے مار کفار ونجائے
سوہنا ہادی ملیا سانوں ربنے کرم کمائے

وچہ بخاری ذکر مبارک آکھے حزم یگانہ
مکیوں طرف مدینے ہویا جدم نبیؐ روانہ

بہت اصحابیؓ نال نبی دے ویں تھیں سنو کہانی
اُم معبد اک بہت زور اور راہ وچ ملی زنانی

خدمت کرے غریباں سندی راہ وچہ تنبو لایا
دیہہ کجھ کھانا اُسدی تائیں سرورؐ نے فرمایا

قحط ست یا ساڈے تائیں اوہوں عرض گذارے
ایہیں صدقے کوئی کھاون کارن چیز نہ پاس ہمارے

نہیں تاں ساڈی کار ہمیشہ ٹہل کرن مسکیناں
ہائے افسوس وبالوں مُکا ساڈا مال خزینہ

تاں اک بکری ویکھی سرورؐ بہت لسّی درماندی
کھلی کنارے تنبو دے اوہ جنگل طرف نہ جاندی

دیہو اجازت حضرتؐ آکھن اس بکری نوں چوواں
مائی کہے ایہہ دُودھ نہ دیندی ایں قربانی ہوواں

بھکھاں ماری عاجز لسّی ہڈیاں دی مُٹھ ہوئی
دودھ نہ دیوی عرصہ ہویا اساں نہ ہرگز چوئی

جیکر حاجت گوشت اِسدا ذبح کرا کے کھاؤ
حضرتؐ آکھیا میں دودھ چوواں اذن تسیں فرماؤ

مائی اذن دِتا تاں سرور ہتھ بکری تے پھیرے
پڑھ بسم اللہ چوون لگے سُن توں بھائی میرے

موٹی تازی ہوگئی بکری لگی کرن اُگالی
دڈا ڈوہناں اُسدی ہیٹھوں بھریا سرورؐ عالی

آپ پتیا سردار دو عالم یاراں نوں ورتاوی
واد ہا دتا مائی تائیں وچہ حدیثاں آوے

معجزہ ویکھ جناب نبیؐ دا جلد ایمان لیاندا
خاوند اُسدا ابو معبدؓ بھی کلمہ بول سناندا

حق اوہناں دے کرن دعائیں پاک حبیب ربانے
بدل رحمت جھڑیاں لایاں پھر گئے ہور زمانے

قحط مصیبت گھروں اوہناں دیوں جاندی نظر نہ آئی
اسماعیلا دیر نہ لگی ہو گیا فضل الٰہی

(۲۳) صحیحین میں ہے کہ جب حضورؐ رستے میں چلتے تو تمام شجر حجر پہاڑ حیوان وغیرہ حضورؐ کو جھک جھک کر السلام علیک یا رسول اللہ کہتے اور ایکدن ابو جہل مٹھی میں بہت سی کنکریاں لیکر اوپر کپڑا ڈال کر حاضر ہوا اور کہا یا رسولؐ اللہ اگر آج بتا دیویں کہ میرے ہاتھ میں کیا ہے تو تجھے سچا جانونگا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ میں بتا دوں کیا چیز ہے یا چیز خود بتا دیوے کہ میں کون ہوں۔ ابو جہل نے کہا یہ اور بہتر ہے کہ چیز بتا دیوے آپ کون ہیں حضورؐ نے اشارہ کیا تو کنکریاں بول اُٹھیں اور بآواز بلند کلمہ شہادت پڑھا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط مگر اُس شقی ازلی نے کنکریوں کو پھینک دیا۔ اور جادوگر کہہ کر چلا گیا۔

در نظم پنجابی

حمد ہزاراں باہجھ شماراں پاک خُدا اکبر نوں
لکھ درود صلوٰۃ کروڑاں احمدؐ خیر البشر نوں

سب تھیں وڈا معجزہ نبوی ہو قربان سناواں
ہر ہادی تھیں افضل ہادی نبیؐ رسولؐ سچاواں

اٹھ ہزاراں سالاں عرصہ ویدک مذہب نوں ہویا
ڈھائی ہزار قریباً گذرے برس موسیٰ نوں گویا

دو ہزار قریباً کچھ کم حضرت عیسیٰ تائیں
چار سو بہتّر برساں پیدائش سکھی دیاں تائیں

ساڈھے تیراں سو برساں ہن احمدؐ نبیؐ دہانے
کریئے بیٹھ مقابلہ سبھ دا لگن پینے ٹکانے

ہندو مذہب کافی عرصہ شہنشاہی دا پایا
مگراں اسنے ہند ملک تھیں باہر نہ قدم ٹکایا

مسلماناں تھیں بہت کمی وجہ ظاہر نظری آون
معلم ہویا جھوٹھا دعوی ایویں شور مچاون

جیکر ہوندا سچا مذہب برکت رحمت بھریا
کر دیندا ایہہ باغ تمامی چار چوفیرے ہریا

مگراں الٹ تھیاں سوایہ تاں ڈنڈیاں گھٹدا جاوے
نال اسلام مقابلہ کرکے بالکل گھاٹا کھاوے

پھیر یہودی مذہب نے بھی واہ ترقی پائی
بہتی خلقت کر تبلیغاں اپنے نال ملائی

بادشاہی دا بہت زمانہ اس مذہب بھی پایا
ہن ویکھو تاں مسلماناں دی عشر عشیر نہ آیا

نال اسلام مقابلے اندر رہ گیا بہت پچھیرے
اس تھیں بعد عیسائی مذہب آن جمائے ڈیرے

کر کر وعظ عرب دے اندر سارا زور لگایا
پنجسو سال دے اندر اوتھے رتی فرق نہ پایا

ہن عیسائی خلقت پھردی ہر پاسے گھبرائی
کی ہویا جے اج تک اسدی ہتھ وچ ہے بادشاہی

نال تصرف علماواں دے دین خرابی پائی
پیسے خرچیاں کم نہ بندا جے نہ ہوگ سچائی

مسلماناں تھیں گنتی تھوڑی بالکل جان عیسائیاں
آوندی روز اسلام اندر کئی چھڈ چھڈ کے گمراہیاں

نال اسلام مقابل ہو کر بہت پچھے رہ جاوے
اگوں سکھ پنتھ دا قصہ اسماعیل سناوے

سکھ عقیدے نال خدا خود نانک بن کر آیا
خلقت تائیں ظلم فساد وں اسنے آن بچایا

ایویں دساں اوتاراں[ع۱] وچ رب آیا وارو واری
آخر گورو گوبند سنگھ ہوراں ڈبی بیڑی تاری

پونے چھ سو برس دساں وچ رب نے زور لگایا
اک کروڑ نہ اج تک سکھاں تائیں مول بنایا

ہے افسوس خدا دنیا پر جے دس واری آیا
جھوٹھیاں مذہباں دا جگ وچوں کوئی نہ نام مٹایا

بہہ دیہاڑے گورو حکومت بیشک اس نے پائی
چھوتی لکھ آبادی ساری اجدن تورے آئی

یعنی تیجا حصہ کروڑوں خبر دیون اخباراں
ایویں راہ راساں[ع۲] وچ نازوں کردے سکھ پکاراں

راج کرے گا خالصہ عاقی رہے نہ کوئے
(جوابی فقرہ)
عمل بغیر پیاریو ایہہ گل مشکل ہوئے

اصل پچھو تاں بابے نانک بنیاد اسلام اساری
ہن سکھاں نے بغض عناد وں اوہ ڈھاہ دتی ساری

جد تک امر نانک دی اپر عمل نہ مول کماون
کویں مقابلہ کرن اسلام دا ضائع وقت گواون

پھیر محمد بن عبداللہ مکیوں شمع جگائی
جنوب شمال تے لہندے چڑھدے پہنچ گئی روشنائی

تیئی ورہے[۲۴] دے عرصے اندر خلق تمام سواری
نورو نوری دھرتی ہوگئی فضل کنوں رب باری

ع۱ (۱) گورو نانک دیو جی (۲) گورو انگد دیو جی (۳) گورو امر داس جی (۴) گورو رام داس جی (۵) گورو ارجن دیو جی (۶) گورو ہر گوبند جی (۷) گورو ہر رائے جی (۸) گورو ہر کشن جی (۹) گورو تیغ بہادر جی (۱۰) گورو گوبند سنگھ جی مہاراج پنتھ
ع۲ راہ راس ایک شلوک بطور بندگی شام کے وقت باآواز بلند پڑھتے ہیں۔

سبھہ مذہباں تھیں ہین زیادہ اُسنوں منن والے | جو کوئی اُسدا دشمن ہووے پھیر نیلے مُنہ کالے
کلمے پاک نبی دی کولوں کوئی ولائت نہ خالی | لاجواب ایہ معجزہ سرورؐ سبھہ دُنیا تھیں عالی
وچہ کیا جو دین محمدؐ دی[عہ۳] سب پر غالب آیا | وچہ اوہو جو معجزہ سرورؐ پچھے لکھ وکھایا
اسمٰعیل فقیر نماناں کرکے عرض سناوے | دی جواب مقابل ہوکر جیکوئی شک لیاوے
ایہہ کیئ بہتان لگادن جاہل مرد کمینے | اک تمثیل سناواں بھائی سنتوں یار نگینے

گورمکھی کتاب چالیسہ جنزادی مصنفہ بھائی سوہن سنگھ سکنہ گھوکے ضلع امرتسر صفحہ[عہ۱] پر لکھتے ہیں "کوڑا[عہ۲] جھنڈا" —

دھن گوروپتا دسویں اوتار جی | ڈبا ہویا بیڑا جس لایا پار جی
ہند والا بیڑا ڈبیا سی جاوندا | گورو جے ملاح بنے آون لاوندا
جگ وچہ مچ جاندا دھندکار نوں | دھار دے نہ گورو دسویں اوتار نوں
ہند کمزور دے مین کھولاں پاز نوں | ڈر دے قبول کر دے نماز نوں
تیر نھاں دے نام بھلجاندی اجنوں | ہند ساری جاوندی مکے دی حج نوں
سنوں مینہوں حال جاورنگ زیب دا | دیبوں کڈ دیویاں پہاڑ بھیجدا
متھرا اجودھیا پریاگ کاسیاں | ہوندیاں اورنگے دیاں سب داسیاں
ہندوواں دی پچھدا نہ کوئی وات نوں | جنگلاں دی وچہ کٹدے نے رات نوں
بیٹھے بیٹھے پنڈت وچار کر دے | دیوی دیوتے حامی نہ اساندی بھردے
ہندوواں نوں دیوندی ترک دُکھ جی | پھڑ لین کنیاں سُندر مُکھ جی
دُکھ نے ودھیرے نہ کوئی بنے میچدے | ہندوواں دی کنیاں تُرک وچیدے
ونج لین کنیاں سُندر مُکھ جی | ٹکہ مُل پیندا غزنی دے وچہ جی
دُکھی ہوکے ساری ہند نے پکاریا | دسویں گورو نے اوتار دھاریا
سوہن سنگھا حال توں اگوں وادسدے | کسطرح گورو نے دھرم رکھدے

صفحہ[عہ۱] پر لکھا ہے جبکہ بائی راجے اور اورنگ زیب گورو گوبند سنگھ سے لڑائی کیلئے آئے تھے۔ (لمبی طرز)

ویلے شام دے گوراں نے کوچ کیتا بدل گجدا ایہی پہوہار لوکو[عہ۳] | نال خالصہ گوراندی سوہن سنگھا گنتی[عہ۲] وچہ سی چالی ہزار لوکو

لڑائی کس طرح ہوئی (صفحہ[عہ۱])

گورو دسویں مکھوں کہندے بول کے | مارو تیغاں خالصہ تسیں کیوں ڈولدے

عہ۱ خبر ہے کیا ہوا۔ عہ۲ گنتی فوج کیلئے صوبے کا نام نہیں بتایا اور بائی راجاؤں کے نام بھی نہیں بتائے وغیرہ۔ عہ۳ لڑائی سرسہ ندی پر ہوئی۔

اک اک سنگھ سوا لکھ مارناں
کرے یُدھ خالصہ نہ رتی ڈر دا
(نتیجہ صفحہ ۱) ہور سارا خالصہ ہویا شہید جی

واہگورو دی فتح نہ تساں نے ہارناں
مار لکھاں ویریاں نوں اک مردا
ہیوندا پچھے رہا پنجو مرید جی

(صفحہ ۱۶) مسلمان صوبیدار فتح سنگھ و اجیت سنگھ پسران گورو گوبند سنگھ کو کیا کہتا ہے:-

لعل ہین کھلونے دونویں ماناں کول جی
چنگا کم دین کرو قبول جی
صوبا آکھے بات میری سنوں بچیو
مارن نوں چت میرا نہیں کردا
سندر جوانی تسیں لٹو موج نوں
اک میری بینتی تساں نے منّنی
نانک گورو دی بانی نوں بھلا دیو
چھڈ فتح واہگورو منوں ایمان نوں
سوہن سنگھا دونویں دل میں وچار لو

آکھدا ہے صوبا پاپی مکھوں بول جی
ہور سب جھوٹھ سچ ہے رسول جی
اپنی دلیل مینوں سچ دسیو
کنیاں دے ساک مین تہانوں کردا
کر دکھاں قبول تسیں ساری فوج نوں
اپنے پتا دی تساں ریت بھننی
نبیؐ دی زبان دل چت لا دیو
پڑھو تسیں دونویں بیٹھ کے قرآن نوں
آدے جیہڑی چت مکھوں کہہ پکار لو

برادران عزیز مقام غور ہے کہ آجکل چاروں طرف اتحاد اتحاد کی پکار ہو رہی ہے مگر جو قوم ایسے اشتعال انگیز لٹریچر کا مطالعہ رکھے وہ کب متحد ہو سکتی ہے۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ اس مذکورہ بالا کتب میں کون کون سے امور ثابت ہوتے ہیں۔ اور اُن میں کہاں تک صداقت ہے (۱) ان کتبوں سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کا مذہب فقط تلوار سے پھیلا ہے۔ جیسا کہ سُننے میں آیا ہے کہ دو سکھ آپس میں گفتگو کرتے چلے جارہے تھے ایک بولا کہ یار مسلمانی بڑی پھیلی ہے۔ ہر ملک میں مسلمان موجود ہیں اور کثرت سے ہیں نامعلوم کیا وجہ ہے کہ مذہب مسلمان کیوں زیادہ ہے۔ دوسرے نے جواب دیا کہ بھائی ہم بھی تو بہت تھے مگر ہمکو تو اورنگ زیب نے ختم کر ڈالا تھا۔ (۲) دوسرا یہ ثابت ہوتا ہے کہ گورو کے آنے سے پہلے تمام مذاہب جھوٹھے تھے (۳) مذہب ہنود کی لڑکیاں مسلمان زور سے پکڑ کر اپنی بیوی بنا لیتے تھے اور فروخت بھی کر لیتے تھے (۴) مسلمان اپنے مذہب کی تبلیغ کی خاطر اپنی لڑکیاں دیگر بھی دین بڑھاتے تھے (۵) گورو کے سکھ بڑے بہادر تھے۔

اب ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کا جواب نمبروار عرض کرکے برادران وطن سے اپیل کرتے ہیں کہ ایسی زہریلے لٹریچر سے ہمیشہ محفوظ رہنے کی کوشش کریں (۱) جواب نمبر اول۔ تمام دُنیا جانتی ہے کہ جس وقت حضورؐ

نبیؐ کریم نے دعوائے نبوت کیا نہ اُس وقت بادشاہ تھے نہ رئیس بلکہ ایک معمولی حیثیت کے انسان تھے اور باپ کی شکل تک نہیں دیکھی تھی اور اُسوقت جوکہ پہلے آپکو امین جانتے تھے وہ بھی دشمن جان بنگئے حتیٰ کہ اپنے بھی پرائے ہوگئے اور خون کے پیاسے ہوگئے ایسی حالت میں حضورؐ کا کسی طرح تلوار چلانا ممکن ہی نہیں۔ اگر ایک یتیم تمام دُنیا کو بذریعہ تلوار مسخر کرلے تو کیا یہ معجزہ سے کم ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ سب جہالت کا سبب ہے، ورنہ تمام روشن دماغ انسان جانتے ہیں کہ حضورؐ کی تعلیم فقط سادگی اور حقانیت کی وجہ سے ہی مقبول عام ہوئی ہے مثلاً پروفیسر وید و یاس اپنی تاریخ ہند میں فرماتے ہیں۔ اشاعت اسلام صفحہ ۱۷۹۔ اسلام کے سادہ اصول لوگوں کو اپنے اندر جذب کر رہے تھے۔ برخلاف برہمنوں کے سخت بندھنوں کے۔ اور اُن کو مالی فائدہ بھی ہوگیا باوجود ہندوؤں کی قدامت پسندی کے سرعت سے پھیلتا گیا۔ اسلام کے پھیلنے کی دوسری وجہ اکثر اسلامی صوفیوں اور ولیوں کی فراخ مشربی کی برکت ہے کہ ہزاروں لوگ مسلمان ہوگئے مثلاً پاک پٹن جہاں سوا لاکھ جوگیوں کا گورو رہتا تھا اور کفرستان تھا۔ آج اسلام گاہ بنا ہوا ہے وہاں کسنے تلوار چلائی فقط بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ کی برکت ہے۔ اور اجمیر شریف جو ہندوؤں کا دارالصدر تھا آج دارالاسلام بنا ہوا ہے اور لاہور میں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کی برکت سے اسلام قائم ہے وغیرہ وغیرہ عقلمند کو اشارہ کافی ہے (۲) جواب دوم۔ مصنف کی سمجھ ٹھیک نہیں کہ سکو جھوٹا خیال کرتا ہے حضرت بابا نانک تو اسلامی کتابوں کو سچا جانتے اور قرآن پر عمل کرنیکی تاکید کرتے ہیں اور احکام اسلام مثلاً نماز روزہ حج زکوٰۃ کلمہ شہادت بہشت دوزخ پلصراط حشر۔ ملک۔ کتب انبیاء وغیرہ سبکے قائل ہیں اور گرنتھ صاحب میں بھی سب احکام اسلام پر عمل کرنیکی تعلیم دیتے ہیں۔

(۱) جنم ساکھی بھائی بالا　توریت زبور انجیل ترئے پڑھ سن ڈٹھے وید　رہے قرآن کتاب کلجگ وچہ پروان　(صفحہ ۱۷۷)

(۲) جنم ساکھی بھائی بالا　تیہہ حرف قرآن دی تیہے سپارے کین　تس وچہ سب نصیحتاں سُن سن کر یقین　(صفحہ ۲۲۲)

(۳) جنم ساکھی بھائی بالا　رہے کتاب ایمان دی سچ کتاب قرآن　(صفحہ ۱۷۹)

(۴) گرنتھ صاحب بانیاں بابا فرید　بے نمازاں کتیاں ایہہ نہ بھلی ریت　کدی نہ چلکے آوندی پنجے وقت مسیت

(۵) گرنتھ صاحب بانیاں بابا فرید　اٹھ فرید انتیا صبح نماز گذار　جو سر سائیں نہ نویں سو سر کٹ اُتار

یہ پانچ حوالے دیکر بوجہ خوف طوالت بند کرتے ہیں ورنہ بابا نانک مسلمان تھا اور جس کی مرضی ہو ہمارے ساتھ آکر فیصلہ کرلے (۳) جواب نمبر تین۔ یہ غلط بات ہے کہ مسلمان اپنی لڑکیاں ہندوؤں کو دیتے تھے بلکہ ہندو خود اپنی لڑکیاں مسلمانوں کو دیتے تھے کہ کسی طرح یہ ہندو بن جائیں مگر سچائی کی نوبہ شرط ہے کہ وہ دولت اور لڑکیاں دینے سے نہیں جاتی۔ جب مسلمانوں نے اسلام نہیں چھوڑا تو اُن کو خود ہندوؤں نے لڑکیاں دیں

ملے یہ بوجہ تعصب کے ہے ورنہ کبھی دولت کی خاطر کوئی اپنا سچا دھرم چھوڑ سکتا ہے۔ ہمارا مدعا ہر طرح ثابت ہے۔ یعنی سادگی اور حقانیت۔

اور بعض ہندو عورتوں نے خوشی سے مسلمانوں کیساتھ شادیاں کرائی ہیں۔ دیکھو (۱) اکبر بادشاہ کو راجہ مان سنگھ وبھگوان داس نے خود مذہب پر رہتے ہوئے اپنے رشتے دیئے۔ لطف برآں کہ وہ عورتیں اپنے ہندو مذہب پر بھی قائم رہیں (تاریخ ہند ویدویاس صـــ ۲۰۵) (۲) رانی کملا دیوی نے اپنی رضامندی سے علاؤالدین خلجی سے شادی کی (تاریخ ہند صـــ ۱۵۱) (۳) رانی دیول دیوی نے خضر خان خلجی سے بخوشی شادی کی (تاریخ اسلام صـــ ۵۹۵ مصنفہ مولفہ حافظ عبدالرحمٰن شوق امرتسری) (۵) معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان حملہ آور اپنے ساتھ بہت سی عورتیں نہیں لائے تھے اُن میں سے اکثروں نے یہاں کی ہندو عورتوں سے شادیاں کرلی تھیں (تاریخ ویدویاس صـــ ۱۷۹)

اب ظاہر ہے کہ عورتوں کو مذہب ہندو کے بجائے مذہب اسلام میں امن اور خوبی نظر آئی ہوگی۔ اسواسطے اُنہوں نے شادیاں کرلی ہوں گی۔ ورنہ زبردستی کون شادی کرسکتا ہے۔ ساری دُنیا کے سامنے راجہ مل کی پدمنی نے خودکشی کرلی تھی اور خود راجہ بھی مرگیا تھا (تاریخ ہند ویدویاس صـــ ۱۹۹) اب جو راستہ اختیار کرو تمہیں اختیار ہے مگر ہر صورت اور ہر حال میں فضیلت اسلام ہی نظر آئیگی۔ اگر انہوں نے حق پسندی سے اسلام قبول کیا تو بھی اور اگر کسی لالچ سے کیا تو بھی کیونکہ لالچ میں آکر بھی چھوٹا مذہب چھوڑا جاتا ہے۔ دیکھو ہمارے اسلام میں ایک طرف تمام جہان کی دولت ہو اور دوسری طرف تلوار ہو تو مسلمان تلوار کو پسند کریگا۔ مثلاً بلال رضؓ حبشی وغیرہم کے قصے ہزاروں مشہور و معروف ہیں۔ (۴) جواب نمبر چار کا جواب نمبر ۳ ہی میں دیا گیا ہے کیونکہ جب مسلمان حملہ آور اپنے ساتھ عورتیں ہی نہ لائے تھے تو دیتے کہاں سے اور یہ بالکل غلط ہے کیونکہ یہ اسلام کی تعلیم کے برخلاف ہے ہاں یہ بھی اسلام کی برکت ہے کہ جب کوئی اسلام قبول کرلے تو مسلمان اُسکو اپنے ساتھ ملا لیتے تھے۔ کوئی فرق نہ تھا۔ (۵) جواب نمبر ۵ سردار سوہن سنگھ صاحب لکھتے ہیں کہ چالیس ہزار میں سے گورو گوبند سنگھ کے مرید صرف پانچسو ۵۰۰ بچے تھے اور ایک ایک سوا لاکھ آدمی کو مارتا تھا مطلب یہ ہُوا کہ اُسوقت گوروجی کے مریدوں نے چار عرب تریانوے کروڑ پچھتّر لاکھ مسلمان مارے تھے۔ اب ظاہر ہوگا کہ کسقدر بہتان ہے حالانکہ اُسوقت کیا اس موجودہ زمانہ میں بھی سارے ہندوستان کی مجموعی آبادی بھی اتنی نہیں ہے بلکہ آج سرزمین عالم کی مسلم آبادی اتنی نہیں۔ اللہ میاں ایسے شخصوں کو ہدایت بخشے۔ آمین

نظم پنجابی

بیشک سچے ہادی سارے اسوچہ شک نہ کائی　|　پر سبھناں تھیں ودھ فضیلت نبی محمدؐ پائی

بیشک معجزے ساریاں نبیاں کافی آن کھائے — پر سبھناں تھیں نبی محمد سب پر غالب آئے
علم عقل دا دخل نہ اسوچ معلیہ بے علمانوں — بہیر و بنتے پاک نبی دے دساں حال تسانوں
ہندو اتے عیسائی یو بھائیو آکھ سوچ وچارو — پڑھ لو کلمہ پاک نبی دا اپنا جنم سوارو
ایہہ ہی معجزہ پاک نبی دا جسدی مثل نہ کوئی — ٹھنڈی دل دے نال وچارو لے ولدار ستھوئی
دعوی ایہ اٹل اساڈا جیں آکھ سنائیں — اسدا کوئی جواب نہ دیسی روز قیامت تائیں
شکر خدا دا لکھ لکھ واری جیں ایہ کرم کمایا — بے نظیر محمد احمد ساڈا نبی بنایا

فصل دوم پیشین گوئیاں حضور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)

جسطرح حضور کے معجزات بیشمار ہیں اسی طرح آپکی پیشین گوئیاں بھی بہت ہیں مگر مشتے نمونہ از خروارے۔

پیشین گوئی اول

عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن رجل من الانصار قال خرجنا مع رسول اللہ فی الجنازۃ الخ
ترجمہ حضرت عاصم بن کلیب سے روایت ہے کہ ایکدفعہ ہم نبی کریم کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوئے
اور جب دفن وغیرہ سے فارغ ہوئے تو داعی امرأتہ فاجاب ونحن معہ الخ ترجمہ اُس مرد
کی بیوی نے نبی کریم کی دعوت کی اور حضور نے منظور فرمایا۔ تو ہم بھی حضور کے ساتھ گئے۔ اور کھانا ہمارے
آگے رکھا گیا۔ تو ہم سب کھانے لگے لیکن جب حضور کو دیکھا تو آپ صرف کھانے کو چباتے تھے مگر نگلتے
نہ تھے ثم قال اجد لحم شاۃ اخذت بغیر اذن اھلھا الخ الحدیث۔ ترجمہ اور فرماتے تھے کہ مجھے
معلوم ہو گیا ہے کہ یہ بکری مالک کی اجازت کے بغیر ذبح کی گئی ہے (یہ حدیث بڑی لمبی ہے) جب دریافت
اُس عورت نے عرض کیا کہ حضور یہ بکری میں نے ایک عورت سے خریدی ہے مگر اس کے خاوند کی
اجازت نہیں لی گئی۔ یہ سنکر حضور نے فرمایا کہ یہ کھانا قیدیوں کو کھلا دو۔ اس حدیث سے تین فائدے
حاصل ہوئے (۱) پہلا فائدہ میت کے گھر کا کھانا جائز ہے اگرچہ پہلے دوسرے تیسرے ہفتہ میں ہی ہو
(۲) دوسرا فائدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب بھی تھا۔ اسی واسطے آپنے بغیر اجازت مالک بکری
کے ذبح کئے جانے کی خبر دی (۳) کسی عورت کو اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر خرید فروخت کرنی جائز
نہیں ہے۔ اور نہ ہی بغیر اجازت صدقہ درست ہے۔ چہ جائیکہ پیر وغیرہ بغیر اجازت خاوند کے
نذر و نیاز لیکر نوش کریں۔ (نقل از ابوداؤد و بیہقی وغیرہ)

پیشین گوئی دوم

در نظم پنجابی

عمرؓ فاروق روایت کیتی پاک نبیؐ فرمایا
درج بخاری مسلم آوے میں نہیں کوں بنایا

غیبوں خبر بدر وچہ دِتی نبیؐ اساڈے تائیں
بھلکے مرسن دشمن ساڈے اِنہیں انہیں جائیں

بدر وچالے اونہیں دشمن ربنے مار ہکائے
جس جس جگہ حبیبؐ ربانا آکھ اساں فرمائے

قسم خدا دی کر کے کہندا عمرؓ بہادر نامی
جیوں فرمایا نبیؐ گرامی موئے سب حرامی

رتی فرق نہ اُس وچہ ہویا آکھے نبیؐ اونہاں نوں
واہ واہ مزہ چکھایا ضد تے شرک نفاق تساں نوں

عمرؓ کہے میں پیش نبی دے ادبوں عرض گذاری
کیکر سُنن کلاماں مُردے میں صدقے ہیں واری

بیشک سُندے مردے گلاں حضرت کہن عمرؓ نوں
اتنا فرق جواب نہ دیون جسدم جان قبر نوں

بعض جواب بھی دیون سُنکر آکھن نبیؐ الٰہی
جیویں جواب یوسف نوں دِتا وچہ قبر دے مائی

تلقین میّت دی بہت تاکید حضورؐ نبی فرمائی
مُردہ دفن قبر وچہ کر کے جلدی مڑو نہ بھائی

جدوں سوال جوابوں اُسنوں تنگی دہشت ہووے
دیوے بُری دُعا تساں نوں نال دُکھاندے رووے

بیڑا غرق تساڈا ہووے کدھر ہوئے روانہ
وچہ مصیبت چھڈ گئے مینوں ویکھی بندیخانہ

بن انسان تمامی چیزاں سُندیاں اوہ آوازہ
جیکر تسیں سُنو مُردے بچو ہرگز رہو نہ تازہ

کر سوچے تلقین اونہاں وچہ مصیبت بھاری
حق تساں نوں دُعا فرماون وچہ درگاہ رب دی

ویکھ کتاب اسلام دی اندر جے کجھ شک لیاویں
ہُن کے بولن عارف ربدے رحمت ایدی پاروں

بہت حدیثاں دیو چہ آوے باہر حد بیانوں
پکڑو پاک نبیؐ دا رستہ بچو لعین شیطانوں

پیشین گوئی سوم

عَنْ سَاعِدَةَ اَبُوْحُمَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ سَتَھُبُّ اللَّیْلَةَ رِیْحٌ شَدِیْدٌ فَلَا یَقُمْ فِیْھَا اَحَدٌ وَمَنْ كَانَ لَہٗ بَعِیْرٌ فَلْیَشُدَّ عِقَالَہٗ (مشارق الانوار) الخ الحدیث **ترجمہ** ابن ابوحمیدہؓ سے روایت ہے کہ جنگ والے دن نبی کریمؐ نے فرمایا کہ آج رات کو سخت آندھی آئیگی لہذا تم اپنے اونٹوں کے گھٹنے خوب کس کر باندھو ورنہ اندھیری اُڑا کے لیجائیگی۔ اور کوئی آدمی بھی کھڑا نہ ہونا تاکہ اُڑ نہ جاوے۔ (نظم پنجابی)

جدا یہ حکم اساڈے کارن دسیا نبی الٰہی :
اوسے راتیں امر الٰہوں سخت اندھیری آئی

اتنی سخت اندھیری آئی جسدی حد نہ کوئی
جویں حضور نبی فرمایا بات برابر ہوئی

بھی ہیسی اک شخص کھڑوناآن اندھیر اڈایا
پہاڑاں طے ملک دیاں اوپراسنوں رنج وکایا

کئی دناں دا پینڈا ہیسی راوی ذکر لیایا
جنتھے اندھیر وکایا اُسنوں وچہ حدیثاں آیا

ناندیں سال ہجریدے اندر ہی ایہہ واقعہ آیا
جیہونکر غیبوں پاک نبی نے پہلوں آکھ سنایا

مطلق غیب خداوند تائیں حضرت نوں وحی آیا
جھگڑے جھیڑے کر کے لوکاں وادھو رولا پایا

ذاتی غیب خدا دا خاصہ شک نہ اسوچہ کوئی
بخشش علم رسولاں اُپر رحمت ربدی ہوئی

اسوچہ شرک نہ بالکل بھائی عرض فقیر سناوے
غیبی علم محدود رسولاں ربدی دتیاں آوے

جیکر غنی ہزار روپیہ دے فقیر کسے نوں
کدی شریک نہ اُسدا بنسی رکھو یاد اسے نوں

غیب خدا دا دتا ہویا جے نہ منے کوئی
کافر ہے فرعون برابر ختم عدالت ہوئی

انشاء اللہ اسدا اگے پورا ذکر سناواں
نقل قرآن حدیثاں وچوں واضع کر سمجھاواں

یارب اسماعیل نماناں در تے عرض سناوے
سدھا رستہ بخشیں سانوں جویں رسول سناوے

پیشین گوئی چہارم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِیْئُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی (از مسلم و بخاری) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اکرم نے جب تک سرزمین حجاز سے آگ ظاہر ہو کر بصریٰ کے اونٹوں کی کوہانوں کو روشن نہ کریگی قیامت اس سے پہلے قائم نہ ہوگی۔ **فائدہ** حجاز عرب میں ہے اور بصری عراق میں ہے مکہ مکرمہ اور شام کے درمیان شہر ہے جس کے گھڑے سرد ہونیکی وجہ سے مشہور ہیں۔ جب حجاز سے آگ ظاہر ہونیکو قریب تھی تو مدینہ کی زمین کانپتی رہی تھی لوگوں کو خوف ہوا کہ شاید قیامت ابھی آگئی ہے۔ تو مدینہ کے قریب ہی حجاز سے آگ نکلی جسکی وجہ سے ایک زمین پھٹ بھی گئی۔

نظم پنجابی

دوروں دیکھ خلائق ساری حیرت اندر آئی
عرب وچوں اگ ظاہر ہوکے پہنچی بصری تک روشنائی

ہیسی ختم ہودن دکا اُو پردور عباسی شاہی
چھ سو برساں بعد نبی تھیں ایہہ اگ نکلی آہی

پتھر لوہا جو شئے اُسدے اندر ڈالی جاوے
سب کجھ سڑ کر کوئلہ ہووے مول نہ باہر آوے

اپ غیب علم دی وچوں خبر نبی فرمائی جو کچھ پاک نبی دیتا ئیں کیتا بخش الٰہی!
واہ سبحان اللہ کیا عظمت ملی رسول نبیؐ نوں بعد خدا دی سب خلقت پر ملیا فضل نبیؐ نوں
سارا غیب خداوند عالم بخشیا حضرتؐ تائیں جیہڑی کہن نہ غیب رسولاںؑ بھلے پھرن کوراہیں

پیشین گوئی پنجم

وعن ابی ھریرۃ قال قال النبیؐ اذا ھلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہٗ الخ (الحدیث) (بخاری ومسلم)
ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریمؐ نے جب ایران یعنی فارس کا بادشاہ کسریٰ فوت ہوگا تو
پھر کوئی بادشاہ نہ ہوگا جو وہاں کی فرمانروائی کرے سوائے ہمارے یعنی وہ بادشاہی اسلام کی ہوگی
واذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہٗ الخ الحدیث) ترجمہ اور جس وقت قیصر فوت ہوگا یعنی شاہِ روم
فوت ہوگا تو اسکے بعد کوئی وہاں کا بادشاہ نہ ہوگا۔ جو وہاں کی فرمانروائی کرے سوائے اسلام کے اور فرمایا
مجھے قسم ہے اُس خدائے رحمان کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ بیشک روم وایران کے
خزانے راہِ اسلام میں خرچ کئے جائینگے۔ یعنی قبضہ اسلام ہوگا۔

درنظم پنجابی

اوڑک پورا ربّ نے کیتا جیوں سرورؐ فرمایا وچہ خلافت عمرؓ بہادر فارس فتح کرایا
شاہ فارس دی جتنے آہے دولت مال خزانے خرچ ہوئے سب مسلماناں پر اُس توں یار یگانے
پینتیس ۳۵ ہزار اسلامی لشکر پہنچیا کر کے دھایاں نقد ہزار اشرفیاں باراں ہر فوجی نوں آیاں
ایس حسابوں کُل خزانے بنے کروڑ بتالی پورا کیتا بول نبیؐ دا پاک خداوند عالی
ایویں روم بھی عمر بہادر کیتا فتح تمامی ونڈے گئے خزانے سارے وچہ لشکر اسلامی
دوہویں ربّ نے فتح کرائے اندر عہد فاروقیؓ کفر شرک دیاں رہماں اوتھوں سب ہویاں موقوفی
پورا ذکر فتح دا وچہ رسالے محرم آوے مجلس یاراں دی وچہ دیکھو بیشک جے دل چاہوے

پیشین گوئی ششم

عن جابرٍ قال قدمنا مع النبیؐ من سفرٍ فلما کان قرب المدینۃ جاءت ریحٌ تکاد ان تدفن الراکب
ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ جب ہم غزوہ بنی مطلق سے واپس ہوئے اور قریب مدینہ منورہ کے آئے

تو سخت ہوا چلی اگر لوگ کسی آڑ میں نہ کھڑے ہوتے تو سواروں کو اُلٹ پلٹ دیتی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيْحُ بِمَوْتِ مُنَافِقٍ (از مسلم) ترجمہ پس فرمایا رسول اکرمؐ نے کہ اس ہوا کو اللہ تعالیٰ نے رفاعہ بن ورید منافق کی موت کیلئے بھیجا ہے چنانچہ جب ہم مدینہ پہنچے تو واقعی رفاعہ بن ورید منافق اُس اندھیری کے سبب مرگیا تھا۔

نظم پنجابی

ایہہ بھی خبر رسول اللہ نے غیبوں آکھ سُنائی
رفاعہ مدینے دیوچہ مویا نال اندھیر تباہی

پیشگوئی دے معنی ہی جو غیبوں خبر دسیوے
ہُن کئی منکر وچہ نہ آون بڑا تعجب آوے

فوت ہویا وچہ سخت ہوا دے لچ شریر پرانا
ایسے کارن جھکھڑ گھلا آکھے نبیؐ ربانا

بیشک غیب نبی نوں دتا پاک خداوند باری
ابوجہل دا ساتھی ہوسی جو ہویا انکاری

اسماعیل تیرے در مولا کرداں نت دعائیں
حرمت نبیؐ مسلماناں نوں سدھے رستے لائیں

پیشین گوئی ہفتم

صحیح مسلم میں ابن مسعودؓ سے شر دجال کا قصہ بہت لمبی حدیث میں بیان ہوا ہے کہ جب عروج امام مہدی کو چھ سات برس ہوں گے تو اچانک ایک آواز آئے گی کہ اسطرف سے دجال لعین نے ظاہر ہو کر فتنہ برپا کر دیا ہے اُسوقت امام صاحب ملک شام میں ہوں گے اور خبر سنکر جو کچھ ہاتھوں میں ہوگا سب کچھ چھوڑ کر عرب کی طرف لوٹینگے اور دس اسوار بطور جاسوس اُنکے آگے پیچھے ہونگے اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اُن کے نام بمعہ اُن کے قبائل و ولدیت کے جانتا ہوں اور اُن کے گھوڑوں کے رنگ بھی پہچانتا ہوں

مقولہ شاعر

نبیؐ کہیا میں نام اونہاندے معہ ولدیت جاناں
بھی نام قبائل اونہاندے جاناں گھوڑیاں رنگ پچھاناں

اوہ سب خلقت تھیں افضل ہوون اندر اُس زمانے
ایہہ غیبوں خبر نبیؐ نے دتی سمجھیں نال ایمانے

غیب نبیؐ نوں ثابت ہووے فقہ حدیث قرآنوں
لکھ وکھاواں تیرے تائیں فضل خدا رحمانوں

(۱) مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ (پارہ ۴ ۸/۱۸ ۳) ترجمہ اللہ علم غیب پر مطلع نہیں کرتا۔ ان اپنی رسولوںؑ کو دیتا ہے جتنا چاہے۔

ع ۔ جہاں کہیں اسطرح کا نشان ہو۔ اسطرح کا حوالہ لکھیں
پارہ نمبر / سورۃ کا رکوع نمبر ۔ سورۃ نمبر / رکوع کی آیت نمبر

(۲) عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ ط (پ ۲۹ جن ۸/۱ ع ۲۷) ترجمہ اللہ غیب کا جاننے والا ہے وہ کسی کو اپنے غیب پر مطلع نہیں کرتا سوائے پسندیدہ رسولوں کے (۳) وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ط (پ ۳۰ کوٰیر ۵/۸۲) محمد الرسول اللہ غیب کی باتیں بتانے میں بخیلی نہیں کرتے۔ معلوم کرو کہ جب جانتے ہی نہیں تو بخیل نہ ہونیکا کیا مطلب (۴) صحیح مسلم جلد دوم صفحہ ۳۹۰ سطر ۱۸ بحوالہ انوار آفتاب صداقت صفحہ ۱۳۲ سطر ۲۳ میں حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ایکدن منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ اور ابتدائے قیامت تک جو کچھ ہونیوالا تھا سب کچھ بیان فرما دیا پھر جس نے یاد رکھا سو یاد رکھا جسنے بھلا دیا سو بھلا دیا (۵) حدیث شریف مواہب اللدنیہ جلد دوم صفحہ ۱۹۲ سطر ۱۱ بحوالہ انوار آفتاب صداقت صفحہ ۲۰ سطر ۱۲ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم نے کہ تحقیق اٹھائی گئی تمام دنیا میرے ملاحظہ کیواسطے پس میں اسکی طرف اور تمام چیزوں کی طرف جو قیامت تک ہونیوالی ہیں دیکھتا ہوں۔ اور اسطرح دیکھتا ہوں جسطرح اپنے ہاتھ کی ہتھیلی دیکھتا ہوں۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور ہر جگہ حاضر و ناظر اور زندہ ہیں اور سب کچھ دیکھتے سنتے ہیں (۶) اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ط (پ ۲۹ ع ۲۷ ۱/۱۶) ترجمہ بیشک ہم نے تمہاری طرف رسول عربی کو تمہارے اوپر حاضر (گواہی دینیوالا) ناظر بننے والا بنا کر بھیجا ہے۔ جیسا فرعون کی طرف موسیٰؑ کو بھیجا تھا۔ صاف ظاہر ہے کہ گواہی دینیوالا وہی ہو سکتا ہے جو حالات سے واقف ہو اور شاہد بمعنی حاضر جس کا بڑا ثبوت نماز جنازہ میں ملتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا یا اللہ ہمارے شاہد و غائب کو بخشدے الغرض بہت سی مثالیں غیب کے متعلق ہیں مگر بخوف طوالت نظر انداز کیا جاتا ہے۔ لہذا نبی کے معنی بھی غیب کی خبر بتانیوالا ہوتے ہیں۔ اگر نبی سے غیب کی خبریں جدا کر دی جائیں تو نبیاء اور ہمارا کیا فرق ہے۔ یا اللہ ہمارے متعصب بھائیوں کو ہدایت اور سمجھ عطا فرما۔ آمین۔ دیگر شرک دور کرنے کیلئے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ اللہ کا علم ذاتی اور رسولوں کا علم عطائی ہوتا ہے۔ اور ہمارے بھائیوں کے پاس نبی کریمؐ کے غیب دان نہ ہونیکا ثبوت قرآن مجید میں یہ آیت ہے جسکے معنی ہیں کہ اگر میں غیب جانتا تو مجھے برائی نہ لگتی۔ اس آیت کے متعلق تفسیر خازن جلد دوم صفحہ ۱۶ اور تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ ۴۷ سطر ۲ بحوالہ انوار آفتاب صداقت صفحہ ۱۲۰، ۱۲۱ ان آیات سے تواضع کسر نفسی اور اعتراف عبودیت ہی ہے ورنہ اگر نفی از علم غیب ہوتی تو دیگر آیات متعلقہ علم غیب کیوں آتیں اور یہ ٹھیک بھی اسی طرح ہے کہ کلام الٰہی میں تضاد محال ہے تو پھر اس میں تطبیق فقط اسی صورت میں ہو سکتی ہے ورنہ اگر ان آیات سے نفی از علم غیب مراد لی جائے تو بہت سی آیات و احادیث کا انکار لازم آئیگا جو کفر ہے اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْهُ۔ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ

پیشین گوئی ہشتم وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَدَّعِيْ فِي الْاِسْلَامِ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ ط حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جنگ حنین والے دن ہم لوگ نبی کریم کیساتھ تھے تو حضرت نے ایک شخص کے حق میں فرمایا کہ یہ شخص دوزخی ہے حالانکہ وہ اسلام کا بڑا دعویٰ رکھتا تھا فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الَّذِيْ الخ (الحدیث) بخاری) پھر وہ آدمی لڑائی میں گیا تو بہت سارے آدمیوں کو اسنے قتل کیا۔ اور اسکو بھی کافی زخم آئے مگر شہید نہ ہوا۔ تو اصحابہ کرامؓ نے خدمت نبویؐ میں گذارش کی کہ یا رسول اللہ۔ اس شخص کو آپنے دوزخی فرمایا ہے مگر بظاہر ہمیں پکا مسلمان معلوم ہوتا ہے کیونکہ اسنے بڑے کفار قتل کئے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ خبردار وہ دوزخی ہے۔ حتیٰ کہ وہ آدمی اپنے پیٹ میں خود تلوار مار کر مر گیا یعنی خودکشی کر لی۔ اصحابہ کرامؓ نے حاضر ہو کر عرض کی صَدَقْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ واقعی وہ آدمی دوزخی تھا کیونکہ اسنے خودکشی کر لی۔ جناب سرور کائنات نے اس کا جنازہ بھی نہ پڑھا۔

پیشین گوئی نہم امام احمدؒ ابو داؤدؒ نے عبد اللہ بن عمرؓ سے بحوالہ طبرانی روایت کی ہے۔ کہ ایکدن حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں بعض لوگ قدریہ ہونگے یعنی انکا عقیدہ ہوگا۔ کہ انسان اپنے افعال پر خود قادر ہے اور خدا کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ گویا تقدیر الٰہی کے منکر ہونگے۔ اس حدیث کے مطابق فرقہ معتزلہ۔ قدریہ۔ جبریہ۔ خارجی۔ رافضی وغیرہ ظہور میں آئے۔ اور مسلم ترمذی ابو داؤد میں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب محمد مصطفیٰ نے کہ میری امت میں خسف و مسخ منکران تقدیر کیلئے ہوگا۔ فائدہ روافض بھی منکر تقدیر ہیں ان میں خسف و مسخ ہوا تھا۔ اور مسخ کی چند حکایتیں شواہد النبوۃ میں مذکور ہیں جنکو ہم نے رسالہ ماہ محرم میں لکھدیا ہے۔ وہاں دیکھو۔ اور خسف کی ایک روایت جذب القلوب

میں محب طبرانی نے ریاض میں لکھا ہے کہ چند رافضی اہل حلب بہت سے تحائف اور مال لیکر امیر مدینہ کے پاس آئے اور کہا کہ ہم کو ابابکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی لاشیں روضہ متبرکہ سے نکال لینے دو۔ وہ امیر چونکہ بدمذہب تھا۔ اسنے اجازت دیدی۔ اور خادم روضہ پاک کو حکم دیدیا کہ چند آدمی رات کو تیرے پاس آئینگے انکو دروازہ کھول دینا۔ اور جو کچھ وہ کریں منع نہ کرنا۔ جب آدھی رات کا وقت ہوا تو چالیس آدمی آئے۔ اور دستک دی۔ خادم کا بیان ہے کہ میں نے دروازہ کھول دیا۔ اور کیا دیکھتا ہوں کہ اُن کے ہاتھوں میں کدال وغیرہ اوزار اور قندیلیں تھیں۔ اور وہ روضے متبرک کھودنے لگے۔ میں حیران ہو کر ایک گوشہ میں بیٹھکر رونے لگا۔ کہ الٰہی یہ کیا قیامت برپا ہوگئی ہے سبحان اللہ ابھی وہ لاشوں کے قریب بھی نہ پہنچے تھے کہ محراب عثمانی کے نزدیک وہ تمام زمین میں غرق ہو گئے۔ اُدھر امیر مدینہ منتظر تھا کہ وہ دوست ابھی آتے ہیں۔ مگر لاچار ہو کر بہت دیر کے بعد وہ خود میرے پاس آیا اور پوچھا کہ وہ آدمی کہاں ہیں؟ میں نے عرض کی کہ تمام دشمنانِ اصحاب ثلاثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین غرق ہو گئے ہیں۔ اُس نے کہا کہ تو دیوانہ ہو گیا ہے۔ میں نے کہا کہ یہ نشان موجود ہیں۔ میں دیوانہ نہیں ہوں۔ وہ امیر بدمذہب سے تائب ہو گیا۔

پیشین گوئی دہم (۱۰)

امام احمد و ابوداود و ترمذی حاکم وغیرہم نے روایت کی ہے۔ کہ فرمایا نبی کریم نے کہ میری اُمت میں عنقریب تہتر فرقے ہوجائینگے۔ لیکن اُن میں صرف ایک فرقہ ناجی یعنی جنتی ہوگا باقی تمام دوزخی ہوں گے۔ صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ وہ کون سا فرقہ جنت میں جائیگا فرمایا جو میرے اور میرے اصحابؓ کے طریقہ پر ہوگا۔ اب غور کرنا چاہئے کہ حضرت عمرؓ کی بیس تراویحوں سے کیوں انکار ہے۔ یا اصحاب کرام کا طریقہ پسند نہیں ہوگا۔ اگر زیادہ دیکھنا ہو تو خطبات ماہ محرم میں مفصل درج ہے وہاں سے دیکھو

پیشین گوئی یازدہم (۱۱)

ابونعیم نے اپنی مسند میں ابوعبیدہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری اُمت ہمیشہ انتظام سے رہیگی مگر ایک شخص بنی امیہ سے یزید نامی رخنہ ڈالیگا۔ اور فرمایا کہ مدینہ شریف میں خون ریزی بہت ہوگی یہ واقع بھی بعد شہادت حضرت امام حسینؓ علیہ السلام ظاہر ہوا جبکہ حضرت امام حسین اور اُنکی اولاد اور بہت سے اصحاب کرام نے اور اکثر باشندگانِ مدینہ نے یزید کی بیعت سے انکار کیا۔ کیونکہ وہ بہت بدافعال تھا۔ اگر مفصل دیکھنا ہو تو رسالہ ماہ محرم میں دیکھو۔

پیشین گوئی دوازدہم (۱۲)

وَکَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَہٗ اَبْنَاءُ فَارِسَ رواہ البخاری و مسلم بحوالہ نشان محمدی مصنفہ اسمٰعیل ثانی الہدیث ص۵۶ مطبع کاہنہ نقیر اللہ تاجر کتب محلہ سادھواں لاہور۔ **ترجمہ** اگر ہو دے ایمان ثریا تارے کے پاس ہر آئینہ حاصل کرینگے بیٹے فارس کے۔ کیونکہ امام صاحبؒ کا وطن اصل فارس تھا۔ دو بیت بھی اُن کے تحریر کرتا ہوں۔

وطن او بدا اصل فارس پہچان کوفے آئے ✦ ایس حدیثوں پیشن گوئی کیا پاک نبیؐ فرمائے
امام صاحبؒ جیہے کوفے جمّے اوتھے پرورش پائی ✦ دین نبیؐ دا روشن کیتا واہ واہ نیک کمائی

فائدہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام جعفر صادق کے علاوہ اور بھی بہت سے اصحاب نبویؐ کی زیارت کی ہے اور نسب نامہ آپکا اسطرح ہے۔ حضرت نعمانؒ عرف ابوحنیفہ بن ثابت بن نعمان بن ہرمز بن ثابت بن قیس بن مرزبان بن شہریار بن بہرویز بن نوشیروان عادل۔ آپ بڑے اتقا کے مالک تھے۔ آپ نے

اپنی حیات مبارکہ میں سات ہزار قرآن شریف ختم کئے ہیں - اور ہر رات ہزار نفل پڑھتے تھے - اور چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے رہے روایت ہے کہ ستر تھان کپڑے میں سے ایک تھان داغدار تھا - تو آپ نے اپنے نوکر کو کہدیا کہ اُس تھان داغدار کی بابت خریدار کو اطلاع کر دینا تاکہ دھوکہ نہ کھائے - مگر نوکر بوجہ نسیان فروخت کرتے وقت کہنا بھول گیا اور ہزار روپے کو تھان فروخت کر ڈالا امام صاحب نے پوچھا کہ خریدار کو داغ سے مطلع کر دیا تھا یا نہیں - نوکر نے عرض کی یا حضرت کہنا بھول گیا ہوں مگر خریدار بہت خوش گیا ہے - فرمایا جا اُسکو تلاش کرکے خبردار کر دو - نوکر نے ہر چند کوشش کی مگر اُسکا پتہ نہ ملا - تو امام صاحب نے اُس تھان کی قیمت اپنے اوپر حرام سمجھکر تمام مساکین پر تقسیم کر دی - محمد بن عثمان رض لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رح کے دونوں ہاتھوں اور سینے مبارک پر یہ آیت لکھی ہوئی تھی - یَا أَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ط فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي ط ترجمہ اے اطمینان والے نفس رجوع کر اپنے رب کی طرف راضی ہو کر اور میرے نیک بندوں کے ساتھ ملکر میری جنت میں داخل ہو جا - اور حضرت امام ابوحنیفہ کے متعلق حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ دہلوی صراط مستقیم میں فرماتے ہیں

امام شافعی را بہ بیند کہ چہ مدح دلے درمدح اصحاب وے میکند و گوید: اَلنَّاسُ کُلُّهُمْ عِیَالٌ عَلٰی فِقْهِ اَبِي حَنِیْفَةَ [1] و در شان محمد بن حسن رض شیبانی کہ شاگرد امام ابوحنیفہ رض است فرمودہ اگر اہل کتاب از یہود و نصاریٰ تصانیف امام محمد را بہ بیند بے اختیار ایمان آرند و امام محمد شش کتاب تالیف کردہ کہ ہر یکے ازاں شصت مجلد و ہفتاد مجلد بلکہ بیشتر است و امام محمد اکثر مسائل دقیق از کتب امام ابوحنیفہ رح نقل میکرد و نظرے میکرد و ازاں استفادہ می نمودہ و چنانکہ تقلید و اتباع امام ابوحنیفہ باحادیث و اقوال صحابہ رض است و دیگر برانیست (بحوالہ کتاب الاسلام صفحہ ۵۷۲)

ترجمہ در نظم پنجابی

صراط المستقیم دی اندر ذکر مبارک آوے
امام تے اُسدی شاگرداں دی کیسی مدح سناوے
امام محمد شیبانی ابوحنیفہ رح دا تلمیذ پیارا
سٹھ یا ستر جلداں ہیسن یا کجھ ودھ چھپانی
اکثر اُسنے مسئلے لکھے کتب عظیم اماموں
تقلید اتے اتباع امام دا موافق نال حدیثاں

عبدالحق محدث عالم شافعی رح کنوں سناوے
فقہ امام دی لگے بچے [1] خلقت نوں فرماوے
چھ کتاباں اُسنے لکھیاں جن نوں ہیر یا بارا
جلد ایمان لیاون جیکدی ویکھن یہود نصرانی
امام احمد [2] نے مدد لیتی بھی اُس فیض کراموں
ملدی نال اقوال اصحاباں رض لگے بُری نیشاں

۱ یعنی تمام فقیہہ لوگ امام ابوحنیفہ کی فقہ کے آگے مثل بچے کے ہیں - ۲ امام احمد حنبلی رح - ۳ امام ابوحنیفہ مراد ہیں -

ہور مناقب امام صاحب دی قدر دکھول سناواں — سکن وچہ نہ آون ہرگز تھوڑا ذکر لیاواں
سید میر محقق صاحب وچہ کیدا نی لیاوے — حضرت ابوحنیفہ رح اُتے فضل خدا فرماوے
بہت محبت نال اونہاں لکھی مسئلے سب اسلامی — کل امام تے مجتہداں نے منی اُس غلامی
شافعی رح مالک سارے آکھن علم اونہاندے پارول — اسیں فقیہہ تمامی ثابت قول اقرارول
ہور مجدد الف ثانی جی وچہ مکتوب لیاون — عیسٰی مثل امام صاحب نوں سو قول آکھ سناون
مہدی رح تے عیسٰی جد آون حکم الہوں بھائی — اس مذہب تے حکم چلاون فرق نہ اسوچہ کائی
زُہد فقاہت تقویٰ اندر کوئی نہ اُسدا ثانی — علم حدیث اتے تفسیراں ہے امام لاثانی
روم شام تے عرب مصر وچہ جتنے بادشاہ ہوئے — سارے مذہب حنفی آہے ایسے اُتے موئے
ایہو دلیل ہے پاس اساڈے حنفی مذہب دی بھائی — اِسدی گنتی وچہ دُنیا دی بہت زیادہ آئی
جیکر ہوندا اُسدے اندر نقص ذرا بھر کوئی — اُسدے منن والیاندی کیوں گنتی زیادہ ہوئی
اکبہ ہور بیان سناواں تینوں شوق پیارول — سُنکر قلب ہدایت پاوے فضل ہوے سرکارول

بحرالرائق میں کتاب الاشتباہ میں ہے قَالَ الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَبَحَّرَ فِي الْفِقْهِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى كُتُبِ أَبِي حَنِيْفَةَ كَمَا نَقَلَهُ ابْنُ وَهْبَانَ عَنْ حَرْمَلَةَ اِنْتَهٰى كِتَابُ الْإِسْلَامِ ص ۳۲ صاحب بحرالرائق نے لکھا ہے کہ امام شافعی رح نے فرمایا کہ جو کوئی فقہہ میں تبحر حاصل کرنیکا ارادہ رکھتا ہے اُسکو لازم ہے کہ دیکھے کتب امام ابوحنیفہ رح کی جیسا کہ ابن وھبان رض نے حرملہ رض سے نقل کی ہے۔ شاہ عبدالحق رح محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ صراط مستقیم میں دوسرے مقام پر فرماتے ہیں۔

چو احادیث امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بداں آخذ کردہ وتمسک نمودہ امام ابوحنیفہ رح بداں تمسک نمودہ واخذ نکردہ مردم گمان کردہ اند کہ مذہب او مخالف احادیث است وحالآنکہ دراینجا احادیث دیگر است صحیح وقوی تر از آنکہ وے رضی اللہ عنہ اخذ کردہ وتمسک نمودہ انتہیٰ

درنظم پنجابی

امام شافعی رح نے جنہاں حدیثاں کونوں سُلے لیتے — ابوحنیفہ رحمۃ اللہ نے درج نہ ہرگز کیتے
اس گل پاروں اکثر جاہل ایہ گل آکھ سناون — اُلٹ حدیث امام صاحبدا سارا مذہب بناون
اکثر اسوچہ غلطی کھاندی جاہل لوگ سودایاں — امام رح نے اوہ حدیثاں لیاں جو صحیح تے بہترآیاں
جنہاں اُتے امام شافعی رح نے فتویٰ نہیں لگایا — اوہ حدیثاں ابوحنیفہ سلیاں وچہ لیایا

یا اللہ توں فضلوں ساتوں حنفی کرکے ماریں	روز قیامت ساتھ نبیؐ دی پل تھیں پار اتاریں

امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ ۱۵۰ ہجری میں فوت ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اگر زیادہ دیکھنا ہو تو سیرۃ النعمان علامہ شبلیؒ میں دیکھو۔

(۱۳) پیشین گوئی سیزدہم

حاکم نے بسند صحیح روائیت کی ہے کہ رسول اکرم نے فرمایا کہ عنقریب ایسا ہونیوالا ہے کہ لوگ دور و دراز سے سفر کرکے مدینہ منوّر میں تحصیل علم کیواسطے آیا کرینگے۔ اس پیشنگوئی کے مصداق حضرت امام مالکؒ ہیں جن کا مزار مبارک بھی اب تک مدینہ شریف میں موجود ہے اپنے وقت میں مدینہ شریف کے جیّد عالم گذرے ہیں۔

پیشین گوئی چہارم

ابو داؤد نے ابن مسعودؓ اور بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے اور عبد اللہ بن عباس سے روائیت کی ہے کہ فرمایا نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قریش میں سے ایک بڑا عالم ہوگا۔ جو زمین کو علم سے بھر دیگا۔ اس حدیث کے مصداق حضرت امام شافعی علیہ رحمتہ ہیں۔ کیونکہ آپ قریشی تھے اور اولاد حضرت عبد المناف سے تھے۔ برادران اسلام کو غور سے دیکھنا چاہیئے کہ یہ علم غیب ہے یا نہیں حضورؐ کے علم غیب کے نہ ماننے والوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جن آیات احادیث میں آپکو نفی علم غیب معلوم ہوتی ہے۔ اُن کے متعلق مندرجہ ذیل سبق قابل غور ہے۔ مواہب الدنیہ میں رکن دین سمنانیؒ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تین صورتیں ہیں۔ ایک (۱) بشری اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ (۱۶ پارہ۔ سورہ کہف) ترجمہ یعنی اے لوگو میں تمہاری ہی طرح کا بشر ہوں۔ دوسری (۲) ملکی جیسا کہ آپکا ارشاد ہے اِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدِکُمْ اِنِّیْ اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ ھُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ ط ترجمہ تحقیق میں تمہاری طرح نہیں ہوں کہ میں اپنے رب کے نزدیک شب بیداری کرتا ہوں اور وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ تیسری (۳) حقی جیسا کہ فرمایا حضورؐ نے لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ ط ترجمہ میرے لئے اللہ کے نزدیک ایک ایسا وقت بھی ہے کہ وہاں نہ کسی ملک مقرب کی رسائی ہے اور نہ کسی نبیؑ رسولؐ کی۔ اور سُنو حدیث عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُطْبَۃً مَا تَرَکَ فِیْھَا شَیْئًا اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ ط ترجمہ حضرت حذیفہؓ

سے روایت ہے ایکدفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے اندر خطبہ پڑھا جسمیں حضورؐ نے ابتداء حضرت آدم علیہ السلام سے تمام نیک و بد حالات جو گذرے تھے اور جو گذرنے والے تھے۔ دوزخ بہشت وغیرہ تاقیامت جو کچھ ہونے والا تھا بیان کر دیا۔ ناظرین کیخدمت میں عرض ہے کہ کیا انبیاء کو ایکدفعہ بیان کی ہوئی چیزیں بھول بھی جاتی ہیں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم اللہ ہمارے اہل اسلام لوگوں کے عقیدے درست کرے یہی علم غیب ہے اور یہ سب ذکر مشکوٰۃ شریف میں موجود ہے۔ اور بخاری شریف میں یہ حدیث بھی موجود ہے لَا تَسْئَلُوْا عَنْ شَیْءٍ فِیْمَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ السَّاعَۃِ اِلَّا اَنْبَأْتُکُمْ بِہٖ ترجمہ تمہارے اور قیامت کے درمیان کوئی ایسی چیز نہیں کہ تم اس کے متعلق مجھ سے دریافت کرو مگر میں اسکا جواب نہ دے سکوں۔ کیوں جناب اب بھی تسلی ہوئی یا نہیں۔

نظم پنجابی

صورتاں تن نبیؐ دیاں آیاں نزد خداوند باری	بشری ملکی حقی بھائی جیونکر عرض گذاری
ہر اک صورت اندر اپنی عمر رسول گذاری	ہن جو اکو صورت منّے باقی تھیں انکاری
اوہ ونگ کفار جو آکھن احمدؐ وانگ اساڈے آیا	لکھ تمام احوال نشاواں جویں کتابوں پایا

فائدہ ہمارا اہلسنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ صاحب کو غیب ذاتی ہے کسی کا دیا ہوا نہیں اور انبیاءؑ اولیاءؒ کو علم غیب عطائی ہے۔ کسی کو زیادہ کسی کو کم مگر جناب رسول مقبولؐ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام مخفی خزانوں کا علم دیا گیا ہے۔ نعوذ باللہ شیطان لعین سے بھی کم ہے۔ اور ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اگر کوئی کہے انبیاءؑ اور اولیاءؒ کو اپنا ہی علم ہے اور اللہ سے نہیں ملا یا اللہ کے برابر ہے۔ تو بیشک کفر ہے۔ مگر ہم تو کہتے ہیں اللہ نے دیا ہے

ضمیمہ خطبات ماہ ربیع الاول جس میں معترضین کے جواب دئیے گئے ہیں

فصل اوّل حضورؐ کے آداب کا بیان

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْھَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ ۵ پارہ ۲۶ حجرات ۱ (۴۹)

ترجمہ: اے ایمان دارو اپنی آوازوں کو رسول اکرم کی آواز سے بلند ہرگز نہ کرو اور نہ ہی حضور محمد رسول کو اس طرح بلاؤ جس طرح آپس میں ایکدوسرے کو بلاتے ہو۔ یعنی مؤدب طریقے سے رسول اللہ یا نبی اللہ کہہ کر بلاؤ۔ مبادا اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ۝ تمہارے اعمال ضائع ہوجائیں اور تمہیں معلوم ہی نہ ہو۔ اسی واسطے بعض بزرگوں نے فرمایا ہے۔ مَنْ تَرَکَ الْاَدَبَ رُدَّ عَنِ الدَّرَجَات یعنی جو ادب کو ترک کرے وہ درجات عالیہ سے محروم رہتا ہے۔ مسئلہ اس آیت کے نازل ہونیکے بعد حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اسقدر باریک آواز سے بولتے تھے۔ کہ دوبارہ بولنے کے بغیر سمجھ ہی نہ آتی تھی

فائدہ دیکھو حضور رحمۃ اللعلمین کی اتنی گستاخی کی کتنی سزا ٹھہرائی ہے کہ ذرا سی آواز بلند سے بولنے کی صورت میں ہی تمام اعمال برباد ہوجاتے ہیں۔ لہذا تمام اصحابہؓ ہروقت ڈرتے رہتے تھے

از خدا خواہیم توفیقِ ادب
منگیے ادب توفیق زیادہ خالق دی سرکاروں
چھ لکھ سال عبادت اندر شیطان لنگائی

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد
تارک ادب اکیلا ہی نہ دکھ تکلیف اٹھاوے

گر تو ہستی طالبِ راہِ خدائی
جے ہیں طالب راہ ہدایت دساں تیری تائیں
ادب کریں نال تیر تیائیں مطلب ملسن سارے

در ہمہ کردار با اخلاصِ رب
ہر کم وچ اخلاص نہ چھوڑیں اے دلدار پیارے
ادب کریں تاں تھوڑے عملوں عالی منصب پاویں

ہر چہ فرماید ترا ادب رسول
جو کجھ تینوں دسیا جاوے ادب آداب رسولؐ
ادب رسول کرن تھیں ملسی تینوں خالق سائیں

اے پسر ہرگز مکن ترکِ ادب
ترک ادب دی مول نہ کرنی اے فرزند پیارے
مرد باید از ادب راہِ خدائی

بے ادب محروم ماند از فضل رب
خالی رہیا بے ادب نکارا رحمت فضل غفاروں
اک بے ادبی پاروں آسدی اوگن گئی کمائی

بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
بلکہ آتش قہر غضب دی دوجیاں نوں بھی لاوے

ذرہ ذرہ ادب کن با کبریا
چھوٹے موٹے ادب الٰہی نال پیارا دائیں
بے ادبی تھیں خالی ہوسیں وانگ ابلیس نکارے

استقامت دار در راہ ادب
ثابت قدم رہیں ہر حالت وچ ادباں رب پیارے
بے ادبی تھیں ہوگ منہ کالا جے لکھ عمل کماویں

یک سر موئے نمی باید عدول
وال برابر اسدی اندر کریں نہ حکم عدولی
ادب محمدؐ پاروں تیریاں ہون معاف خطائیں

تا نہ افتی از مقام قرب رب
کدی نہ ہین مقرب ربدی جو بے ادب نکارے
بلکہ باید از ادب قرب خدا

بندہ پاوے ادب کرن تھیں راہ ہدایت پیارا ۔ بلکہ قرب الٰہی ملدا توں سن برخوردارا

از ادب زندیق صدیقے شود ۔ بے ادب صدیق زندیقے شود

ادب کرن تھیں ملحد فاسق شان صدیقاں پاوے ۔ کرے صدیق بے ادبی جیکر دور لکا لیا جاوے

جنہاں ادب نبیؐ دا کیتا عالی منصب پائے ۔ بلال جیہے دربان بتاندے جنت وچ پہنچائے

کہن رسول نہ نظریں آوے سو ہتھاں بناون ۔ اسماعیلا آکھ اونہانوں اکھیاں ٹھیک کراون

نہیاں اکھیں کارن دارو ملدا کرموں والے ۔ یا تُسر قبیوررتر چھتر حضرت کیلیاں والے

او تھے جا کے اکھیاں تائیں جلد علاج کرائیں ۔ پھیر رسولؐ نہ نظری آوے مینوں آکھ سنائیں

آمیں تینوں رستہ دساں رہنوں ملنے والا ۔ طفیل بزرگاں پیاروں ملدا فضلوں حق تعالیٰ

رب وکھاون والیاں تائیں پہلوں کر شکرانہ ۔ اُسدے باجھ نہ راضی تھیندے جو رب یگانہ

جیکر شک کریں تاں بھائی احادیث وکھاواں ۔ توں بھی اُستے عمل کماویں تے میں بھی جنت پاواں

فَمَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ تَعَالٰی ترجمہ پس جسنے بندوں کا شکر ادا کیا اُسنے اللہ کا شکر ادا کیا

ترجمہ در نظم پنجابی

بندیاں ربدیاں دی نہ کرسی دلوں جو شکر ادائی ۔ کیتا ربدا شکر نہ اُس نے آکھے نبیؐ الٰہی

بس میاں پھڑ رہبر کامل خیریں گذرن تینوں ۔ دلدا مطلب پورا ہووے پھیر سناویں مینوں

گر ادب در جملہ شئے داری نگاہ ۔ بے گماں گردی ز خاصان الٰہ

حفظ مراتب ہر اک داتوں سمجھیں برخوردارا ۔ بن جاوینگا بیشک جھٹ توں خاص خدا دا پیارا

ادب نبیؐ دا ادب خدا دا ملدا مومن تائیں ۔ رب بلاون آیا ساڈوں خاص امت دا سائیں

اپنی اپنی جا ہگہ رہنوں بیشک عالم جانے ۔ فرق کفر اسلام وچالے نبیؐ رسول ربانے

دین سکھاون آیا ساڈوں سوہنے شملے والا ۔ جس نے آن وکھایا ساڈوں خالق پاک تعالیٰ

قولہ تعالیٰ وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّہَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ ط (سپارہ ۲۲ ۔ سورہ ۔ فاطر) ترجمہ جو شعائر اللہ مساجد ۔ کعبہ ۔ قرآن ۔ نماز ۔ انبیاءؑ وغیرہ کی تعظیم کرے گا ۔ وہی دلکا پرہیزگار ہے ۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ محدث دہلوی اپنی کتاب حجۃ البالغہ جلد اول صـ۵۵ میں فرماتے ہیں ۔ کہ تمام شریعتوں کی بنیاد شعائر اللہ کی تعظیم کرکے اللہ کا قرب حاصل کرنے پر ہے ۔ اور شعائر اللہ بہت ہیں مگر مشہور مندرجہ بالا ہی ہیں ۔ یعنی ادب رسولؐ ۔ ادب اہلبیت ۔ ادب کعبہ ۔ ادب نماز وغیرہ ادب رسولؐ

کیلئے بھی رسالہ خطبہ ماہ ربیع الاوّل اور ادب اہلبیت کیلئے رسالہ ماہ محرم اور ادب کعبہ کیلئے رسالہ ماہ ذوالحجہ اور ادب روزہ کیلئے رسالہ ماہ رمضان اور ادب نماز کیلئے رسالہ ماہ شعبان ہماری تصنیف دیکھو بخاری شریف میں ہے

حدیث در نظم پنجابی

عروہ رضی اللہ عنہ آکھے مکے والیو سنو عزیز بھراؤ
قیصر کسریٰ پاس گیا میں شاہ نجاشی نالے
ادب اصحاب رضی اللہ عنہم محمد جیہا ہور نہ کردا کوئی
جے تھک کھنگار زمیں پر سٹن خاص حبیب پیارے
دانگوں عطر گلاب ہوواں تے ملدے شوق پیار دل
آپ نبی دے وضو والا بچیا لین اصحابی رضی اللہ عنہم
لین تبرک کارن تے کجھ ملدے تن بدن پر
تیز نگاہ دے نال نہ ویکھن طرف رسول الٰہی
جدوں حضور سخن فرماون سارے چپ کر جاون
آپس اندر بکدو جے سنگ الفت بہت کماون
منوں سچ رسول ربانان ادب کنوں جھک جائو
بیشک ادب نبی دا کیتا یاراں دلوں بجانوں
سب اصحاباں رضی اللہ عنہم ظاہر باطن کیتا ادب رسولی

میں مجلس بادشاہاں دی کیتی ایگاں ولتے لائو
پر مجلس پاک نبی دی اندر ویکھے بھیت نرالے
بادشاہاں دی وانگ نبی دی کردے نہ عزت ہوئی
ہتھاں اُتے لین اصحابی شوقوں ہوئے دیوانے
فوراً عمل کرن جے کوئی حکم ہلے سرکاردں
زمیں اوپر نہ ڈگن دیندے ایسی کرن شتابی
پاس نبی دے شاواں رہندی بلبل جیوں چمن پیا
ایسا ادب نہ ویکھیا ہرگز جو کسے بادشاہی
اُچی ساہ نہ لیندا کوئی ادب کنوں شرماون
جیوں اک مائی بابل جائے نظر برابر آون
پھیر نہ ویلا ہتھیں آوے رد رد کے پچھتاؤ
تاہیں درجے ملے اُنہانوں بیحد حق سجانوں
مرن سعادت افضل جانن کرن نہ حکم عدولی

چنانچہ بخاری شریف میں مروی ہے کہ ایکدفعہ طائف کے رہنے والے دو آدمی مسجد نبوی میں باآواز بلند باتیں کر رہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمکو معلوم نہیں کہ رسول کریم کے پاس آواز بلند کرنی منع ہے۔ خدا کی قسم اگر تم مدینہ کے رہنے والے ہوتے تو تمکو درّے لگاتا۔ ایسا ہی مواہب اللدنیہ میں ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے جعفر منصور عباسی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ امیر المومنین تجھے کیا ہوا ہے اس مسجد نبوی میں باتیں بلند آواز سے مت کرو کیونکہ اس مسجد کا ادب حضور کی وفات کے بعد بھی ویسا ہی ہے کیونکہ حضور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حیات النبی ہیں اسی واسطے اکثر علمائے کرام نے فرمایا ہے کہ یا محمد کی بجائے یارسول اللہ پکارنا چاہیئے کہ

ع حتیٰ کہ حضور نے دوران خطبہ میں فرمایا اجلسو یعنی بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گیا مگر ایک شخص جس کا ایک قدم مسجد کے اندر اور دوسرا باہر تھا وہ بھی وہیں بیٹھ گیا اور تیسرے شخص نے مسجد سے باہر ہی سنا وہاں ہی بیٹھ گیا۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ حضور نے فرمایا تھا بیٹھ جا۔ اس واسطے ہم جہاں تھے وہاں ہی

نام لینا بھی بے ادبی ہے۔ **مسئلہ** ابن جوزیؒ نے اپنی کتاب صلوٰۃ الاحزان میں ذکر کیا ہے جب اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور حضرت حوّا سے نکاح کرنا چاہا تو فرمایا کہ اے ابو البشر حوّا کا حق مہر ادا کرو۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ تو پاک ہے میں حق مہر میں کیا چیز دوں۔ ارشاد ہوا ہمارے حبیبؐ حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پر بیس دفعہ درود شریف پڑھ دو۔ حق مہر ادا ہو جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ **مسئلہ** حضرت صدیقؓ اکبر نے حضورؐ کے منبر شریف پر کھڑے ہو کر کبھی وعظ نہیں فرمایا تھا۔ اور نہ ہی کسی دوسرے صحابیؓ نے ایسا کیا ہے اور حضرت امام جعفر صادقؒ نے کبھی بے وضو حدیث نبویؐ نہیں پڑھی۔ اور حضرت امام مالکؒ جب حضورؐ کا اسم گرامی سنتے تو ادب سے جھک جاتے۔ دیکھنے والے متعجب ہو کر پوچھتے تو آپؒ فرماتے لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُ لَمَا أَنْكَرْتُمْ عَلَىَّ مَا تَرَوْنَ ط ترجمہ یعنی میں جو کچھ دیکھتا ہوں اگر تم دیکھتے تو اپنے دیکھے ہوئے پر ہرگز انکار نہ کرتے۔ امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کا یہ دستور تھا کہ جب حدیث شریف پڑھاتے تو اوّل وضو اور غسل اور کپڑوں کو معطر کرکے زیب تن فرمالیتے بعد میں اپنے شاگردوں کو درس حدیث دیتے۔ یہ ہے ادب رسولؐ۔

نظم پنجابی

امام بخاری ادب نبیؐ دا اتنا کرن پیارے — اِک اِک لکھن حدیث تے پہلے دو دو نفل گذارے
یعنی پہلوں غسل وضو کر کردی ادا دوگانہ — تاں اک لکھن حدیث نبیؐ دی سنتوں یار یگانہ
ہور لکھن تاں تازہ وضو غسل دوگانہ کردے — کرگئے عمل محبت سیتی تابعدار امر دے
تاں اُسدی تصنیف پیاری شان زیادہ پاوے — ایویں ادب نبیؐ سرور دا ہر چیزاں وچہ آوے
جسم رسولاں علیہم تائیں دھرتی ادبوں گل نہ کھاندی — وچہ مشکوٰۃ عمرؓ دے بیٹے ایہ حدیث لیاندی

عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ

ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول کریمؐ نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے بدن کو حرام کیا ہے کہ نیست و نابود نہ کرے۔ اس کو زیادہ دیکھنا ہو تو خطبات ماہ شعبان میں دیکھو اور سیرۃ النعمان میں ہے کہ ایکدن کسی نے حضرت امام ابو حنیفہؒ کی دعوت پکائی اور جب آپ کھانے کو گئے۔ تو انہوں نے مچھلی پکی ہوئی آگے رکھی آپؒ نے فرمایا کہ مچھلی کہاں سے آئی ہے انہوں نے کہا دریائے فرات (دجلہ) سے تو آپ اُٹھ بیٹھے اور کھانا نہ کھایا اور فرمایا کہ کوفہ والوں نے نواسۂ رسول حضرت امام حسینؑ کو دھوکا دیکر شہید کیا تھا اب وہی لوگ اس دریا میں نہاتے ہیں ہم اُس دریا کی مچھلی نہیں کھا سکتے

حالانکہ آپ بھی کوفہ ہی کے رہنے والے تھے۔ مگر جب سے اُس واقعہ کی خبر سُنی اور معلوم ہوا تو کوفہ چھوڑ کر بغداد شریف لیگئے تھے۔ الغرض کہ لاکھوں ہزاروں واقعات ادب رسولؐ کے مشہور ہیں مگر گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے تحریر نہیں کرتے دعا ہے اللہ کریم ہمیں بھی ادب کرنیکا شرف عنایت فرماوے۔

این دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

فصل دوم حضورؐ نام مبارک کا سُن کر تعظیم کرنیکا دین و دنیا میں فائدہ اور چومنے کا بیان

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۔ ترجمہ اے مسلمانوں بیشک ہم نے بھیجا رسول کریمؐ کو تمپر گواہی دینے والا اور اعمال نیک کے عوض جنت کی بشارت سنانے والا اور بداعمال کے بدلے دوزخ سے ڈرانیوالا۔ تاکہ اُسکے طفیل تم اللہ پر ایمان لاؤ۔ اور اللہ پر ایمان لانے کے بعد تمپر فرض ہے۔ کہ ایسے محسن رسولؐ کی پورے دل سے مدد کرو اور پوری پوری تعظیم و تکریم کرو۔ کیونکہ میرے پیارے حبیبؐ کی محبت و فرمانبرداری حقیقت میں میری ہی تعظیم و فرمانبرداری ہے۔ لہذا ضروری ہے۔ کہ ؎

نظم فارسی ترجمہ اُردو

مزن بے رضاء محمدؐ نفس	راہ رستگاری ہمیں است بس
بناں رضاء محمدؐ سر ور ساہ نہ جائز لیناں	بس ہے ایہو راہ نیکا ندامن اساڈا کہناں
محمدؐ عربی کا بروئے ہر دو سراست	کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سراو
دو جگ دا سردار محمدؐ سبھنوں آکھ سناؤ	جو نہیں خاک نبیؐ دی در دا خاک اوہدی سر پاؤ
تابعدار نبیؐ دے اُتے رحمت خالق باری	نکلے جو دربار نبیؐ تھیں اُسنوں ملے خواری
جو اس دربار وں گیا سارا یا دوزخ دیوچ پیاں	جو اس درباری آیاں وسندیاں جنت اندر گیاں
عیب کسے نہ بھولے مولا دفتر بدیاں بھریا	جنہاں نام نبیؐ دا سُنکر سر چشماں پر دھریا
حلیہ ابونعیم دے اندر اک روایت آئی	وہب بن منبہؒ کرے روایت سنتوں میرے بھائی
اسرائیلیاں اندر سی اک ظالم مرد شکاری	دو سو سالاں عمراں اُسنے بدیاں وچہ گذاری
دینا دیوچہ سب قسماں دی بدی نہ چھوڑی کائی	دو سو سالاں پچھوں اُسنوں موت اچانک آئی
اس کارن جو دنیا تے اُس نیک نہ عمل کمایا	گندی نالی دیوچہ اُسنوں لوکاں پکڑ دگایا

فوراً حضرت موسیٰ کارن وحی جنابوں آیا ۔ جلدی غسل کفن کرا اُسدا رب سچے فرمایا
اسرائیلیاں ساریاں کارن جلدی حکم سناؤ ۔ سارے پڑھو جنازہ اُسدا جیکر بخشش چاہو
جو کوئی پڑھے جنازہ اسدا بخشش رحمت پاوے ۔ سُنکر حکم ربانا موسیٰ سب نوں پاس بلاوے
نالی وچوں کڈھ کر اُسنوں عزت نال نہوایا ۔ کفن پہنایا خوشبو بھریا رادی ذکر لیایا
شوقوں سارے پڑھن جنازہ جیونکر حکم ربانا ۔ جسنوں نالی وچ سُٹیا سن توں یار سجاناں
بعد جنازہ ربدے اگے موسیٰ عرض گذاری ۔ یارب دو سو سال گذارے اسنے وچہ بدکاری
کہڑا عمل پیارا اسدا وچہ سرکارے بھانا ۔ جسدے پاروں اس پہ ہویا اتنا فضل ربانا
حکم دتا پھر رب تبارک حضرت موسیٰ تائیں ۔ وچہ توراتے نام محمدؐ ڈٹھا ایس جدائیں
نال تعظیم سروت شوقوں چمیا اسم گرامی ۔ اک نیکی یقیں کل برائی ہوگئی دور تمامی
واہ سبحان اللہ کیا سوہنا اسم کرامت بھریا ۔ سڑیا خشک باغیچہ جسنے پلوچہ کیتا ہریا
اسماعیلا نام نبیؐ دی آس اسانوں ہوئی ۔ فضل کرے رب اُسدے بدلے ہور نہ چاڑ کوئی

برادرانِ اسلام اگلی امتوں کے شقی گنہگار حضورؐ کے اسم گرامی کے چومنے سے بخشش پا گئے ہیں۔ اگر ہم لوگ جو اُمت محمدیہ ہونے کے مدعی ہیں حضورؐ کا اسم گرامی سُنکر یا دیکھکر تعظیم کیلئے بوسہ دینگے یعنی چوم لینگے تو رحمت الٰہی کس طرح نہ پاوینگے جو لوگ خود حضور کا نام لیکر یا سُنکر بوسہ نہیں دیتے بلکہ بوجہ حسد بوسہ دینے والوں کو بھی بُرا جانتے ہیں۔ وہ ضرور حشر کے دن پچھتائینگے۔ تقبیل ابہامین۔ (یعنی انگوٹھے چومنے) مضمرات میں لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کرنیکی کوشش کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ الرسول اللہ کے نور کو حضرت آدم علیہ السلام کے انگوٹھوں کے ناخنوں پر ظاہر فرمایا۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے انگوٹھوں پر نور کو بوسہ دیکر آنکھوں پر مل لیا۔ اُسوقت سے یہ سُنت حضرت آدم کی اولاد میں جاری ہوگئی۔ جیساکہ توراۃ شریف کے حوالہ بالا سے معلوم ہوا۔ اور اس واقعہ کو جبریل امین نے نبیؐ کریم کی خدمت میں ذکر کیا۔ تو حضورؐ نے فرمایا۔ مَنْ سَمِعَ اِسْمِیْ فِی الْاَذَانِ فَقَبَّلَ ظُفْرَیْ اِبْهَامَیْهِ وَمَسَحَ عَلٰی عَیْنَیْهِ الخ یعنی فرمایا نبیؐ کریم نے جو کوئی میرا نام مبارک سُنے آذان میں با دیسے اور اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم کر آنکھوں پر ملے تو وہ اندھا نہیں ہوگا۔ اور مُسند فردوسی سے دیلمی میں روایت ہے۔ کہ جب موذن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط کہتا ہے تو حضرت ابابکر صدیقؓ فرماتے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا ط یعنی میں شہادت دیتا

ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پیارے بندے اور رسول ہیں اور میں راضی ہوں اس بات پر کہ اللہ میرا رب ہے، اور اسلام میرا دین ہے اور محمد مصطفیٰ میرے نبیؐ اور رسولؐ ہیں۔ اور قرآن پاک میرا امام ہے اور اپنے انگوٹھوں پر بوسہ دیکر آنکھوں پر ملتے۔ وہ کہتے قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابابکر صدیقؓ سے سنا تو فرمایا۔ مَنْ فَعَلَ خَلِیْلِیْ فَقَدْ وَجَبَتْ عَلَیْہِ شَفَاعَتِیْ یعنی جس نے صدیق اکبرؓ جیسا فعل کیا اُس پر میری شفاعت واجب ہو گئی۔ **فائدہ جلیلہ** مولوی احمد علی صاحب لاہوری نے بھی اپنی کتاب رسالہ اوراد النّبوۃ میں صا۔ پر اس وظیفہ متبرکہ کی بڑی فضیلت لکھی ہے۔ اور احمدؒ و ترمذی میں بھی ہے کہ جو شخص صبح شام نماز کے بعد تین تین مرتبہ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا وَّرَسُوْلًا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا پڑھیگا۔ اللہ تعالےٰ پر اُس کا حق ہوگا۔ کہ اُسے قیامت کے دن خوش کرے اور سوالات قبر کیوقت جواب اس وظیفہ کی برکت سے پورا دیگا۔

نظم پنجابی

پہلی جلد فتاوٰی شامی ذکر مصنف لیا یا — کنز العباد دی اندر جیونکر باب اذانوں پایا
اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ سُنے جے بندہ کائی — صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کہے زبانوں بھائی
پھر دوجی وار شہادت سنکر ایہہ کجھ آکھ سناوے — قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ولد المطلب پیارے
ٹھنڈیاں ہو ون اکھیں میریاں برکت احمدؐ پیارول — میریاں چشماں دی ٹھنڈ احمدؐ اکھے شوق پیار ول
انگوٹھیاں دی نونہہ چم کے دونویں پھر اکھیاں تے لاوے — اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ کرکے عرض سناوے
یا اللہ توں بخشیں مینوں اکھیں کن نورانی — کم دیون ایہہ دونویں مینوں فضل کرو ارزانی
جو کوئی ایسے وظیفے تائیں نال محبت پڑھسی — روز قیامت نبی محمدؐ اُسدیاں باہیں پھڑسی
بوسہ دینا نام نبیؐ پر بہت مبارک جانی — جیونکر ادب نبیؐ دا کیتا اک عاشق نصرانی
وچہ انجیل مبارک ویکھیا جدم اسمؐ پیارا — نام نبیؐ پر بوسہ دیکر شوق کیتا آشکارا
نام نبیؐ دے پاروں قائم انگریزاں دی شاہی — توں بھی سنکر بکڑ ہدایت پڑھنے والیا بھائی
جویں مولانا رومیؒ صاحب نال پیار بنایا — تویں برابر دساں تینوں میں نہیں دلوں بنایا

حکائیت

بود در انجیل نام مصطفےٰ — آں سرِ پیغمبراں بحرِ صفا

وچ انجیل مبارک آیا نام نبی دا بھائی　　اوہ سردار تمام رسولاں رحمت فضل الٰہی
جو جو خوبیاں اونہاں اندر جد احد رب پایاں　　اوہ سبھے کئی ہور زیادہ پاک نبی وچ آیاں
بود او ذکر و حلیہ ہائے شکل او　　بود ذکر عز و صوم و اکل او
حلیہ شکل نبی دی ساری وچ انجیل پیاری　　عزت منصب ذکر روزیاں اکل کیتا رب باری
کھاون پیون بولن چلن کل اوصاف پیارے　　لکھے وچ انجیل مبارک پاک نبی دی سارے
طائفے نصرانیاں بہر ثواب　　رسید ندے بداں نام و خطاب
اک جماعت عیسایاں وچوں نیک نصیباں والی　　واقف ہو کر تاریخ پچھاتا ذات مبارک عالی
ایہو افسر کل خلائق ربدا خاص پیارا　　جس دی کاران رب تبارک کیتا کل پسارا
چمیاں نام نبی سرور دا اونہاں نال پیاراں　　کرن تعظیماں صدقے جاون پایاں رحمت باراں
نسل اوشاں نیز ہم بسیار شد　　نام احمد ناصر آمد یار شد
تاہیں ہو گئی دنیا اُتے وافر نسل اونہاں دی　　نام محمد احمد کیتی واہ امداد تنہاں دی
ایہ جو دنیا اُتے پایاں اونہاں عیش بہاراں　　ادب نبی دی پاروں ساریاں حاصل کل گلزاراں
نام احمد چوں چنیں یاری کند　　تا کہ نورش چوں مددگاری کند
نام محمد نال عیسایاں پوری کیتی یاری　　نور محمد سرور کیتی مدد اونہاں دی بھاری
جویں عیسایاں منصب پایا نام محمد پاروں　　اے مومن کر ادب نبی دا شان ملے سرکاروں
نام احمد چوں حصاری شد حصین　　تا چہ باشد ذات آں روح الامین
حاصل گلدا نام نبی دا ادب کریں دلدارا　　اسدے پاروں تینوں ملسی دلدا مطلب سارا
ادب کریں تاں اگلیاں وانگوں برکت رحمت پاویں　　نہ کریں تاں وانگ ابلیسے دوزخ لکایا جاویں

مسئلہ تمام قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے دیگر انبیاء علیہم السلام کو نام لیکر پکارا ہے یا موسیٰ یا ہارون یا آدم یا نوح یا عیسیٰ وغیرہ مگر حضور نبی کریم کو نام لیکر نہیں پکارا بلکہ آپکے اوصاف مبارکہ کو مخاطب کرکے بڑے ادب سے یاد فرمایا ہے مثلاً یا ایہا النبی۔ یا ایہا الرسول۔ یا سین یا ایہا المزمل۔ علیٰ ہذالقیاس تفسیر درمنثور میں لکھا ہے کہ آپکو یا محمد۔ یا ابوالقاسم۔ یا ابن عبداللہ کہہ کر پکارنا منع ہے۔ واقعی انصاف بھی یہی چاہتا ہے کہ جب حضور کا صاحب یعنی حاکم آپکو نام لیکر نہیں پکارتا تو غلاموں کی کیا مجال ہے کہ نام لیکر پکاریں۔ بلکہ تمام صحابہ رض آپکو اسطرح بلاتے کہ ہمارے ماں باپ آپ پر نثار ہوں یا رسول اللہ۔ بخاری شریف میں ایسی ہزاروں مثالیں موجود ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رض

حضور کے بیٹھنے کی جگہ پر ہاتھ رکھکر منہ پر مل لیتے تھے۔ یہ تھا حضورؐ کا ادب اور تبرک شواہد النبوۃ میں ہے کہ ایک اصحابیؓ کا نوجوان لڑکا فوت ہوگیا تھا اور حضورؐ کے اسم مبارک پڑھنے سے زندہ ہوگیا غرضیکہ حضورؐ کے ادب میں ہی سعادتمندی ہے بیت فارسی

گر مردم از ادب بے ادب بیست او مرد نیست
فرق در جنس بنی آدمؑ وحیوان الیست

آدم زاد جے ادب کرے تاں اُسنوں لشر پچھانی
نہیں تاں ہے اوہ ڈنگر اُسنوں بند میول نہ جانی

بلکہ ہے بے ادب حیوانوں ابتر یار سوالی
اُولٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ آکھد تا رب عالی

تابعدار مودب نبیاںؑ جنت باراں پاسن
بے ادباندی ہون مُنہ کالے دوزخ اندر جاسن

کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ با ادب با نصیب ؎ بے ادب بے نصیب۔ الغرض اسلام وایمان کا سارا دار ومدار ہی ادب رسولؐ مقبول پر ہے پارہ ۹ سورہ توبہ ۳/۸ قرآن پاک میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جب تک اپنے جان ومال اہل وعیال محلات وغیرہ سب چیزوں سے زیادہ محبت اللہ اور رسولؐ کے ساتھ نہ کروگے مومن نہیں بن سکتے۔ اور ایک حدیث ترمذی ابوداؤد شریف میں مروی ہے۔ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔ **ترجمہ** فرمایا نبیؐ کریم نے کہ تم ہرگز مومن نہیں ہوسکتے جب تک مجھکو اپنے ماں باپ اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ پیارا نہ سمجھو۔ مصنف ابن شیبہؓ نے جابرؓ سے روایت کی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کعبے کو بتوں سے صاف کیا تو تمام بت اور تصاویر کو تیر دل سے توڑ دیا مگر اُن میں جو انبیاء علیہم السلام کی تصویریں تھیں۔ (مثلاً حضرت ابراہیمؑ حضرت اسماعیلؑ حضرت موسیٰ وغیرہ کی) اُنکو نہیں توڑا تھا بلکہ ادب کے ساتھ زعفران لگا کر معدوم کردیا۔ **مسئلہ** اسماء انبیاء و اسماء اللہ تعالیٰ کا بڑا ادب کرنا چاہیئے۔ اور ضروری ہے کہ جس کاغذ پر اسماء اللہ یا اسمائے پیغمبران ہو اُس کاغذ کو ادب سے رکھنا چاہیئے۔ اگر سارے کاغذ کی حفاظت نہ کرسکیں تو ضروری اسماء گرامی کو کاغذ سے کاٹ کر علیحدہ کرکے ادب کے ساتھ محفوظ رکھ لینا چاہیئے۔ اور دیگر ادب اسماء الٰہیہ کا اس طرح کرنا چاہیئے۔ کہ جس وقت خدا کا نام لے تو اللہ جل شانہٗ۔ اللہ تعالیٰ اللہ کریم۔ خدا پاک۔ رب العزت وغیرہ کہہ کر پکارے اور جس وقت نبیؐ کریم کا نام لے تو کہے سرکار دوعالمؐ۔ سرور کائنات۔ رحمتہ اللعلمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم وغیرہ اور کتاب اللہ کا اسم مبارک لیتے وقت کہے۔ قرآن مجید۔ فرقان حمید۔ قرآن کریم۔ کلام پاک وغیرہ اور مقام متبرکہ کو کہے۔ مکہ معظمہ۔ مدینہ منورہ۔ بیت المقدس۔ بغداد شریف۔ کربلا معلیٰ وغیرہ اور اصحابہؓ کا نام لیتے وقت

رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بیبیوں کے نام پر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہے۔ اگر تابعین و اولیاء اللہ کا نام ہو تو رحمۃ اللہ علیہ کہہ کر نام لینا چاہیئے۔ بلکہ کسی سے اِن تمام تر بزرگ اسماء سے کوئی اسماء سُنے تو بھی اپنی زبان سے مؤدبانہ خطاب کہنا چاہیئے۔ مثلاً اللہ کا نام سُنے تو کہے جل شانہٗ۔ رسول پاک کا نام سُنکر درود پڑھے صلی اللہ علیہ وسلم پڑھے اور دیگر انبیاء کے نام پر علیہ السلام اور صحابہ کے نام پر رضی اللہ عنہ اور اولیا کے نام پر رحمۃ اللہ علیہ کہے **فائدہ** صلی اللہ علیہ وسلم کا مخفف (صلعم) اور رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی علامت (رض) اور علیہ السلام کی علامت (ع) اور تعالیٰ کی علامت (تعم) ہے رحمۃ اللہ علیہ کی علامت (رح) ہے مگر یہ علامتیں خاصکر اللہ تعالیٰ۔ یا نبی کریم۔ یا اصحابہ کرام۔ یا اولیا کرام ہی کے نام سے مختص ہیں۔ اگر ہم لوگ اپنا نام اُن کے نام پر رکھیں تو اپنا نام لکھ کر اور علامت لکھنی ناجائز ہے۔ مثلاً محمد دین۔ غلام علی۔ غلام جیلانی۔ احمد شاہ وغیرہ پر علامت کی کوئی ضرورت نہیں۔ فقط نام ہی لکھے۔ (ازالہ غلط فہمی) بعض لوگ نام لکھ کر عفی عنہ لکھتے ہیں۔ یہ غلط ہے بلکہ عفا اللہ عنہ لکھنا چاہیئے۔

فصل سوم۔ یارسول اللہ کہنے کا بیان اور اُس کا مدلل ثبوت

برادران اسلام سب سے پہلا ثبوت یارسول اللہ کہنے کا نماز ہی سے ملتا ہے بلکہ ہمارا تو یہ دعوائی ہے کہ جبتک یارسول اللہ نہ کہا جائے نماز ہی نہیں ہوتی۔ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ترجمہ یارسول اللہ آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکتیں ہوں۔ مقام غور ہے کہ جو ہمارے بھائی یارسول اللہ کہنے کو شرک جانتے ہیں۔ وہ خود پانچوقتہ نماز میں یارسول اللہ کہکر شرک سے کیسے بچ سکتے ہیں۔ مولوی روشن دین صاحب نے اپنی کتاب تفسیر سورہ عمران میں لکھا ہے۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہنے والے مشرک ہیں کیونکہ علیک صیغہ حاضر کا ہے اور حاضر سوائے رب العزت کے اور کوئی نہیں ہے۔ افسوس ہے کہ مولوی صاحب نے عقل سے کام نہیں لیا۔ صرف ضد سے لکھدیا ہے اگر علیک صیغہ حاضر کا ہے تو ایھا صیغہ حاضر نہیں ہے ؟ بریں عقل و دانش وبباید گریست۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب احیاء العلوم جلد چہارم مقام تشہد میں فرماتے ہیں۔ وَاحضر فی قلبک النبی صلی اللہ علیہ وسلم وشخصہ الکریم وقل سلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ ترجمہ اے مخاطب اپنے دل میں نبی کریم کو حاضر کر کے پڑھا کر کیونکہ حضورؐ بڑی زبردست ہستی کے مالک ہیں۔ اور نہایت بزرگ ہیں۔ لہذا کہا کر السلام علیک یارسول اللہ اور آپؐ پر اللہ تعالیٰ

کی رحمت و برکات ہوں۔ اور نہایت واضح الفاظ میں فرماتے ہیں۔ کہ تشہد بطور نقل نہ پڑھا کرو۔ بلکہ عین حضور دل سے جناب نبی کریم کو حاضر جانکر ادب سے پڑھا کرو۔ **فائدہ** بزرگان دین تو فرماتے ہیں کہ جب تک حضور دل سے جناب سرور کائنات کو اپنے دل میں حاضر کر کے نماز نہ پڑھو گے تو نقل سے زیادہ وقوت نہیں رکھتی۔ مگر افسوس کہ بعض ہمارے بھائی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اگر نماز میں جناب نبی کریم کا خیال آجائے تو نماز ہی فاسد ہو جاتی ہے۔ اور کتے گدھے بیل وغیرہ کا خواہ کتنا ہی خیال آجاوے نماز نہیں فاسد ہوتی۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ واضح ہو کہ ایسا عقیدہ رکھنے والے ائمہ اربعہؒ کے بھی منکر ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ کریم ہم مسلمانوں کو ایسے عقائد باطلہ سے بچاوے۔ آمین

نظم پنجابی

بعضے[1] منکر تن اصحاباںؓ بعضے[2] چار اماماں
ادب نہ کرن کسے دا وانگوں اپنا بے لگاماں

منکر چار اماماں جانی اوٹھ جیوں بے مہاری
اے مومن توں اونہاں کولوں ہر دم رہیں کناری

مہار توڑا کر اوٹھ سریلا مشکل قابو آوے
کئی لوکاں نوں زخمی کر دا کئیاں مار گواوے

جویں منکر تن اصحاباںؓ پردہ آل رسول بنایا
دعوئی الفت اہلبیت کر لوکاں نوں بھرمایا

وچہ حقیقت وڈے دشمن اہل بیتؓ نبیؐ دے
اہویں منکر چار اماماں گندی تنہاں عقیدے

اہل حدیث دی آڑ بنا کر خلقت بہت پٹائی
کئی اہل قرآن سداون کئی بنن مرزائی

حاصل مطلب رب گوائے فرقے سب آوارہ
سنت اہل جماعت حنفی رکھ عقیدہ پیارا

اسماعیل فقیر نماناں منگے نت دعائیں
یارب وچہ عقیدے حنفی ثابت قدم لیجائیں

گھمن گھیر اندھیریاں وچوں کر کے فضل بچاویں
نویاں مذہباں ملعوناں دا نام نشان مٹاویں

ہے اک طعنہ حنفیاں اُتے بڑا زور آور بھائی
مبلغاں دین نبیؐ دیاں سندی کجھ نہ کردی یاری

باطل مذہب مبلغاں تائیں مدد کردے مالوں
اشاعت[3] کرن کتاباں سندی کانہہ ہر سر چالوں

سنت الجماعت بیچارے رکھن خبر نہ کائی
نویاں مذہباں ایسے کارن بہت ترقی پائی

وچہ تبلیغی جلسے خرچن قوت بدنی مالی
تاہیں کرن ترقی اکثر بعضے فرقے غالی

سنت اہل جماعت اندر ایہہ گھٹ عادت آئی
بخشش توفیق خدایا سانوں کریئے حق ادائی

ہوش کرو کجھ حنفی بھائیو غفلت خواب گواؤ
قلمی قولی فعلی بدنی مالی قوت لاؤ

اَڈ ملک سارے قوت دین نبیؐ تے لائیے
نویاں مذہباں دالا بوٹا مڈھوں پٹ وگائیے

[1] شیعہ۔ [2] وہابی۔ [3] شیعہ مرزائی اہلحدیث وغیرہ کی کتابیں ہزاروں شایع ہوتی ہیں اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو جاتی

مسئلہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسلام علیک ایھا النبی الخ کے بجائے السلام علی النبی پڑھنا چاہیئے کیونکہ اب حضورؐ کا وصال ہوچکا ہے۔ اور یہ خطاب حاضر کیلئے ہے اور حضورؐ پاک کو حاضر ناظر جاننا شرک ہے اور ایک حدیث بھی پیش کرتے ہیں کہ ایک صحابیؓ نے السلام علی النبیؐ بعد وفات کے پڑھا ہے۔ مگر وہ حدیث بخاری شریف میں اس طرح ہے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ کے دل میں خیال گذرا کہ اب رسول پاک وفات پاچکے ہیں۔ لہٰذا اب علیک کے بدلے علی النبی پڑھنا چاہیئے مگر یہ اُسکے ذاتی الفاظ ہیں جن کے ساتھ کسی صحابیؓ نے اتفاق نہیں کیا۔ اسواسطے یہ حدیث حجت نہیں ہوسکتی۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر اُن کے خیال میں حضورؐ حاضر ناظر نہیں ہیں۔ فقط جہاں ہیں وہاں ہی حاضر ہیں۔ تو حضورؐ کے زمانے مبارک میں بہت دور دور تک اسلام پھیل چکا تھا۔ اور تمام لوگوں کو یہی تعلیم تھی۔ کہ السلام علیک ایھا النبیؐ الخ پڑھا کریں۔ اور ایسا ہی ہر جگہ حضورؐ پر بصیغہ حاضر ہی پڑھا جاتا تھا اگر معاذ اللہ شرک ہوتا تو حضورؐ نبی کریمؐ بتاکید فرما دیتے کہ اے لوگو! جو میرے پیچھے نماز پڑھیں وہ علیک الخ پڑھیں اور جو دور ہوں وہ علی النبیؐ الخ پڑھا کریں۔ کیونکہ میں ہر جگہ حاضر نہیں ہوتا اور ایسا اعتقاد رکھنا شرک ہے۔ مگر کسی حدیث کی کتاب میں ایسا لکھا ہوا ہرگز ہرگز نہیں پایا۔ تو پھر جو کام زمانہ نبویؐ میں شرک نہ ہو۔ اب کیسے ہوسکتا ہے۔ لہٰذا اب جو یا رسول اللہؐ کہنے والے کو مشرک کہتا ہے۔ وہ خود مشرک ہے۔ کیونکہ وہ خود پانچ وقتہ نمازوں میں یا رسول اللہ کہتا ہے۔ اور بعض بیوقوف کہتے ہیں کہ نماز میں یا رسول اللہ کہنا جائز ہے۔ لیکن نماز کے علاوہ کہنا جائز نہیں۔ بڑی حیرانگی کی بات ہے کہ جب نماز جیسی کمال یکسوئی والی جگہ حضورؐ کو یا رسول اللہ کہنا اور حاضر جاننا جائز ہے اور نماز کے بعد کس طرح ناجائز ہوسکتا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار کتب علم ادب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل عرب میں حرف ندا کئی طرح پر استعمال ہوتا تھا۔ ندائے عاشقانہ یعنی تفجع ندائے دعائیہ وغیرہ۔ ندائے عاشقانہ میں فکر و غم کے وقت غائب کو حاضر کرکے خطاب کیا جاتا جیسا کہ ایک شعر حضورؐ کی پھوپھی صاحبہ صفیہؓ کا ہدیہ ذیل ہے۔

الا یا رسول اللہ رجائنا ۔۔۔ وکنت برا ولم تک جافیا

بعد وفات نبیؐ دی پھوپھی کر کے عرض سناوے ۔۔۔ جدا نام صفیہؓ بی بی وچہ حدیثاں آوے

حال سناواں تیرے اگے یا رسولؐ الٰہی ۔۔۔ توں بھلیایاں کرنیوالا جسدی حد نہ کائی

احسان کریں نت ساڈے اُتے کدی نہ رنج پہنچاویں

یا رسولؐ اللہ توں سانوں ہُن بھی بھل نہ جاویں

حضرت عمر فاروق رضؓ کا حضورؐ کی وفات کے بعد حضورؐ کو حاضر خطاب سے پکارنا

بِاَبِیْ اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَقَدْ کَانَ جِذْعٌ یَخْطُبُ النَّاسَ عَلَیْہِ اِلخ۔

ترجمہ در نظم پنجابی

بعد وفات نبیؐ دی آکھیا حضرت عمرؓ پیارے ۔ یا حضرتؐ میں تیرے اُتوں ماں پیو دونوں وارے
تیری وچھ جدائی رووی مڈھ کھجور حنانہ ۔ یا حضرتؐ پھر کیوں نہ ہووی خادم عمرؓ دیوانہ
اے غافل جے یا نبیؐ اللہ کہنا جائز نہ آیا ۔ یا رسولؐ اللہ کیوں حضرت عمرؓ دلی فرمایا
کفر شرک دیاں بوٹیاں جسنے مڈھوں پٹ وگایاں ۔ ویکھ رسولؐ اللہ دی اگے کیکر دے دوہایاں
وچہ عقیدی تیری اوہ بھی شرکوں بچیا ناہیں ۔ ٹھہر بے ادبا ہور سناواں حالا تیری تائیں
فَاِنْ کُنْتَ عَنِّیْ فِی التُّرَابِ مُغَیَّبًا ۔ وَ ذِکْرُکَ السَّانِیْ لِجَمِیْعِ الْمَصَائِبِ (حضرت فاطمہؓ کی طرف سے)
اے بابل توں مینتھوں مٹی اندر مُکھ چھپایا ۔ ہر مشکل وچہ ورد زباں پر تیرا ذکر بنایا
ویکھ سیاں اوہ سارے حبؐ حاضر کرن پکاراں ۔ توں کیوں اسنوں شرک بناویں جہیڑے کم ابراراں
ایہو جیہے پاک لوکاں نوں کیوں الزام لگاویں ۔ بچ جا نار جہنم کولوں جے توبہ ول آ دیں
کر توبہ ایس عقیدی کولوں بنیں مقلد بھائی ۔ ہے تقلید امام ضروری ہور ساری گمراہی
جتنے لوگ بزرگ امام حدیثاں والے ۔ سب مقلد جو ہاں اماماںؒ چھڈ پیٹھے چالے
توں کیوں رستہ چھڈ ابراراں پھڑیا راہ شیطانی ۔ چشتی قادری نقشبندی سہروردی سبھ حقانی

امام رازیؒ کے نزدیک بھی ندا غائب کو حاضر پکارنا جائز ہے۔ وَالْمَقْصُوْدُ اَنَّ ذَالِکَ وَقْتُ الْحَسْرَۃِ فَاِنَّ النِّدَآءَ مَجَازٌ وَ الْمُرَادُ اَخْبَارٌ ط ترجمہ یعنی اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ حسرت کا وقت۔ نا کہ حسرت کو پکارنے والا بلکہ اس مقام پر ندا مجازاً جس کا مطلب خبر دینا ہوتا ہے۔ جیسے ہے

مدینے میں مجھکو بُلا یا محمدؐ ۔ مجھے اپنا کوچہ دکھا یا محمدؐ
ذرا رُخ سے پردہ اُٹھا یا محمدؐ ۔ مجھے نوری چہرہ دکھا یا محمدؐ

یہ سب ندائیں حسرت کی ہیں اور ندائے دعائیہ یہ ہے جس میں غائب کو حاضر کا خطاب دیا جاتا ہے جیسا کہ حضرت علیؓ شیر خدا رضی اللہ عنہ نے مسجدوں کی رونق ماہ رمضان شریف میں دیکھ کر حضرت عمرؓ کے حق میں فرمایا تھا نَوَّرْتَ مَسَاجِدَنَا نَوَّرَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا ابْنَ الْخَطَّابِ ط ترجمہ اے عمر فاروقؓ جس طرح

عــ۱ اگر تفصیل دیکھنی ہو تو انوار آفتاب صداقت ... [illegible]

آپنے ہماری مسجدوں کو نورانی کیا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ آپکی قبر نورانی کرے ۔ برادران اسلام حضرت علی رضہ کرم اللہ وجہ بعد وفات حضرت عمر فاروق رضہ کو مخاطب کر کے بُلا رہے ہیں ۔ اور کس پیار سے بُلا رہے ہیں ۔ مذہب باطلہ کو ہوش کرنی چاہیئے ۔ اب اس ثبوت کے باوجود بھی بعض لوگ نہ مانیں اور روسیاہی کریں ۔ تو اللہ انکو ہدایت بخشے آمین ۔ اور یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یارسول اللہ کہنا زمانہ نبوی ؐ سے چلا آتا ہے اور جاری رہیگا اس کی ممانعت نہ قرآن پاک میں آئی ہے نہ حدیث شریف میں اور نہ اقوال بزرگان دین میں ہے ۔ بلکہ قرآن پاک اور حدیث پاک اور اقوال سے یارسول اللہ کہنا ثابت ہوتا ہے ۔ مگر بعض لوگ یا رسول اللہ کہنے کی مخالفت کرتے ہیں ۔ دراصل وہ لوگ حضور ؐ کی عظمت و بزرگی کے منکر ہیں ۔ خواہ وہ کچھ بھی کریں انکو طوعاً و کرہاً یارسول اللہ کہنا ہی پڑتا ہے ۔ کیونکہ ہر روز قرآن پاک میں یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ ۔ یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ ۔ یٰسٓ پڑھتے ہیں اور یا رحیم ۔ یا رؤف ۔ یا کریم تو ضرور پڑھنا ہی پڑے گا ۔ کیونکہ یہ اسمائے پاک اللہ کے نام بھی اور رسول ؐ کے نام بھی ہیں ۔

حاضر و ناظر کے اقسام

ندائے یارسول اللہ میں تین طرح کا احتمال (یعنی خیال) پیدا ہو سکتا ہے ۔ [۱] یا تو سرکار دو عالم ؐ کے دربار اقدس میں ملائکہ کے ذریعہ سے پہنچایا جاتا ہے ۔ [۲] یا خود حضور ؐ روضہ مبارک میں قدرت تصرف سے دیکھ سُن لیتے ہیں ۔ یا حضور ؐ ہر جگہ ہر کسی کے پکارنے پر موجود ہوتے ہیں ۔ خواہ روحانی یا جسمانی حالت میں جیسا کہ بعض حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور ؐ ہر ایک مومن کی فوتیدگی پر قبر میں بروقت سوال منکر نکیر حاضر ہوتے ہیں ۔ اس حدیث کے راوی براء ؓ بن عازب ؓ ہیں (درلمعات مشکوٰۃ شریف) اور یہ بات قرین قیاس ہے ۔ کیونکہ تمام مسلمانوں کا اسبات پر اتفاق ہے کہ "بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر" یعنی خدا کے سوا آپ سے افضل کوئی چیز نہیں بلکہ سب خادم ہیں ۔ تو آپ کے خادموں میں سے چاند و سورج ہر جگہ حاضر ہیں ۔ عزرائیل علیہ السلام تمام چیزوں کی روح قبض کرتا ہے اور عرش سے تحت الثریٰ تک ایک منٹ میں ہزاروں جاندار چیزیں مرتی ہیں اور مختلف مقام اور مختلف جہت میں مگر وہ ہر جگہ حاضر ہو جاتا ہے ۔ حضور ؐ چونکہ صاحب و مالک ہیں اسواسطے وہ اولیٰ درجہ ہر جگہ پہنچ سکتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ؐ کو حاضر و ناظر ہر جگہ ہونیکی قوت بخشی ہے ۔ شاہ عبدالحق صاحب دہلوی اور حافظ محمد لکھوی نے بھی ایسا ہی مانا ہے جس سے کسی کو انکار کی گنجائش ہی نہیں ۔

نظم پنجابی

حضرت آدمؑ آکھیا امت میری دے سب عمل پچھانی
میری پیش گذاری جاون نیکی بدی تمامی

صبح تے شام اعمال اونہاندے حاضر ملک لیاون
چھوٹے موٹے عمل تمامی مینوں آن وکھاون

ایسے کارن شاہد ہاں میں امت اُپر آیا
ہر ہر حال اونہاندا مینوں رب سچے جتلایا

شرح بخاری عینی اندر حضرت سعدؓ بنایا
رجلد ناتویں دے اندر لکھیا میں نہیں ولوں بنایا

بھی جا ویکھیں ترمذی اندر ابوہریرہ یوں آیا
جس راتیں رب میرے تائیں خاص معراج کرایا

جاں میں عرش معلی پہنچا پیش خداوند سائیں
کل چیزاں دکھلایاں اُسدن خالق میرے تائیں

چوداں طبقاں اندر جو کجھ رب قدیر بنایا
رات معراج خداوند عالم مینوں کل وکھایا

ٹھیک پھیر ہتھ پے کیف خدا نے موڈھے میرے دھریا
جس نال ٹھروں بدن تمامی میرا لذت بھریا

مشرق مغرب پورب پچھم ہو گئے روشن سارے
حال تمام دکھائے مینوں خالق پیر جنہارے

کہا عیسیٰؑ تھیں نشان اوہ جیہڑا رب نے بخشیا مینوں
کل خزانے غیبی بخشے حال سناواں تینوں

کجھ کجھ علم خصوصی رب نے دتی ہور رسولاںؑ
مینوں سبھ کجھ بخشش خدا نے شان ذرا مقبولاں

اے منکر کر ہوش ٹکانے چھڈ دے ضد شیطانی
حاضر پاک نبیؐ دا ہونا برحق سچ پچھانی

غیب رسولؐ اللہ دے کولوں کیوں ہوویں انکاری
غیب رسول اللہ نوں فضلوں بخشیا رب غفاری

وچہ مختاری وانگ ابلیسے توں عداوت چائی
کر توبہ اس کفر عقیدیوں بن جا سنی بھائی

ہن میں تینوں لکھ دکھاواں خبر حبیب ربا نے
جیونکر آکھیا پاک نبیؐ نوں اکبر رب توانے

اے دوست اساں تیری خاطر سب سنسار بنایا
ظاہر باطن کر دو نظارہ حکم خدا فرمایا

ایہ غیبی معجزہ پاک نبیؐ نوں رب بخشش فرمایا
توں کیوں نال نبیؐ فرزندی ویر عداوت چایا

اسیں کہیئے رب پاک نبیؐ نوں غیب عنایت کیتا
توں ہو منکر نعمت رب تھیں کفر پیالہ پیتا

ایہہ فضل خدا دا مولی جس پر کرم کماوے
با ہجہ شیطاناں کرم خدا تھیں کوئی انکار لیاوے

ہور حدیث بخاری اندر ابن عمرؓ تھیں آئی
مجلس وچہ اصحاباںؓ اک دن خبر رسول سنائی

کل خلقت دا شاہد مینوں رب کریم بنایا
حوض کوثر تے وعدہ پورا ہووے گا فرمایا

ہن میں ویکھاں حوض کوثر نوں تک نہ اسے جائی
زمین خزانے سارے مینوں بخشے ذات الٰہی

اس غیبی معجزے پاک نبیؐ تھیں کیوں ہوویں انکاری
دیکھ صحیح حدیث نبی دی کیوں تیری مت ماری

اَنَا عَلَیْکُمْ شَہِیْدٌ وَاِنَّ مَوْعِدَکُمُ الْحَوْضُ اِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلَیْہِ وَاَنَا فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا وَاِنِّیْ قَدْ اُعْطِیْتُ خَزَائِنَ الْاَرْضِ ط ترجمہ فرمایا رسول اکرم نے کہ تم پر گواہ ہوں اور مقام وعدہ حوض کوثر ہے اور بیشک میں یہاں کھڑا ہوا اُسے دیکھ رہا ہوں اور یہ تمام زمین کے خزانوں کی کنجیاں مجھے دی گئی ہیں۔

نظم پنجابی

ہور حدیث نبیؐ سرور دی وچہ طبرانی لیایا | اوہ بھی لکھ وکھائیے تینوں کیوں شک دلوچہ پایا
کنجیاں کنز زمیندیاں ربنی میرے ہتھ پھڑایاں | اے منکر معجزے پاک نبیؐ دی توں کیوں اڑیاں لایاں
اینہاں اڑیاں نفیں ہتھ کڑیاں روز قیامت بھائی | شان نبیؐ دی اندر غافل ہول نہ کریں کوتاہی

تفسیر سورۃ علق مصنفہ مولوی احمد علی لاہوری دروازہ شیرانوالہ قَالَ اُوْتِیْتُ مَفَاتِیْحَ کُلِّ شَیْءٍ ط وَاَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِیْ ترجمہ تمام چیزوں کی کنجیاں مجھے دی گئی ہیں۔ اور میں تقسیم کرنیوالا ہوں اور خدا مجھے عطا کرتا ہے اور جو فرشتہ سرکار دوعالم کے روضہ منورہ پر مقرر ہے وہ بھی غیب جانتا ہے حدیث از طبرانی عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی مَلَکًا اَعْطَاہُ اَسْمَاءَ الْخَلَائِقِ کُلِّہَا قَائِمٌ عَلٰی قَبْرِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَمَا اَحَدٌ یُّصَلِّیْ صَلٰوۃً اِلَّا بَلَّغَنِیْہَا ط ترجمہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو فرشتہ میری قبر پر قیامت تک کھڑا رہیگا۔ اُسکو تمام لوگوں کے نام اللہ کریم نے جتلا دیئے ہیں جو کوئی میری اُمت سے مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے وہ فرشتہ اس شخص کا نام بمعہ ولدیت میرے پیش کردیا کریگا۔ یعنی اس فرشتہ کو اللہ تعالیٰ نے اسقدر قوت سماعت عطا فرمائی ہے کہ خواہ کوئی زمین کے کسی گوشے میں درود شریف پڑھے وہ سنکر پیش کردیتا ہے۔ مسئلہ ملک الموت بھی غیب جانتا ہے جیسا کہ مشکوٰۃ المصابیح میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجِیْءُ مَلَکُ الْمَوْتِ حَتّٰی یَجْلِسَ عِنْدَ رَاْسِہٖ ط ترجمہ فرمایا نبی کریمؐ نے کہ ملک الموت ہر ایک مومن وکافر کے سر پر پہنچتا ہے بوقت جان کنی کے اگرچہ وہ کہیں کا رہنے والا ہو وے۔ اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ نے تذکرۃ الموت والقبور میں طبرانی کی روایت نقل کی ہے کہ فرمایا رسول کریمؐ نے کہ عزرائیل نے کہا کہ دنیا میں کوئی ایسا گھر نہیں جس پر میری ہر وقت نظر نہ رہتی ہو۔ اور میں ہر ایک ذی روح چیز کو ایسا ہی پہچانتا ہوں جیسا اپنے آپکو پہچانتا ہوں۔ اب جائے غور ہے۔ کہ خادم روضہ اقدس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی حالات غیب جان سکتا ہو اور عزرائیل علیہ السلام بھی ہر وقت ہر ایک ذی روح چیز کو دیکھتا ہو کہ اس کی بقایا عمر کتنی ہے۔ اور وقت مقررہ

سے ایک منٹ بھی آگے پیچھے نہ ہونے دیتا ہو۔ چنانچہ کسقدر افسوس کی بات ہے کہ ملائکہ کی قوت سمع اور بصر کے معتقد کو تو مومن مخلص کہا جائے مگر رسول کریم کے متعلق اگر کوئی یہ اعتقاد رکھے کہ آنحضرت کو بھی اللہ نے یہ طاقت بخشی ہے اور حضور بھی اللہ کے بتلانے سے اُمت کے حال سے واقف ہیں تو نعوذ باللہ من ذالک اُسکو کافر و مشرک کہا جائے۔ کسقدر ظلم اور ناانصافی ہے۔ یوں تو کہتے ہیں کہ تمام نُوری ناری اور خاکی حضور رحمۃ اللعالمین کے خادم ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ خادم غیب جانے تو خبر مگر ہادی کے متعلق ایسا خیال کیا جائے تو شرک۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ العَلِیِّ العَظِیْم۔

نظم پنجابی

آپ کر انصاف کھولے منکر شان رسولی
اوہ سبھ انسان حیواناں جانن ہر ہر نام اونہاندے
ایہ اعتقاد تاں رکھن والا مومن مخلص تھیوے
جو کوئی اُسنوں مشرک آکھے خود مشرک ہو جاوے
جیویں فرشتیاں تائیں رب نے طاقت بصر عطائی
اے ظالم توں پاک نبی توں بہتر ملکاں جانے
جسدی خاطر کل پسارہ رب قدیر بنایا
خبر دتی رب پاک نبی نوں چوداں طبقاں والی
اسماعیلا دڈی نعمت ہتھ اونہاندی آئی
شان نبی دے اندر جیہڑے بولن لفظ اواہری
رب معبود محمد عابد اسوچہ شک نہ آیا
مشرک آکھن اُسنوں جو رب نال شریک بناوے
سُنّیاں نوں جو کافر آکھے اوہ خود کافر آیا
کافر اوہ جو نال اماماں ضد انکار لیاوے
جیویں مولانا رومی صاحب کر تفریق سناندا
کافراں را دیدہ بینا نہ بود
چشم کفاراں اندر ہرگز مول نہیں روشنائی

دوروں نیڑیوں سُنن ہمیشہ خادم نبی مقبولی
جس جس جاگھ دیوچہ رہندے تے جو کسب کماندے
جو شان نبی دا ایویں جانے مشرک کیویں گیسوے
خادم ملکاں نالوں جو کوئی شان جیہے گھٹاوے
استھیں ودھ کے پاک نبی پر کیتا فضل الٰہی
جو اونہاں غیب نے پاک نبی نوں دتا نہیں خدا نے
غیب خزانہ دے ملکاں نوں اُستھیں کیوں چھپایا
نوری ناری خاکی ناں وں ملیا رتبہ عالی
جنہاں شان نبی دے اندر کیتی نہیں کوتاہی
روز قیامت آکھے ہوسن خالق دے دربارے
پھیر کویں اوہ مشرک ہووی جس خالق رب بنایا
رب نوں واحد جانن والا مشرک کہیا نہ جاوے
کافر اوہ جس نبیاں ولیاں حسدوں شان گھٹایا
کافر اوہ جو نبیاں ولیاں اپنی مثل بناوے
حال کفاراں ساڈے کارن واضح کر سمجھاندا
نیک و بد در دیدہ یکساں نہ بود
نیک بداں نوں یکساں جانن احمق لوگ سودائی

ہمسری با انبیاء برداشتند	اولیاء را ہمچو خود پنداشتند
ولیاں اتے سولاں تائیں اپنی وانگ پچھانن	عقل کفاراں اُپر پردہ فرق نہ ہرگز جانن

نوٹ۔ مفصل شرح اگلی ہیں دیکھو۔ ندائے یارسول اللہ کے جواز میں چند بزرگان دین کے فتوے شاہ ولی اللہ رح۔ شیخ عبدالحق رح محدث دہلوی۔ محمد اسحاق رح۔ شیخ سعدی رح شیرازی۔ مولانا جامی رح۔ علامہ نظامی گنجوی۔ مولوی محمد قاسم رح بانی مدرسہ دیوبند۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی۔ وغیرہم ایسے ایسے قصیدے لکھتے ہیں ؎

قصیدہ

اگر جواب دیا بیکسوں کو تونے بھی	تو کوئی اتنا نہیں جو کرے استغفار
کروڑوں جرم کئے آگے یہ نام کا اسلام	کریگا یا نبی اللہ کیا یہ میری پکار
بہت دنوں سے تمنا ہی کیجیے عرض	اگر ہوا ہو پنا تیرے در تک بار
مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا	نہیں ہے قاسم رح بیکس کا کوئی حامی کار

حضرت شیخ شہاب الدین رح سہروردی حضرت شیخ سعدی رح کے استاد اپنی کتاب عوارف المعارف میں اور مولوی رشید احمد رح صاحب گنگوہی امداد السلوک میں بھی ایسا ہی فرماتے ہیں۔ الغرض اتنے ہی حوالے ثبوت سند کیلئے کافی ہیں۔ ورنہ تمام بزرگان دین نے ندائے یارسول اللہ پر جو کچھ لکھا ہے اگر جمع کیا جاوے تو دفتر عظیم بن جائے۔ جسکو بخوف طوالت نظر انداز کیا جاتا ہے ؎

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود	گرچہ از حلقوم عبداللہ بود
جو کجھ کہن خدا دے بندے رب دا آکھیا جانو	نکلے بھاویں حلق انساناں ہرگز شک نہ آنو

اور قرآن مجید میں ایسی مثالیں موجود ہیں جیسا کہ جنگ بدر اور بیعت الرضوان کا واقعہ ہے اور سیرۃ نبویہ میں ابوسعید سے روایت ہے کہ ایک رات سخت اندھیری تھی اور بارش بھی ہو رہی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوقتادہ کو ایک کھجور کی چھڑی پکڑ فرمایا کہ گھر جاؤ اور جب گھر جاؤ گے تو یہ خود بخود روشن ہو جائیگی اور اُسکی روشنی دس دس ہاتھ چاروں طرف ہو جائیگی۔ اور تمکو اپنے گھر کے اندر ایک سیاہ رنگ چیز نظر آئیگی اُسکو چھڑی مار کر گھر سے نکال دینا جب حضرت ابوقتادہ اپنے گھر گیا تو ویسا ہی پایا۔ اور حضور کے حکم کی تعمیل کی اسطرح ابونعیم نے دلائل النبوۃ میں ابن عباس سے روایت کی ہے۔ کہ اُم الفضل رض نے کہا کہ ایکدفعہ میں رسول خدا کے ہمراہ جا رہی تھی کہ آپ نے فرمایا کہ اے اُم الفضل تیرے پیٹ میں لڑکا ہے۔ جب پیدا ہو میرے پاس لے آنا۔ فلما ولدتہ

اَتَیۃُ فَاَذَّنَ فِیْ اُذُنَیْنِ ط ترجمہ پس جب لڑکا پیدا ہوا تو میں نے بارگاہ رسالتؐ میں پیش کیا تو حضورؐ نے اُسکے کانوں میں اذان اور اقامت کہی۔ الحدیث رواہ مسلم و بخاری عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ اِنَّ رَجُلًا کَانَ یَکْتُبُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَنِ الْاسلامِ الخ ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک آدمی رسولؐ اکرم کی وحی لکھا کرتا تھا اور وہ مرتد ہوگیا تو حضورؐ نے فرمایا کہ جب یہ مریگا تو اسکو قبر قبول نہ کرے گی چنانچہ جب وہ مرا تو اسکو بارہ دفعہ دفن کیا گیا مگر ہر وقت قبر اسکو باہر پھینک دیتی تھی۔ اسی قسم کے ہزاروں واقعات ہیں مگر عاقل کو اشارہ کافی ہے زبدۃ الاسلام اور بہجتہ الابرار میں لکھا ہے کہ شاہ عبدالحقؒ درجیلانی قدس سرّہٗ فرماتے ہیں۔ عَیْنِیْ فِیْ لَوْحِ الْمَحْفُوظِ یعنی میری نظر لوح محفوظ پر پڑتی ہے اور میں اُسکو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ اور شاہ عبدالعزیزؒ دہلوی فرماتے ہیں کہ امت محمدی میں دو شخص بڑے بزرگ اور بلند مرتبہ گذرے ہیں۔ ایک شاہ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ دوسرے خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ اور یہ بھی فرمایا کہ جو لوگ اپنے زمانہ کے اولیا کے منکر ہیں۔ اُن کی مثال ایسی ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور محمدؐ الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے۔ اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ولی سب طرح کے ہوتے ہیں۔ نابالغ۔ اور بالغ۔ آزاد اور غلام۔ مرد و زن مجنون و عاقل وغیرہم ہر ایک قسم کا آدمی ولی ہو سکتا ہے۔

نظم پنجابی

جنت جان ارادہ رکھو جیکر مسلمانوں	پٹہ غلامی گل حضرت دا ہر دم فخر پچھانوں
جو دل پاک نبیؐ دی الفت کولوں ہون خالی	روز قیامت باہجہ ایمانوں دوزخ جاون غالی
جنہاں دلاں وچہ پاک نبیؐ دی حب بالکل ہوئی	تہاں جہولاں حشر دیہاڑی کتے نہ ملسی ڈھوئی
یا مولی توں فضلوں ساڈوں کریں غلام محمدؐ دی	روز قیامت ربسی ساتھے رحمت ٹھاٹھ کرمدی
سنے مصنف بخشیں پڑھنے سُننے لکھنے والے	مومن مرد نساء رب پاون شوقوں قرب نوالے

حاجت دین دُنی دی ساڈی پوری کریں تمامی
بیدیناں نوں بخش ہدایت صدقہ نبیؐ گرامی

فصل چہارم دربیان وہ آیات بینات جو مخالفین کی طرف سے نفی از علم غیب پیش کی جاتی ہیں انکا جواب باصواب مستند و محققین مفسرین کی تفاسیر سے انشاء اللہ دیا جائیگا

آیت نمبر (۱) وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ط پارہ ۹۔ سورہ اعراف مکی ۲۳ ع ترجمہ اگر میں غیب دان ہوتا تو بہت سی بھلائی جمع کرلیتا اور مجھکو برائی نہ لگتی۔ میں تو ایک برائی سے ڈرانے والا اور نیکی کی بشارت دینے والا ہوں اُس قوم کو جو مان لینے والی ہے۔ آیت نمبر (۲) وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ ط پارہ ۷۔ سورہ انعام مکی ۶ ع ترجمہ اور اللہ کے پاس ہی غیب کی کنجیاں ہیں جسکو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا

نظم پنجابی

وچہ تفسیر کبیر دی حضرت رازیؒ آکھ سنایا ۔ انہاں آیتاں وقت نہ شاند غیب نبیؐ نوں آیا
اس تحقیق بعد نبیؐ سرور نوں غیب ربّا سایئں ۔ اوہ کلام بھی سانجھ کفاراں دیون جواب ایسں
یا اظہار عبودیت کارن نفس کسر فرمایا ۔ تو اضح بہت پسند حضرت نوں وچہ حدیثاں آیا
خازن روح البیان عزیزی دیکھ جلالین بھائی ۔ سب مفسر ایویں آکھن شک نہ اس وچہ کائی
بھی پھر غیب دیاں دو قسماں کر تفصیل سناواں ۔ ذاتی وہبی وچہ تفسیراں لکھیا جیوں علماواں
ہیں ذاتی غیب خداوند تائیں مول شریک نہ کوئی ۔ وہبی غیب رسولاںؑ ولیاںؒ ربدی بخشش ہوئی
وحی ذریعے تے الہامی علم ملے انساناں ۔ نبیؐ تے غیر نبیؐ ۔ ہور ملکاں سنتوں مسلماناں
مریمؑ تے برخیہ آصف حضرت عمرؓ پیارا ۔ وچہ قرآن حدیث تنہاندا ذکر مفصل سارا
انہاں ولیاں والے تینوں ہور مقام سناواں ۔ خاصہ غیب خدا دا مطلق دسیا کھول بھراواں
سلف صالحین سبھاندا ایہو عقیدہ آیا ۔ نیشاپوری تے شرح خفاجی ایہو ذکر لیایا

آیت نمبر (۳) قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اِلَّا اللّٰهُ ط پارہ ۲۰۔ سورہ نمل ۵ ع ۲۷ ترجمہ یا رسول اللہ آپ ان کفار کو فرما دیں کہ زمین و آسمان کے غیب کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور ایسا ہی حدیث پاک میں ہے لَا يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ اِلَّا اللّٰهُ ط ترجمہ خداوند کے سوا کوئی کل کی خبر نہیں جانتا۔ جواب اس کا یہ ہے کہ گو یہ واقعی مان لیا جائے تو اُن آیات سے کہ جن میں

عنایت علم غیب کا ثبوت ہے تطبیق محال ہے۔ اور یہ بھی محال ہے کہ کلام الٰہی میں اختلاف ہو کیونکہ جھوٹے کے کلام میں ہوتا ہے۔ خدا کے کلام میں بہر حال تطبیق ضروری ہے اور وہ فقط اسی صورت میں ہے کہ مطلق غیب ذاتی تو خدا تعالیٰ کا ہی حق ہے اور عطائی انبیاءؑ اولیاءؒ کا حق ہے ورنہ بصورت دیگر اُن آیات کا انکار لازم آئیگا جو کفر ہے جن میں اللہ تعالیٰ نے عنایت علم غیب کا ذکر فرمایا ہے اور یہی طریق امام نوویؒ نے کتاب منشورات میں فرمایا ہے۔ کہ انبیاءؑ اور اولیاءؒ سے بالذات بلا استقلال علم غیب کی نفی ہے کہ جملہ علم الٰہی کا اُن کو علم نہیں ہے۔ ہاں بالواسطہ علم غیب جو تعلیم الٰہی سے ہے۔ وہی اُن کے لئے ثابت ہے اسی پر خفاجی۔ نیشاپوری۔ زرقانی و شرح مواہب وغیرہم کا اتفاق ہے۔ اور تفسیر خازن و روح البیان میں ہے۔ کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ تُکَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِھِمْ یعنی یا رسول اللہ لوگوں سے اُن کی سمجھ کے مطابق بات چیت کیا کرو۔ کہ مجھے خود بخود علم غیب نہیں میں تو اللہ کے حکم سے سب کچھ بتاتا ہوں۔ جیسا کہ حدیث معراج میں ہے کہ لَیْلَۃَ الْمِعْرَاجِ قَطَرَتْ فِیْ حَلْقِیْ قَطْرَۃٌ کہ میرے حلق میں معراج والی رات کو ایک ایسا قطرہ نورانی ڈالا گیا جسکی برکت سے میں نے سب کچھ معلوم کر لیا۔ جو ہوا اور جو ہونیوالا تھا۔ اور ایسا ہی قرآن پاک میں ہے جو کہ مذکورہ بالا ہے

تعریف علم غیب

حضرت امام فخر الدین رازیؒ اپنی کتاب تفسیر کبیر جلد اوّل یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ کے تحت میں فرماتے ہیں کہ اِنَّ الْغَیْبَ ھُوَ الَّذِیْ یَکُوْنُ غَائِبًا عَنِ الْحَاسَۃِ یعنی علم غیب وہ ہے جو حواس خمسہ (یعنی سننے دیکھنے۔ سونگھنے۔ چھونے۔ چکھنے) سے باہر ہو۔ منتخب اللغات و تفسیر عزیزی میں بھی یہی تعریف لکھی ہے۔ پس جو غیب بلا دلیل ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے اور جو دلیل و واسطہ سے ہے وہ انبیاءؑ و اولیاءؒ کا ہے۔ مخالفوں کی ایک یہ بھی دلیل ہے کہ بخاری شریف میں باب اعلان النکاح میں ربیعؓ سے روایت ہے کہ میری شادی پر لڑکیاں دف بجا کر گا رہی تھیں کہ رسولؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے۔ تو لڑکیوں نے کہا کہ ہمارے اندر ایک ایسا نبیؐ ہے۔ جو آئندہ کے حالات بھی جانتا ہے۔ تو حضورؐ نے منع فرمایا۔ اور کہا کہ جو پہلے کہتی تھیں پھر کہو۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ اگر یہ جائز ہوتا تو حضورؐ منع کیوں کرتے۔ اب جو ایسا اعتقاد رکھے وہ مشرک ہے۔ جواب یہ ہے کہ ان نافہموں کو معلوم نہیں کہ حضورؐ رحمت اللعالمین نے دیگر حدیثوں میں کس وضاحت سے فرمایا ہے۔ کہ مجھے سب کچھ جتلا یا گیا ہے اور آپ نے قیامت ہونیوالا

کچھ بتا دیا۔ تو اس حدیث سے کسطرح شرک ثابت ہوا۔ اگر معاذ اللہ شرک ہی ہوتا۔ تو حضور نے اُن (ن)
مشرکہ لڑکیوں کو تجدید ایمان کیوں نہیں کرائی۔ مگر یہی کہا کہ جو پہلے کہتی تھیں وہی کہو۔ پس معلوم ہوا
کہ منع کرنا حضور کا کسر نفسی کیوجہ سے تھا۔ کہ آپؐ لوگوں سے اپنی تعریف سننا زیادہ پسند نہ فرماتے تھے
یا اور کوئی حکمت ہوگی۔ **مسئلہ** بعض بیوقوف یہ بھی کہتے ہیں کہ آپکو اپنا خاتمہ کا بھی پتہ نہ تھا
اور دلیل پیش کرتے ہیں کہ بخاری شریف میں ہے۔ وَاللّٰہِ لَا اَدْرِیْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ مَا یُفْعَلُ
بِیْ وَمَا بِکُمْ۔ اور آیت شریف مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ (سپارہ ۲۶۔ سورہ احقاف) مطلب دونوں کا ایک ہی ہے کہ
فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا برتاؤ ہوگا۔ اور تمہارے ساتھ
کیسا ہوگا۔ **فائدہ** معالم التنزیل میں ہے کہ جب یہ آیت کفار نے سنی تو بڑے خوش ہوئے۔ کہ
جیسے ہم اپنے انجام سے ناواقف ہیں۔ ویسے ہی مسلمانوں کا ہادیؐ برحق بھی ناواقف ہے تو فوراً جبرئیل
علیہ السلام سورۃ لیکر نازل ہوئے۔ اور مولانا عبدالرحمان دمشقی اپنے رسالہ ناسخ منسوخ میں فرماتے
ہیں۔ کہ وہ آیت و حدیث منسوخ ہیں۔ اور اُن کی ناسخ سورہ فتح ہے (پارہ ۲۶۔ سورۃ فتح) اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا
لِّیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ **ترجمہ** تحقیق ہم نے یارسول اللہ آپ کو
فتح ظاہر دی اور آپکی معاف کردیں خطائیں پہلی اور پچھلی۔ **مسئلہ** فقیہ ابواللیثؒ فرماتے ہیں کہ
حضورؐ کی پہلی لغزش سے مراد حضرت آدمؑ و حواؑ کی خطا ہے۔ اور پچھلی سے گناہِ اُمت مراد ہیں۔ تو یہاں
سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولؐ کے ساتھ کیا سلوک کریگا۔ تو اصحابہ رضؓ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ
ہمارے لئے خوشخبری نہیں آئی۔ تو سرکار خداوندی سے حکم ہوا۔ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ط یعنی
عنقریب ہم آپکو یارسول اللہؐ اسقدر عطا فرمائینگے کہ آپؐ خوش ہوجاؤ گے۔ یہ پیغام حضورؐ نبی کریم نے
اصحابہ رضؓ کو سنا کر فرمایا۔ کہ مجھے قسم ہے سچے خدا کی کہ میں ہرگز نہ راضی ہوں گا۔ اُسوقت تک کہ میری
اُمت کا کوئی آدمی دوزخ میں نہ رہے گا۔ (قولِ سعدیؒ)

نماند بدوزخ کسے درگرد　　　　که دارد چنیں سیدؐ پیش رو

دوزخ دیوچہ بندہ مومن ہرگز رہے نہ کوئی　　　　سیدؐ عالم ہادیؐ جہاں دی بخشش ہوئی

عطائے شفاعت چنانش دہند　　　　کہ امت تمامی ز دوزخ رہند

بخشش شفاعت خداوند عالم حکم نبیؐ نوں دیسی　　　　دوزخ وچوں اُمت ساری کڈھ کے باہر کریسی

مسئلہ جو ملا علی قاریؒ اور شامیؒ نے انبیاءؑ و اولیاءؒ کی غیب کے علم سے نفی بیان کی ہے اور لکھا ہے
کہ ایسے عقیدے والا انسان مشرک ہے۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ جو انبیاءؑ و اولیاءؒ کو ذاتی علم تصور

کرے ورنہ جو عطائی علم مراد لینے والے کو بھی مشرک کہے وُہ خود مشرک اور ضدی ہے ۔ اور بعض اوقات کوئی بات کسی خاص حکمت پر مبنی ہوتی ہے ۔ وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ لآیۃ یعنی اللہ تعالیٰ نے کوہ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پوچھا کہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے ۔ اور ایسا ہی بخاری شریف میں ہے يَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ مَا يَقُولُ عِبَادِي الحدیث ۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ میرے بندے کیا کرتے تھے ۔ اس سے معلوم ہُوا کہ اُن کج فہموں کے نزدیک معاذ اللہ خدا بھی غیب نہیں جانتا ۔ اور ایسی سینکڑوں احادیث ہیں (پارہ ۱۶ ۔ سورہ کہف میں ہے) اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کہ میں تمہارے ہی جیسا انسان ہوں اور اس آیت کے مطابق رسول پاک کو اپنے جیسا انسان ہی جانتے ہیں ۔ مگر اُنکو يُوحَىٰ إِلَيَّ دِکھائی نہیں دیتا ۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی خبر کر دی ہے کہ وُہ تمہاری طرح کہنے میں کچھ راز ہے بلکہ تمہارے اور نبیؐ کے درمیان بڑا فرق ہے کہ اُن کو وحی بھیجی جاتی ہے ۔ مگر اُن عقل کے اندھے لوگوں نے تمام بنی آدم کو برابر ہی کر دیا ۔ اور حضورؐ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بھی بھلا دیا اَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ ترجمہ تم میں سے میری مثل کوئی نہیں اور برابر مندّ ہی کرتے گئے اور کہتے رہے کہ حضورؐ بھی ہماری طرح انسان تھے ۔ جو جو اعتراض کفار قدیم نے کئے تھے وہی مسلمانی کا دعویٰ کرکے پیش کرتے اور نامہ اعمال سیاہ کر رہے ہیں ۔ آہ مولانا رومؒ نے کیا خوب فرمایا ۔

گفتہ اینک ما بشر ایشاں بشر　ما و ایشاں بستۂ خوابیم و خور

آکھن نبیؐ ولی سُب بندے ساڈے ورگے بھائی　سوندے کھاندے ساڈے وانگوں فرق نہیں اک رائی

جملہ عالم زیں سبب گمراہ شُد　کم کسے زِ ابدال حق آگاہ شُد

ایسے طرح ہزاراں لوکاں راہ گمراہی پایا　نیک خدا دے بندیاں دا کجھ قدر قیاس نہ آیا

عاد ثمود جیہوں صالحؑ ہوُد نوں کہن کفار جراٸی　ساڈے وانگوں کھاوہ پیوہ چلوہ پھروہ نا می

تسیں بھی ساڈے ورگے بندے فرق نہ ہرگز کوئی　ایویں بن بن نبیؐ وکھاؤ عجب عدالت ہوئی

ایویں سارے نبیاںؑ تائیں کہیا کفار جھولاں　تہن بھی ایویں کہن نبیؐ نوں ٹولہ نامعقولاں

بدوا تاں نے نبیاںؑ تائیں اپنی مثل بنایا　اوہ بھی بشرا ساڈے ورگے ادب تمام گوایا

اے بیشرم خبیث شیطاناں شرم خدا تھیں کرتوں　ابوجہل داناں بن ساتھی قہر خدا تھیں ڈرتوں

نبیاںؑ ناں برابری تیندی کیہڑی گلوں ہوئی　تنہاں فرشتے کرن تعظیماں کدھر عقل گیوئی

ایں ندانستند ایشاں از عمی　ہست فرقی درمیاں بے انتہا

انّھے ہو کر نہیں پچھانن شان ادب نبیاں دا　اونہاں آتے اساڈے اندر فرق ہزار کوہاں دا

آ بھائی ہیں تیری تائیں کر تفصیل سناواں
بد بختا جویں نبیاں اندر فرق برابر آیا
صد ہزاراں اینچنیں اشباہ ہین
کئی ہزاراں ہور مثالاں ایسے طرح پیاری
پر ایہ فرق نکالن سوئی جنہاں فضل غفاری
انسان بلاشک ظاہر اندر ساڈے ورگے آہے
گرچہ صورت آدمی یکساں بدے
بیشک صورت سب انساناں ظاہر اکو آئی
ہر دو گو زنبور خوردند از یک محل
دونویں مکھیاں اکس مقاموں کھان خوراک پیاری
انہاں دوہاں مکھیاں نوں کوئی کدے برابر جانے
ہن جو نبیؐ تے عاماں اندر فرق قیاس لیاوی
ہر دو گو آہو گیاہ خوردند و آب
ہر دونویں اک جنگل وچوں کھاون گھاہ تے پانی
انہاں دوہاں ہرناں ہر گز شان اکو ہووے
ہر دو نے خوردند از یک آب خور
دو کانے وچ جنگل پیندے اکس زمین تے پانی
احمد و بوجہل در بتخانہ رفت
احمدؐ تے ابوجہل جے دونویں بتخانے وچ جاون
آں در آید سر نہند اورا بتاں
نبیؐ جائے تاں سب بتخانہ سجدے وچ ڈھہ دا
حضرت رومیؒ بہت مثالاں اسی طرح لیایا
بشریت عاماں تے نبیاں فرق ہزار کوہاں دا
لعل تے کچھ نوں عقلوں خالی جو کوئی اک بناوی

شائد ملے ہدایت تینوں ہین کہی عبرت پاواں
نبیاںؑ عاماں اندر اسقیں بیشک فرق سوایا
فرق ایشاں ہفتاد سالہ رہ ہین
فرق زیادہ ستر سالاں پینڈا کوئی گذارے
عقلوں انہاں سمجھ نہ آوے مت شیطاناں ماری
باطن فرق ہزار کوہاں دا مومن شک گوائے
احمدؐ و بوجہل نیز یکساں بدے
احمدؐ و بوجہل دے اندر فرق نہ دسی کائی
از یکے شد نیش وزاں دیگر عسل
اک تھیں شہد مصفا ملدا اک نیز اڈنگ ماری
باجھوں دلدیاں انھیاں دی سُن مومن نیک سیانے
اوہ بے پیرا دو نہہ مکھیاں دا اکو شان بناوی
از یکے سرگین شد وزاں مشک ناب
اک کستوری پیدا کردا دوجا گو بر جانی
ایویں فرق عاماں تے نبیاں مومن من کھلووے
از یکے خالی و دیگر پُر شکر
اک خالی تے دوجیوں شکر حاصل ہووے جانی
آں تُہی وایں پُر شد فوقیت رفت
فرق پچھانن عقلاں والے جدوں نظارے پاون
ایں در آید سر نہد چوں امتاں
ابوجہل سر نیواں کرکے ادب بتاں دا کردا
ترک طوطیوں اسماعیل نے اتنا ذکر سنایا
جیو نکر لعل تے کچھ دیتا ہیں کوئی نہ اک بناندا
مثال اونہاں دی رب تبارک وچہ قرآن بناوی

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا لَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا

وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا اُولٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ط اُولٰئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ط ترجمہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تحقیق بہت سارے جن و انسانوں کو ہم جہنم میں بھیجینگے۔ کیونکہ اُن کے دل ہیں مگر سمجھتے نہیں۔ اور آنکھیں ہیں مگر دیکھتے نہیں۔ اور اُن کے کان ہیں مگر سُنتے نہیں۔ اُن کی مثال چارپایوں کی طرح ہے۔ بلکہ اُن سے بھی بدتر۔ اور ایسے ہی لوگ غافل ہوتے ہیں۔

نظم پنجابی

جیہڑے لوک رسولاں تائیں اپنی مثل بناون — دنیا توں بے ادبی پاروں باہجھ ایماناں جاون
پاک نبیؐ دیاں نیئے صورتاں پچھے ذکر سنایا — بوجہل دا ساتھی ہوسی جو انکار لیایا
وچہ تفسیر حسینی ایویں کہے مفسر حالا — سورۃ مریمؑ وچہ جیوں آکھے خالق پاک تعالیٰ
ایویں لکھ گئے حضرت سعدیؒ ہور کتاباں والے — بشر رسولؐ بے مثل پچھانوں دسا کھول حوالے
جو کوئی پاک نبیؐ سرور نوں بے مانند نہ جانے — دین اسلاموں خارج بیشک کافر ساڈے بھانے
اپنی مثل بناون والیا پاک نبیؐ سرور نوں — کرے توبہ ایس عقیدیوں بچسیں روز حشر نوں
نہیں تاں کوئی نہ حامی بھرسی وچہ مصیبت تیری — پھڑ لے دامن پاک نبیؐ دا من نصیحت میری
ہر ہر جوڑ جو پاک نبیؐ دا ہے بے مثل پیارا — سر توں لیکے پیراں تائیں حال سنائیے سارا
مڑھکا بول براز نبیؐ دا سب بیمثل پچھانی — ایہ سب پنجویں خطبے اندر دسی کھول کہانی
پچھے بھی کجھ ذکر سنایا پھر دو بار سناواں — شان حضور نبیؐ دی پاروں برکت رحمت پاواں
بیمثال سی ہتھ نبیؐ دا اسوچہ شک نہ کوئی — چن اسمانی نال اشارے ٹکڑے دو ہو یوئی
انگلیاں تھیں نہراں جاری وچہ حدیثاں آیا — اک پیالے تھیں لشکر نوں پانی رج پلایا
لکڑے تھیں تلواراں بنیاں ہتھ نبیؐ سرکاروں — ہور ہزاراں معجزے حضرت خبر جنہاں اخباروں
اوہ کیہڑا ہتھ وانگ نبیؐ دے دسو مینوں جانی — پا بیمثل نبیؐ نوں جانوں چھڈو ضد شیطانی
روشن چہرہ پاک نبیؐ دا چنوں دون سوایا — دند مبارک ودھ بجلی تھیں وچہ کتاباں آیا
چاروں طرفے نور محمدیؐ چمکے لاٹاں مارے — جو بیمثل نبیؐ نوں جانن رب گوائے سارے
اکھ حضور نبیؐ دی روشن تے بیمثل پچھانی — برابر اگے پچھے ویکھن پاک حبیب حقانی
ہن کیہڑی اکھ مثل نبیؐ دی ماضی استقبالا — ایہا جے آن دکھاؤ سانوں چھڈو کوڑ مثالاں
لب مبارک پاک نبیؐ دے بھی بیمثل پیارے — برکت جندی پاروں ہو دن مٹھے پانی کھارے

بال ایانے جی مُنہ لاون دودھ نہ حاجت کائی
زخم زہریلے نوراً بچدی وچہ حدیث گواہی

ایویں ہر اعضاء نبیؐ دا پاک مثال نظیروں
تاہیں بشر بمثل محمدؐ ثابت اس تقریروں

وچہ بول نبیؐ خوشبو زیادہ عطر گلابوں جانی
پراز نبیؐ دا غائب تھیندا دھرتی وچہ چھپانی

نہ سایہ نبیؐ زمین پر پوندا مکھی بدن نہ بہندی
گوبر لد حیوان نہ کردا کرن اسواری جیندی

مڑھکے دی خوشبو عطروں ودھکے دسا تیتائیں
جوں نہ پئی نبیؐ دی جتے ساری عمر کداہیں

اطہر جسم نبیؐ سروردا اُڈ چڑھیا آسمانی
سیر کیتا چوداں طبقاں دا اک شب اندر جانی

وچہ قرآن حدیثاں خبراں میں نہیں دلوں بنایا
بخاری مسلم ابن ماجہ نے کر تفصیل سنایا

اپنی مثل بناون والیا پاک نبیؐ نوں یارا
ایس عقیدے گندے کولوں بچ جا برخوردارا

سب لے ادب اکٹھے ہو کے پورا زور لگاؤ
اک بندہ ہم مثل نبیؐ دی سانوں کر دکھلاؤ

ہے امید جوابہ کم تہانوں ہرگز ہوسی ناہیں
چھڈ بد راہ بمثل پچھانوں سرور عالم تائیں

قدر پھلاں دا بُلبل جانے صاف دماغاں والی
قدر پھلاں دا گرجھ کی جانے مُردے کھاون والی

لعلاں قدر جواہری جانن لعلاں دی ونجاری
گدڑاں چارن والے گلگو جانن کویں وچارے

قدر نبیؐ دا مولا جانے یا کجھ قدر صحابہ نوں
جو بے ادب نبیؐ دی ہوون دیدی مار تہانوں

اسماعیلا چھوڑ حقیقت نہ کر طول طویلاں
بیشک اتنا کافی ہوسی دانشمند اصیلاں

نوٹ:۔ گو اس فصل میں مخالفین کے دلائل نفی علم غیب انبیاءؑ و اولیاءؒ کا پورا پورا جواب دیا گیا ہے مگر سب سے آخری اور اٹل جواب یہ ہے کہ وہ آیات مبارکہ جن میں لکھا ہے کہ غیب خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا تمام کی تمام مکہ شریف میں نازل ہوئیں۔ جبکہ مؤمنین کے دل بھی پورے طور پر مضبوط نہ ہوئے تھے۔ اور کفار کا بڑا زور تھا۔ اور ان آیات میں کفار کے جوابات ہیں ورنہ مؤمنین کے سمجھانے کی خاطر مکی آیات بھی (مثل سورۃ جن) علم غیب با انبیاءؑ نازل ہو چکی تھیں۔ اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ حکم ناسخ منسوخ کے بعد نازل ہوتا ہے لہٰذا علم غیب کے جواز میں آٹھ دس بلکہ زیادہ آیت مدنی نازل ہو چکی ہیں ممکن ہے کہ مدنی آیات سے مکی آیات منسوخ ہو گئی ہوں۔ بدیں صورت ہم تمام علم غیب با انبیاء کے منکروں کو دعویٰ سے کہتے ہیں کہ کوئی ایک آیت تو مدنی بھی دکھا دیں کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے کہا ہو کہ میں نے اپنے انبیاءؑ و اولیاءؒ کو علم غیب عطا نہیں کیا۔ والعلم عند اللہ۔

(اسماعیل فقیر عفا اللہ عنہ)

خطبہ پنجم ۔ جس میں تین فصلیں ہیں

یٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ط قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ط ترجمہ اے اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) آیا تمہارے پاس میرا محمدؐ رسول جو بیان کرتا ہے واسطے تمہارے جو پوشیدہ کرتے تھے تم ۔ اور تم سے بہت کچھ درگذر بھی کرتا ہے ۔ اور آیا تمہارے پاس نور یعنی محمدؐ مصطفٰے اور کتاب (یعنی قرآن شریف) بیان کرنے والی ہدایت کرتی ہے طرف اللہ کے جو کوئی تابعداری کرتا ہے رضامندی اُسکی سے راستہ سلامتی کا اور نکالتا ہے اُن کو اندھیرے سے طرف نور کے ساتھ حکم اللہ کے اور ہدایت کرتا ہے اُنکو طرف راستے سیدھے کے ۔

مزن بے رضائے محمدؐ نفس ۔ راہ رستگاری ہمیں است و بس
نہ مار دم سوائے رسول کریمؐ کے ۔ بس یہی راہ شفا ہے بہر مردا ثیم کے

فصل اوّل دربیان فضائل و وظائف ماہ ربیع الاولیٰ اور وجہ تسمیہ

ربیع الاولیٰ ۔ موسم بہار کو کہتے ہیں ۔ ابتداء زمانہ میں جب اللہ نے اس دُنیا کو آباد فرمایا تو کچھ دنوں کے بعد بارش ہوگئی ۔ اس لئے اس ماہ کا نام مبارک ربیع الاولیٰ ہوگیا ۔ **مسئلہ** ۔ اس ماہ مبارک کی تمام مہینوں پر اس لئے فضیلت ہے ۔ کہ اس میں تمام جہان کیلئے رحمت خدا کا سب سے بڑا انعام یعنی سرکار دو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پیدا ہوئے ۔ اور اسی ماہ مبارک میں خدا تعالیٰ نے اپنا رب ہونا ظاہر فرمایا کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لولاک لما اظہرت ربوبیتہ یعنی فرمایا کہ رسول اللہ اگر آپکو پیدا نہ کرتا تو اپنی ربوبیت کو بھی ظاہر نہ کرتا ۔ لِھٰذَا الشَّھْرِ فِی الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ وَمَنْقَبَتُہٗ تَفُوْقُ عَلَی الشُّھُوْرِ رَبِیْعٌ فِیْ رَبِیْعٍ نُوْرٌ فَوْقَ نُوْرٍ فَوْقَ نُوْرٍ ط اسواسطے یہ مہینہ ربیع الاولیٰ اسلام میں بہت ہی بزرگ ہے کہ اس کے فضائل بہت ہی بلند ہیں تمام مہینوں پر ربیع بیچ ربیع کے ربیع ہے اور نور کے اوپر نور ہے ۔ **فائدہ فضائل و وظائف** ۔ اس ماہ کی پہلی تاریخ کو چار رکعت نماز نفل اس ترکیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد سات سات مرتبہ قل ہو اللہ شریف پڑھے تو اس کے نامۂ اعمال میں نو برس کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے اور اس کے تمام صغیرہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں ۔ (جواہر غیبی) (۲) اس ماہ کی بارہ تاریخ تک یٰسٓ شریف ۔ کلمہ طیبہ

اور درود شریف پڑھنا ثواب عظیم رکھتا ہے (کتب وظائف) (۳) اس ماہ کی بارہ تاریخ کو اگر کوئی بیس رکعت نفل اس ترکیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف بارہ بارہ مرتبہ قل ہو اللہ شریف پڑھکر ختم کرے۔ اور بعد سلام ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر ثواب حضورؐ پاک رحمۃ اللعالمین کو بخشے تو تمام نیکیوں سے بڑھ کر ثواب حاصل ہو گا۔

در نظم پنجابی

کرن روائت سی کوئی مومن ایہ وظیفہ پڑھدا
ہر ہر سالے پڑھے ہمیشہ قضا نہ ہرگز کردا

خواب اندر سردارؐ دو عالم اُسنوں نظری آیا
تاں محبت شفقت کر کے حضرت نے فرمایا

قسم خدادی تیری بابجوں جنت کدی نہ جاواں
جو توں پڑھکر بخشیا سانوں اجر ثواب دیواواں

جو مومن بھائی ہمت کرسن نال نصیب پیارے
مشکل کم دینی دنیاوی حل ہو جاون سارے

انیس الواعظین دے اندر حیدرؓ نے فرمایا
تنواری ایس مبارک جے کسے عمل بنایا

اُسدن خوف کروڑاں یار دن ماں نہ پت سمبھالے
پاون فیض شفاعت مومن عمل کماون والے

واہ سبحان اللہ کیا سانوں ملیا سوہنا ہادی
محشر دیدن اُمت تائیں دیوی کوثر شادی

بارہویں نوں کوئی روزہ رکھے جے مدرک آوے
ہزار روزہ یا اسنوں مولا اجر عطا فرماوے

دسواں اس تھیں ہور زیادہ مومن کی گل چاہوں
اسمعیلا نیک نصیباں والے عمل کماون

فصل دوم

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف کا ذکر۔ پارہ ۶ سورہ مائدہ۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط ترجمہ یارسول اللہ آج کے ہم نے آپکے دین کو آپ کیلئے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمتیں بھی تمہارے اوپر پوری کر دیں۔ اور آپکے لئے اسلام کو دین بھی پسند کر لیا جو تمام دینوں سے بالا تر ہے۔ **فائدہ** یہ آئت مبارک حجۃ الوداع کے دن (عرفہ کے دن) نماز عصر کے بعد نازل ہوئی جبکہ حضورؐ اپنی قصوۃ اونٹنی پر اسوار تھے۔ اور یہ سب سے آخری آئت ہے۔ اِس کے نزول کے بعد حضور اکرمؐ کاسی روز زندہ رہے **فائدہ** حضرت جوزیؒ نے فرمایا کہ ماہ صفر کی بیس تاریخ کو حضورؐ بیمار ہوئے اور بارہ ربیع الاول کو وفات پائی جب حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپکو درد سر اور بخار بڑی شدت سے تھا۔ آپ کروٹ بر کروٹ بدلتے اور فرماتے اِنَّہٗ اَشَدُّ الْبَلَاءِ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ ط ترجمہ بیشک یہ انبیاء کیلئے سخت آزمائش ہے جس کا ہمکو ثواب بھی بڑا ملتا ہے۔ حضورؐ کل بیس دن بیمار رہے اور ایام بیماری میں چالیس غلام آزاد کئے

اور باوجود اس تکلیف کے نماز باجماعت مسجد میں ادا فرماتے حالانکہ ایک روز حضرت علیؓ و حضرت عباسؓ اپنے کندھے پر آپکے بازو رکھکر مسجد میں لائے اور حضرتؐ کے پاؤں مبارک شدت مرض کے باعث اچھی طرح اُٹھتے نہ تھے۔ تو پیر مبارک کی لکیر مسجد تک گئی۔ اب اہت کو شرم چاہیئے کہ مسجد میں حاضر ہونا تندرستوں کیلئے بھی مصیبت ہے۔ **مسئلہ** کسی نبیؑ کی روح قبض نہیں کی جاتی جب تک اُس کو پہلے جنت نہیں دکھایا جاتا اور نبیؑ مختار ہوتا ہے اپنے زندہ رہنے پر یا فوت ہونے پر جیسا کہ اُم المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کَانَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَقُوْلُ وَھُوَ صَحِیْحٌ اِنَّہٗ لَنْ یَّقْبِضَ النَّبِیَّ حَتّٰی مَقْعَدَ مِنَ الْجَنَّۃِ ثُمَّ یُخَیَّرُ (رواہ البخاری) **ترجمہ** فرمایا حضرت ماں عائشہ صدیقہؓ نے کہ تھے رسولؐ پاک فرماتے جبکہ تندرست تھے۔ کہ ہرگز روح نہیں قبض کیجاتی کسی نبیؑ نے یہاں رہنا پسند ہی نہیں فرمایا بلکہ اپنے رب کے پاس رہنے کو ہی پسند کیا ہے۔

بقول شاعر

میںنوں دُنیا نال پیار نہ کوئی سرورؐ نے فرمایا
دنیا رہن مثال ایویں جویں راہ درختے سایہ

راہی بیٹھ آرام کرے پھر ہووے انت روانہ
اس گل کارن کیہڑا عاقل طلب کرے سمیانہ

ہے دُنیا نال محبت کوڑی دُنیا چار دہاڑے
ایہ کسے دے نال نہ رہی نہ رہسی اسدے بڑے پواڑے

ایہ چند دناں دا کوئی واسہ دُنیا چار دیہاڑے
قبر قیامت دا کر توشہ چھڈ سبھے کم ماڑے

ہے سچ محبت پاک خدا دی نافع دوہیں سرائیں
عشق الٰہی جنہاں حاصل خوف تنہاں کجھ ناہیں

بقول شیخ عطار

ہست دُنیا بر مثال قنطرہ
باگذر از وے تو دانی زد براہ

دُنیا پُل مثال بھراوا دساں تینوں تاہیں
ہوش سلامت اسدے اُتوں پار سنبھل لنگھ جائیں

ہر کہ سازد بر سرِ پُل خانۂ
نیست عاقل او بود دیوانۂ

جیکوئی رستے اندر پُل تے آن بناوے خانہ
نہیں اوہ عاقل اُسنوں جانی احمق شخص دیوانہ

حاصل از دُنیا چہ باشد اے امین
نوگز کرپاس سہ گز از زمین!

اوڑک اس دُنیا دیوچوں کی تیرے ہتھ آوی
تن گز دھرتی نوگز یا ودھ کفن پوایا جاوی

شاہ سلطان امیر اکابر دُنیا چھوڑ سدھاری
خالی ہتھیں گئے دُنیا توں سن کے دبدبہ بھاری

اسماعیلا چھڈ دُنیا نوں توں بھی اک دن جانا!
جے لکھ برساں جیوے کوئی آخر قبر ٹکانا!

اس موقعہ پر شیعہ کا اعتراض قرطاس وارد ہوتا ہے جو کہ بالکل جھوٹ ہے تفصیل اسکی میرے رسالہ ماہ محرم میں
دیکھو (مصنف) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَعَلَ یَتَغَشَّاہُ الْکَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَۃُ رَضِیَ
اللّٰہُ عَنْہَا وَاکَرْبَ اَبَاہُ فَقَالَ لَہَا لَیْسَ عَلٰی اَبِیْکِ کَرْبٌ بَعْدَ الْیَوْمِ ط (رواہ البخاری) **ترجمہ** حضرت انسؓ سے
روایت ہے کہ حضورؐ کو شدت مرض کے باعث بیہوشی آجاتی تھی۔اور یہ دیکھ کر حضرت فاطمہؓ نے کہا ہائے میرا
پیارا باپ سخت تکلیف میں ہے۔حضورؐ نے فرمایا اے میری بیٹی تیرے باپ کو آج کے بعد کوئی تکلیف نہ
ہوگی۔ وَیَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ ط اور فرمایا کوئی نہیں بندگی کے لائق مگر اللہ۔اور سختی
جان کندن کی بہت سخت ہے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ انبیاءؑ واولیاءؒ کو بھی جان کنی کی سختی ہوتی
ہے۔روایت ہے کہ مشفق امت کو جب جان کنی کا بار معلوم ہوا۔تو فرمایا اے عزرائیلؑ! ابھی یہ بار کتنا باقی ہے
عزرائیل نے عرض کی کہ حضور یہ ایک حصہ ہے اور باقی نو حصے آپکی امت کیلئے ہے۔قربان جاؤں ہادی اعظمؐ کے
فرماتے ہیں کہ اے عزرائیل! میری امت کو تکلیف نہ دینا۔اور وہ نو حصے بقایا بھی مجھ پر ہی پورے کر لو
اللہ اکبر اے مسلمانوں اس سے بڑھکر بھی کوئی اور شفیق ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں تو پھر تمہیں بھی لازم ہے
کہ حضورؐ کی محبت کا پورا پورا ثبوت دو۔پھر حضورؐ نے فرمایا یا مولا کریم اس سختی کو نرم فرما۔

در نظم پنجابی

سختی جان کندن دی جیونکر ترے سو سٹھ تلواراں ۔۔۔ وجن زخم کسی دے تن پر آکھیا شاہ ابراراںؐ
جے اس وقت زبان چلے تے باراں خبر سناوے ۔۔۔ گوشت پوست سبھے بدنوں سندیاں دور ہو جاوے
وقت نزع دے دُکھیں اساں یا رب میری سائیں ۔۔۔ مسلماناں نوں اُس گھاٹی توں فضلوں پار لنگھائیں

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے تین انعام ہیں اول یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے میرے گھر وفات پائی۔درآنحالیکہ آپؐ میرے سینے پر تکیہ لگائے ہوئے تھے۔اس سے معلوم ہوا
کہ حضورؐ کو حضرت عائشہؓ سے خاص اُنس تھا۔دوسرا انعام یہ کہ میرا بھائی عبدالرحمانؓ حضورؐ کی بیمار پرسی کیلئے آیا
تو ہاتھ میں مسواک تھی تو حضورؐ نے اُسکی طرف دیکھا۔جس سے میں سمجھ گئی کہ حضورؐ کو مسواک سے بڑی محبت ہے
اور آپ مسواک لینا چاہتے ہیں۔تو میں نے مسواک لیکر دی تو حضورؐ نے اشارہ کیا کہ نرم کردو۔کیونکہ حضورؐ
کو سخت تکلیف تھی۔میں نے حسب الحکم اپنے منہ میں مسواک ڈال کر نرم کر کے حضورؐ کو دی تو حضورؐ نے
اپنے منہ مبارک میں مسواک پھیری۔حاصل کلام کہ جمع ہوئیں دونوں لبیں میرے اور حضورؐ کے حلق مبارک
میں بوقت وفات رحمۃ اللعالمینؐ کے۔تیسرا انعام یہ ہے کہ حضورؐ میرے ہی گھر میں دفن ہوئے۔اس سے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر آخیر دم تک راضی ہونا ثابت ہوتا ہے۔

در نظم پنجابی

ایس حدیثوں معلم ہویا توں سن میری جانی | بہت مراتب عائشہؓ پائے بیوی نبیؐ حقانی
ہین جانی دشمن بعضے جانن مائی صاحبہ تائیں | مندی لفظ جو اُسنوں آکھن دوزخ لین سزائیں
اوہ بہت پیاری پاک نبیؐ نوں کل مومناں دی مائی | نہ جائی نال عداوت رکھدا مگراں شخص سودائی
اے حرامی حرم نبیؐ دی حرمت جان مدامی | مسئلہ ثابت خاص قرآنوں جانوں ادب تمامی
جو حرم نبیؐ دا ادب نہ کرسی جان حرامی جایا | حرم رسولؐ امت دیاں ماواں وچہ قرآنے آیا

وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ (پ ۲۱ احزاب) ترجمہ نبیؐ کریم کی تمام ازواج مطہراتؓ مسلمانوں کی مائیں ہیں **مسئلہ**
فرمایا رسولِ اکرمؐ نے اے میرے اصحابوؓ اب میرا آخری وقت معلوم ہوتا ہے۔ اسلئے تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ پانچ وقتہ نماز کی بڑی پابندی رکھنا۔ اور غلاموں اور عورتوں کے ساتھ بہت سلوک رکھنا اور میرے بعد قرآن کریم اور میری سنت کو مضبوط پکڑنا۔ امید ہے کہ پھر تم گمراہ نہ ہوگے۔ اور آپس میں اتفاق رکھنا اور فرمایا کہ میں ابوبکر صدیقؓ کو اپنا خلیفہ کرتا ہوں تاکہ نماز پڑھائے۔ اسی طرح حضرت عباسؓ اور حضرت علی شیر خداؓ سے روایت ہے۔ کہ حضور نے کسی اُمتی کے پیچھے سوائے ابوبکر صدیقؓ کے نماز نہیں پڑھی۔ اور حضورؐ نے تین دن رات کی نمازیں ابابکر صدیقؓ کی اقتداء میں پڑھی ہیں حضرت علی اسد اللہ الغالبؓ نے قسم کھا کر فرمایا کہ جب حضور نے ابابکر صدیقؓ کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا تو میں اسوقت حاضر تھا۔ اور تندرست بھی تھا۔ اسیواسطے میں کہتا ہوں کہ جو خلیفہ حضورؐ نے ہمیں دین کیلئے دیا ہے اُسکو دنیا میں ہم کیوں نہ خلیفہ بنائیں۔ پھر آنحضرت نے فرمایا کہ اے علیؓ تو نے میرا غسل اور کفن کرکے ایک مکان میں رکھ دینا اور آپ باہر چلے جانا۔ سب سے پہلے میرا جنازہ جبریلؑ امین کرائیگا۔ پھر عزرائیلؑ و میکائیلؑ علیہم السلام باری باری کرائینگے۔ اُسکے بعد انصار و مہاجر اور بعدہٗ گردونواح کے عام مسلمان۔ جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت عمرؓ دروازے پر کھڑے تھے۔ اور دس دس آدمی باری باری سے جنازہ پڑھتے تھے۔ کیونکہ جگہ تنگ تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی وصیت فرمائی تھی کہ جنازہ کے بعد مجھکو عائشہ صدیقہؓ کے حجرے میں دفن کردینا۔ اور یہ وصیت کرکے آپؐ مسجد کیطرف تشریف لے آئے۔ اور منبر پر کھڑے ہوکر بہت سی وصیتیں فرمائیں۔ اور فرمایا جس کسی نے مجھ سے کوئی چیز لینی ہو۔ لے سکتا ہے۔ اور اگر مجھ سے کسی پر زیادتی ہوگئی ہو وہ یا تو مجھکو معاف کردے یا پھر مجھسے بدلہ لیلیوے۔ کیونکہ قیامت کی رسوائی بڑی ہے

جس کسی نے کسی کی ایک رتی بھر چیز چرائی ہوگی یا خیانت کی ہوگی وہ قیامت کے دن آٹھ سو نیکی دیکر خلاصی کرائیگا - یہ سن کر ایک اصحابیؓ نے ادب سے عرض کی کہ یا رسول اللہ ایکدن آپ نے مجھے ایک رقبہ انعام دینے کا وعدہ فرمایا تھا مگر وہ مجھے ملا نہیں - حضورؐ نے حضرت عباسؓ کو اشارہ کیا تو عباسؓ نے فوراً دیدیا - اُسکے بعد ایک اور شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ ایکدن مجھے آپ نے تھپڑ مارا تھا - لہٰذا مجھے وہ بدلہ دیدیا جائے - حضور رحمتہ اللعالمین نے فرمایا کہ بیشک مجھے جہاں چاہے تھپڑ مارلے - اس آدمی نے کہا حضور میرا بدن اُسوقت ننگا تھا - آپ اپنا کرتہ اُتار کر مجھے بدلہ دو - سبحان اللہ اُسوقت تمام مریدوں میں تہلکہ مچ گیا - اور ہیجان پیدا ہوگیا - اور ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ ہم سے بدلہ لے لیوے اور حضور کو اس حالت میں تکلیف نہ ہووے - مگر سرکارِ دو عالمؐ نے فرمایا کہ نہیں ہم ہی اپنا بدلہ دینگے اور اپنا کرتہ مبارک کندھوں سے اتار دیا - اور کہا کہ اے بھائی آ - اور اپنا بدلہ مجھ سے لے لے - یہ دیکھ اصحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں قیامت برپا ہوگئی مگر حضورؐ کے حکم سے خاموش تھے - وہ آدمی آیا اور کندھوں کے درمیان سے مہر مبارک کو بوسہ دیکر (یعنی چوم کر) کہا کہ حضورؐ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے بڑی مدت سے شوق تھا کہ کسی طرح مہر مبارک کی زیارت حاصل کروں - اس لیئے یہ حیلہ کیا - ورنہ میری کیا مجال تھی اگر آپ مجھے قتل بھی کردیں تو میری کیا جرأت - **فائدہ** اور جوں جوں حضورؐ رحمتہ اللعالمین فرماتے کہ میں اب جانے والا ہوں توں توں اصحابہؓ بہت ہی غمناک اور بیقرار ہوتے تھے - مگر آپ نے تسلی کیلیئے فرمایا کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ (پ عنکبوت) **ترجمہ** ہر ایک جاندار چیز کو موت ہے - پیش نظر رکھو اور بے صبر ہرگز نہ ہونا کہ آخرت صابروں کی ہے - اور دم بدم آپؐ گھٹتے ہی گئے - اور ممبر سے اُتر کر حضرت عائشہؓ کے حجرے میں آگئے تو ملک الموت نے ایک اعرابی کی صورت اختیار کرکے دروازے پر آکر بلند آواز سے پکارا کہ السلام علیکم یا اہل البیت مجھے اندر آنے کی اجازت بخشو - حضرت فاطمہؓ نے اندر سے اجازت نہ دی بلکہ فرمایا کہ اے مشتاقِ رسول اللہ تجھکو اجر دے یہ وقت حضورؐ کی ملاقات کا نہیں کیونکہ آپؐ بہت بیمار ہیں - دوسری بار اُسنے پھر وُہی آواز دی اور وُہی جواب پایا - تیسری بار اُسنے اس زور سے آواز دی کہ مکان لرزنے لگے - اور سننے والے بھی کانپنے لگے - حضرت فاطمہؓ نے سمجھا کہ شائد یہ اعرابی کانوں سے بہرہ ہے - حضور رحمتہ اللعالمین نے یہ باتیں سنکر پوچھا کیا بات ہے - حضرت خاتون جنتؓ نے عرض کی - قبلہ! باہر ایک اعرابی مہیب صورت اور عجیب وضع کا ہے - اور اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے - ہم نے ہر چند کہا ہے کہ جاؤ یہ وقت حضورؐ کی ملاقات کا نہیں مگر وہ نہیں مانتا اور اس مرتبہ ایسا زور سے گرج کر بولا ہے کہ ہمارے بدن کانپ اُٹھے ہیں - حضورؐ نے فرمایا اے فرزند ارجمند تو نہیں جانتی یہ کون ہے - هٰذَا هَادِمُ اللَّذَّاتِ وَمُفَرِّقُ الْجَمَاعَةِ

ترجمہ در نظم پنجابی

ایہہ سبھ لذتاں توڑن والا ملک الموت پیارا
بیوہ کر مسکین زناں نوں خاوند مار گواوے
ماواں کولوں پت پیارے آ کر جدا کریندا
بابل کولوں وچھوڑے سخت مصیبت پاوے
محل مکان نہ چھوڑے کوئی ہر جا گھیر جاندا
ایہہ اوہ عزرائیل فرشتہ بجلی وانگ جو آوے
محل مکان کرے بربادی کرے آبادی قبراں
خلقت والی کھیتی تے اُس آن سو ناگہ دھریا
عزرائیل بہادر جگ وچہ دیسی عجب بہاری
اسماعیلا تینوں بھی اُس اکدن آن بلانا

رل وسندیاں نوں چہ کرے جدایاں نہ لاوے پکارا
روندے رہن یتیم نمانے ہرگز ترس نہ آوے
ویراں دی کول ویر پیارے ہرگز رہن نہ دیندا
ہنجھ ڈنگوری بڈھڑا عاجز در در دھکے کھاوے
محکم پکیاں کوٹھاں وچوں مارے پلک نہ لاندا
ہسدیاں وسدیاں تائیں بی بی پلو چہ آن کھڑاوے
توڑے مان ہنکاریاں والا تینوں وساں خبراں
سب کجھ اکدن بھن وجاسی کوئی نہ رہسی اڑیا
نام نشان نہ چھوڑے ہرگز مارے خلقت ساری
رب نبی دا تابع ہو جا چھوڑ نکماں ماناں

کہ لے بی بی یہ وہی فرشتہ ہے اور اذن مانگنا اس کا صرف ہمارے ادب لحاظ کی وجہ سے ہے ورنہ عام لوگوں سے یہ قانون نہیں ہے۔ الغرض جس وقت اذن دیا گیا تو ملک الموت حضورؐ اقدس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضورؐ نے فرمایا اے عزرائیل زیارت کیلئے آیا ہے یا روح قبض کرنے کیلئے۔ فرشتے نے مؤدبانہ عرض کی کہ حضورؐ مقصد اول تو میری غرض ہے اور مقصد دوم آپکی رضا پر منحصر ہے۔ اگر اجازت ہو تو روح مبارک کو لے جاؤں۔ ورنہ واپس چلا جاؤں۔ جیسا کہ پیچھے حدیث گزر چکی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اے عزرائیل آج میرے دوست جبرئیلؑ کو کہاں چھوڑ آئے ہو۔ اُس نے عرض کی یا رسول اللہؐ وہ اس وقت آسمان دنیا پر ہے۔ اور تمام ملائکہ اُسکے ساتھ بیمار پرسی کر رہے ہیں۔ یہی قیل وقال ہو رہی تھی کہ جبریلؑ نے بھی آکر سلام عرض کر دیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ جبریلؑ! دل کچھ بیقرار ہے کوئی خوشخبری سناؤ۔ تاکہ تسلی ہووے۔ اُس نے عرض کی کہ حضورؐ تمام آسمانوں کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ اور سب ملائکہ نور کے طباق لیکر دست بستہ استقبال کیلئے کھڑے ہیں۔ کہ روح مبارک پر نور نثار کریں۔ ارشاد ہوا کہ نہیں کوئی ایسی خبر سناؤ کہ جس سے میرے دل کا غم نکل جائے۔ جبریلؑ امین نے عرض کی یا رسول اللہ سب بہشتوں کے دروازے کھلے ہیں اور سب حوریں اور غلمان آپکی تشریف آوری کے منتظر ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ کہ اس سے بھی کوئی اعلیٰ خوشخبری سناؤ۔ جبرئیلؑ نے عرض کیا کہ یا حضرت حشر کے دن جو کہ بڑا

سختی کا دن ہے سب سے پہلے تاجِ شفاعت آپ کے ہی سر مبارک پر رکھا جائیگا۔ یہ بات سُنکر فرمایا الحمد اللہ بنقدسہ

در نظم

حضرت آکھیا جبرائیلا کوئی خوشخبر سناویں
دل میرے بدبہاں ساریاں غمیاں خوشیوں دُور کراویں

جبرائیل مؤدب ہو کر کیتیاں عرض ندائیں
یا سردار سُناواں مینوں غم کی تیرے تائیں

سرورؐ آکھیا کو مینوں امت دا غم مارے
میرے بعد انجام اونہاندا کیکر ہوگ پیارے

جبرائیل کہیا پھر ایہ غم دل توں دور ہٹائیں
پہلے تیری اُمت توں کوئی جنت جاسی ناہیں

کوئی دربان نہ ہرگز کھولے جنت دا در کائی
جدتک تیری امت داخل کرے نہ پاک الٰہی

عزرائیل مؤدب ہو کر کیتی جلد تیاری
جسم تے روح نوں کرے علیحدہ کارن حکم ستاری

اور آخری وقت جبریل علیہ السلام نے سلام عرض کر کے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آج کے بعد میرا دنیا میں آنا بھی موقوف ہوا کیونکہ آپکے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور میرا کام فقط انبیاء پر وحی لانا تھا جیساکہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ میرے پر نبوت ختم ہوگئی ہے اور میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ سوائے جھوٹے دجالوں کے۔

حضرت کہیا عذاب نزع دا کرلے میری تائیں
میری اُمت تائیں ہرگز دکھ نہ مول پہنچائیں

عزرائیل نے آکھیا حضرت ہرگز مول نہ ڈرتوں
موموناں تائیں دکھ نہ دیساں دلوچ خوف نہ کرتوں

روح مومن دا سوکھا نکلے اڈیاں مول نہ لاوے
جیکر مشک یا گھڑا اپلڈیاں پانی باہر آوے

غرضیکہ آثار نزع حضورؐ کے چہرہ مبارک پر ظاہر ہونے لگے اسوقت تمام امہات المومنینؓ اور اہل بیت حجرے شریف میں موجود تھے۔ ذرا آغا لیکہ سردارِ دو جہاں مائی عائشہؓ کے گھٹنے پر تکیہ لگائے ہوئے تھے اور فرماتے تھے اَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی۔ یعنی پہنچا مجھکو میرے رفیق اعلیٰ کے پاس اور ہر طرف سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کی آوازوں سے حجرہ گونج گیا۔ اور حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بارہ ربیع الاولیٰ ۱۱ھ بروز سوموار واصل بحق ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۔ مسئلہ حضرت علی اسد اللہ الغالبؓ سے روایت ہے۔ کہ بعد انتقال حضورؐ کے بدن مبارک جسم اطہر سے تمام عطریات سے بڑھ کر خوشبو آتی تھی۔ اور اس معجزہ کو دیکھ کر بہت سے یہود نصاریٰ مسلمان ہوئے۔ دیگر ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ بعد وفات میں نے اپنا ہاتھ حضورؐ کے سینہ مبارک پر رکھا تو اسقدر خوشبودار ہوگیا۔ کہ باوجود دھونے کے بھی عرصہ تک خوشبو دور نہ ہوئی۔

جد سرکار دو عالمؐ رحلت دنیا تھیں فرمائی — چشماں وچوں ہنجوں جاری اصحاباںؓ نوں بھائی
ہکناں حالت سکتہ اندر سخت بیہوشی پائی — سفر کیتا جد دنیا اُتوں سرور نبیؐ الٰہی
عمرؓ ولی پھڑ تیغ مبارک منہ تھیں کری پکاراں — جے کوئی آکھے سرورؐ مر گئے گردن سر اُتاراں
بکرؓ صدیق فاروقؓ ولی نوں حجرے طرف لیایا — منہ سرورؐ تھیں پلہ لاہ کر ہتھ پچھے فرمایا
اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ سچا حکم ربانا — رب باقی فانی سب ہو کر طرف اوسے جانا
تاں کجھ ٹھیریا عمرؓ بہادر قبضیوں ہتھ اُٹھایا — پُر پُر ہنجوں جاری ہویاں صبر جمیل کمایا

بالآخر حضورؐ کی وصیت کے مطابق حضرت علیؓ و حضرت عباسؓ اور دونوں بیٹے فضل کے اور ایک غلام جو آپ نے آزاد کیا ہوا تھا۔ غسل و کفن میں مشغول ہوئے اور بموجب وصیت حضورؐ کو عائشہ صدیقہؓ کے حجرہ مبارک میں دفن کر دیا گیا۔ کیونکہ نبیؐ جس جگہ وفات پاتے ہیں۔ اسی جگہ دفن کئے جاتے ہیں۔ اُس وقت حضورؐ کی تریسٹھ سال کی عمر تھی۔

داخل قبر ہوئے جد سرورؐ حضرت انسؓ سنائے — ہلدے ہوئے ہونٹ مبارک مینوں نظری آئے
کناں تائیں نال لیاندا لا سنیاں اخباراں — رَبِّ اغْفِرْ لِاُمَّتِيْ سرورؐ کرن پکاراں
بخش خدایا امت میری شوقوں کرن دُعائیں — یارب عاجز امت میری بیحد رحم کمائیں
روز قیامت قبروں اُٹھ کر امت یاد لیاون — امت کتھے جبرائیلا کرم کنوں فرماون
سلّم نفسی سلّم نفسی نبیؑ ولی سب بولن — خوف الٰہی پاروں جیدم طبق زمیں دے ڈولن
اک محمدؐ سرور عالم امت دا غم کھاون — بخش کریماں اُمت میری عرض حضورؐ سناون
اے امت ہن شرم کرو کجھ حب رسولؐ رکھاؤ — دعوٰی امت کر کے وچوں عمل کفار کماؤ
جیونکر اُمتی دعوٰی کیتا بعضیاں مومن بھایاں — داہڑی چٹ تے سر پہ بودا ڈھنگ یہود عیسایاں
حب نماز جماعت نہ رکھن دل دے اندر کائی — نام محمدؐ اشرف رکھیا واہ واہ پوری پائی

(بقول سعدیؒ)

قدم باید اندر طریقت نہ دم — کہ اصلے نہ دارد دمے بے قدم
وچ طریقت عمل کرن دی لوڑ ضروری ہوئی — ایویں جھوٹھے دعوٰی پاروں مول نہ ملسی ڈھوئی
رہِ راست باید نہ بالائے راست — کہ کافر از روئے صورت چوں ماست
سیدھے قد دی لوڑ نہ ہر گز رستہ صاف بناویں — مومن شکل کفار برابر ظاہر شک نہ لیاویں
ترا پاک انسر یدت بہشتن باش و پاک — کہ ننگ است ناپاک رفتن بخاک
اے انساناں ہوش کریں رب تینوں پاک بنایا — بڑی شرم ہے اُنوں جے توں ہو ناپاک سدھایا

(بقول سید وارث شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ) وارث فعلاں دے نال خراب ہوندا بندا پاک گناہاں توں جدا ائے

پیا پے بیفشاں از آئینہ گرد
کہ مصقل نہ گردد چوں زنگار خورد

ہر ہر ویلے دل شیشے توں میل اتار پیارے
وانگ لوہے پھر صاف نہ ہوندا لگند جد اسنوں ہی

سچے دلدی نال عزیزا خالص عمل کماویں
جیونکر حضرت رومیؒ آکھے سب ایوں بچ جاویں

بر زبانت یا صمد پیداؤ در دل یا صنم
اے بباطن کافر و ظاہر مسلمانی چہ سود

ظاہر اللہ اللہ کردا دلوچہ بت پیارے
اے باطن کفر تے ظاہر مسلم روز قیامت رسی

زباں در ذکر دل در فکر خانہ
چہ حاصل زیں نماز پنجگانہ!

ذکر زبانوں کریں خدادا دل فکراں تھیں بھریا
اس پنجوقتی تھیں کی حاصل جد دل صاف نہ کریا

جتے نال پیار زیادہ صوم صلوٰۃ نہ کالی
ولی محمدؐ نام رکھا کے ڈاہڈی آکڑ آئی

مسلماناں نوں کرے مزاخاں کدے قرآن نہ سنیا
میاں قاری نام دھرایا عجب تماشہ بنیاں

کدے نہ پھیرا مسجد پایا جمعہ نماز گذاری
میاں مزمل نام رکھایا ہیں صدقے بن واری

کھایا بیوسو ہٹے نام رکھاؤ پر سوہنے عمل کمائے
من لو اسماعیل دا کہناسن کے روٹھ نہ جائے

الغرض مسلمانوں پر واجب ہے کہ اپنے آقائے نامدارؐ کی سیرت مبارک سنکر اپنی سیرت کو مطابق سنت کے ٹھیک کریں اور عمل کما کر درجہ حاصل کریں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیبؐ جناب محمد الرسول اللہؐ کے طفیل ہم اور تم تمام جملہ مومنین و مومنات کو اسلام پر زندہ رکھے اور ایمان پر خاتمہ کر کے جنت میں اپنے حبیبؐ کے پاس جگہ بخشے۔ ایں دعا از من و جملہ جہاں آمین باد۔

فصل سوم۔ اولیا کرامؒ کی کرامتوں کے بیان میں

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ط (پ ۱۱۔ یونس) ترجمہ خبردار اولیاء اللہؒ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غم کھائینگے۔ واضح ہو کہ کرامات جمع کرامت کی ہے۔ اور مصدر کرم یکرم سے اور کرامت اس فعل کو کہتے ہیں جو خلاف عادت کے ہو جس کا اہل سنت والجماعت نے اقرار کیا ہے اور معتزلہ منکر ہیں۔ اہل حق صدور کرامت از اولیاءؒ پر متفق ہیں۔ اور ولی اس شخص کو کہتے ہیں۔ جو پہنچانتا ہو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کو اور ادا کرے تمام امور شرعی اور بچے تمام نواہی شرعیہ سے مثلاً زنا۔ چوری۔ جوا۔ سود۔ بھنگ افیم چرس۔ شراب۔ جھوٹ لغویات وغیرہ سے اور ولی مرد و عورت دونوں ہو سکتے ہیں۔ بر خلاف نبوۃ کے کیونکہ نبوۃ صرف مردوں کو ہی ملی ہے۔

قرآن مجید سے کرامت اولیاؒ کا ثبوت

کرامت نمبر (۱) پ ۱۹ سورہ نمل۔ قرآن کریم میں حضرت آصف برخیہؒ کا قصہ بڑی وضاعت سے مذکور ہے۔ وہ اس طرح کہ حضرت سلیمان علیہ السلام تمام جہان پر حکومت کرتے تھے اور ہر چیز اُن کے زیر فرمان تھی ایکدن تمام جانوروں کی سمبھال کی تو فرمایا کہ میں ہد ہد کو نہیں دیکھتا وہ غیر حاضر کیوں ہے۔ اگر وہ اپنے غیر حاضر ہونے کی پکی دلیل پیش کریگا تو بہتر ورنہ میں اُسکو ذبح کر ڈالوں گا۔ اتنے میں ہُد ہُد بھی آگیا اور عرض کی کہ جنابؑ میں آج ایسی چیز دیکھ آیا ہوں جو آپ کے تصرف سے باہر ہے کہ ملک سبا میں بلقیس شہزادی ایک سورج پرست قوم پر حکومت کرتی ہے اور اُسکے پاس ایک بڑا تخت نفیس ہے حضرت سلیمانؑ نے اُس کی طرف ایک نامہ لکھا کہ تو مسلمان ہو کر ہمارے پاس حاضر ہو۔ ورنہ بذریعہ جنگ تمہیں برباد کر دیا جائیگا۔ نامہ دیکر ہُد ہُد کو روانہ کر دیا اور اہل مجلس کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم میں کوئی ایسا ہے جو بلقیس کے مسلمان ہو کر آنے سے پہلے اُس کا تخت میرے سامنے حاضر کر دے ایک جن نے عرض کی کہ جناب آپکے دربار سے اٹھنے سے پہلے میں حاضر کر سکتا ہوں۔ حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ اس سے پہلے بھی کوئی لاسکتا ہے؟ قَالَ الَّذِیْ عِنْدَہٗ عِلْمٌ مِّنَ الْکِتٰبِ اَنَا اٰتِیْکَ بِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْکَ طَرْفُکَ ط ترجمہ کہا اُس شخص نے جس کے پاس کتاب کا علم تھا۔ کہ یا حضرت میں آپکے پاس آنکھ جھپکنے سے پہلے تخت کو لاسکتا ہوں غرضیکہ حضرت آصف برخیہؒ نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے اجازت لیکر سجدہ میں سر رکھ کر یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ پڑھا تو فوراً وہاں سے تخت زمین میں غرق ہوگیا اور حضرت سلیمانؑ کے سامنے حاضر ہوگیا۔ تب حضرت سلیمانؑ نے کہا خدا کا شکر ہے کہ اُس نے میرے زیر فرمان اتنے بڑے رونآور آدمی پیدا کئے ہیں۔ جو کہ اپنی کرامت سے آنکھ کے اشارے سے پہلے اتنا بڑا کام کرسکتے ہیں ۔

نظم در کرامت اوّل و دوم

ایہ سب ذکر نمل سورۃ وچہ ربّ ستار سُنایا	جناں نالوں فضل زیادہ ہے آدم نے پایا
جن کہیا میں تخت لیاواں اتنے عرصے اندر	جد دل کچہریوں فارغ ہووین ای سلیمان پیغمبر
صخرا کولوں ایہ گل سنکر آصف عرض سناوی	حکم ہووے تاں تخت شہزادی ایہ غلام لیاوے
اک اکھ دی پلکار دے اندر میں اوہ تخت لیاواں	بند کردے تے کھولو اکھیں اتنی دیر لگاواں

طرف فلک دی ویکھ پیغمبر نظر زمین پر پائی　　آصف برخیہ تخت لیایا دیر نہ لگی کائی
ہزاراں کوہاں سبا ولایت اس مکانوں آہی　　برکت ولیوں حاضر کیتا فضلوں ذات الٰہی
شاہ سلیمان پیغمبر تائیں ایہ گل معلم آہی　　تاہیں ظاہر حکم سنا کر شان ولی دکھلائی
ولیاں پر یاں تائیں ہووی معلم شان بشر دا　　اوہوں ہوون سلامی ساری حکم پیغمبر کردا
الویں پندرہویں پارے اندر سورۃ کہف پیاری　　خضر ولی دا قصہ ویکھیں کرم کنوں رب باری

کرامت دوم

اکدن قوم اپنی نوں موسیٰ وعظ لطیف سنایا　　بہت نکات واضح کر کے خوب طرح سمجھایا
نال محبت کسے پیاری کر کے عرض سنائی　　یا نبی اللہ تیری اُتوں صدقے باپ تے مائی
تینتھوں ودھ کے علم خدا نے دتا ای ہور کسینوں　　حضرت آکھیا سب خلقت تھیں علم زیادہ مینوں
تاں اسویلے وحی جناب توں آیا پاک نبی نوں　　تیتھیں علم زیادہ دتا حضرت خضر ولی نوں
سنکر شوقوں حضرت موسیٰ کر کے عرض سنایا　　یا مولیٰ میں ویکھاں اُسنوں شوق میرے دل آیا
حکم ہویا اک مچھی بھن کے اپنے ساتھ لیجائیں　　دو دریا جس جا گہ ملسن لبھے اوہنیں جائیں
بھنی ہوئی مچھی تیری گم اوتھے ہو جاوے　　اُس ویلے اوہ شخص گرامی تینوں نظری آوے
حضرت موسیٰ یوشع تائیں اپنے ساتھ رلایا　　نال محبت مچھی والا جلد کباب بنایا
چلدیاں چلدیاں مچھی راہ وچہ گم اچانک ہوئی　　خضر موسیٰ نوں نظری آیا مشفق یار سنگھوئی
موسیٰ آکھیا میرے تائیں اپنا علم سکھاوے　　خضر کہیا تسیں نال اساڈے صبر نہ ہول کمانے
موسیٰ آکھیا انشاءاللہ صبر کمال کماواں　　جو کجھ کر دیاں دسو مینوں کوئی نہ عذر لیاواں
خضر ولی تے حضرت موسیٰ دونویں ہوئے روانہ　　اسماعیلا کیونکر ہویا ظاہر فضل ربانا
کشتی توڑی لڑکا ماریا کندھ بنائی ساری　　ہر ہر موقعہ حضرت موسیٰ قول کیتا تکراری
کشتی والیاں اپنے تائیں مفت سوار کرایا　　تساں اوہناں دی کشتی توڑی کیوں نقصان پہنچایا
ناحق ماریا بچے تائیں کیوں تساں کندھ بنائی　　حالانکہ اوہناں ساڈی تائیں روٹی نہیں کھوائی
خضر کہیا میں پچھلا حال تینوں کھول سناواں　　ایہا انہاں سوالاں پاروں اگاں نہ نال رلاواں

ع۱ امن ٹوکرے مچھلی والے پر چند قطرے وضو کے پانی کے گرے تو مچھلی زندہ ہو کر دریا میں گھس گئی اور جس جگہ سے جاتی تھی پانی میں رستہ خشک ہو جاتا تھا اور پانی مثل برف کے دونوں کناروں پر جم جاتا تھا اور یہ ماجرا حضرت یوشع علیہ السلام دیکھتے رہے اسوقت حضرت موسیٰ سوئے تھے تو یوشع نے خیال کیا کہ جب حضرت بیدار ہو گئے تو عرض کروں گا۔ مگر بتانا بھول گئے اور چلے گئے تھوڑی دور جا کر یاد آگیا اور عرض کی کہ یا حضرت مجھے شیطان نے

کشتی والیاں ساڈی تائیں مفتی پار لنگھایا ، الغرض پاروں اساں اونہاں سنگ ایہ احسان کرایا
شاہ غاصب لیئی سالم کشتی پاس ملاحاں نہ چھوڑے ، نہ چھینے اوہ داغی تائیں اس کولوں منہ موڑے
تاہیں اس بیڑی دیتائیں داغی اساں بنایا ، اوہ گذران کرن گے سوکھی ایہ احسان کمایا
اوہ لڑکا جے اُس دن موسیٰؑ مول نہ ماریا جاندا ، وڈا ہو کر ماں پیو تائیں کفروں دکھ پہنچاندا
قتل کیتا میں اُسدے تائیں نہ اوہ زندگی پاوے ، نہ اوہ ماں پیو صالح تائیں کوئی تکلیف پہنچاوے
اُس کندھ دی دو وارث آہے بال یتیم نمانے ، اُسو چہ دفن اونہاندے آہے بہتے مال خزانے
اس پاروں میں کندھ بنائی نہ تکلیف اُٹھاون ، وڈے ہو کر دولت لبھن عیش آرام اُڈاون
اے موسیٰؑ ایہ ربنے مینوں غیبوں علم سکھایا ، جینوں ویکھ تعجب اندر ہے تیرا دل آیا
ایہ گل کہکر غائب ہوگئے پھیر نہ نظری آئے ، حضرت موسیٰؑ غم افسوسوں ایہ گل آکھ سُنائے
آکھن جے ہیں صبر دل اُس دن کوئی نہ عذر سُناندا ، کتنیاں گلاں خضرؒ پیارا سانوں ہور وکھاندا
آخر وقت خضرؒ نوں موسیٰؑ آکھے نبی سچاواں ، دسو کوئی نصیحت مینوں جس پر عمل کماواں
تاں پھر آکھے موسیٰؑ تائیں خضرؒ خلیل ربانا ، ایدوں اگے علم کسی دا ہرگز نہ ازماناں

کرامت سوم

ایہویں قصہ مریمؑ والا وچہ قرآنے آیا ، وچہ تفسیر مبارک حضرت عبدالستارؒ لیایا
اکدن مریمؑ حجرے اندر زکریا نبیؑ بٹھائی ، جندرا مار گیا گھر اپنے ترائے دن یاد نہ آئی
مریمؑ عاجز حجرے اندر بول کلام نہ کیتی ، کوئی خیال نہ زکریاؑ تائیں اتنی مدت بیتی
جنت تھیں ہر نعمت ہوئی امر ہویا سبحانی ، لیکر ملک لتھے اسمانوں بھری رکاب نورانی
سجدے اندر حضرت مریمؑ شوقوں حاضر ہوئی ، حجرہ بھریا نور رکابوں جاگہ رہی نہ کوئی
کرن روایت جد مریمؑ یاد نبیؑ نوں آئی ، رو کر آکھن ہمسے اج مریمؑ سخت مصیبت پائی
قفل اُتاریا دوڑ شتابی اس مقبولؑ گرامی ، کیا ویکھے سب حجرہ بھریا پئے رکاب تمامی
حضرت مریمؑ سجدے اندر نفل عبادت جاری ، اتنا کھانا کون لیایا پچھے نبیؑ غفاری
مریمؑ آکھیا جنت وچوں لیاون ملک نورانی ، جس چاہے رب پاک جہے حسابوں بخشش کرے ازانی
جو پیدا کش حاضر غائب مشرق مغرب تائیں ، کون کسے نوں پالن والا پاک جہے خداوند سائیں
ایہویں کئی ہزاراں قصے ولیاں قطباں آئے ، اگلیاں اُمتاں اندر گذرے کیہڑا ذکر سُنائے

کل نبیاں تھیں افضل ساڈے احمد نبی پیارے
ولیاں پاک نبی دی تابع دامیں ذکر سنائیں

کل ولیاں تھیں بہتر اُسدی اُمتوں ولی سوہارے
کی کجھہ فضل عنایت کیتا مولیٰ اوتہاں تائیں

کرامت چہارم

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَیْشًا وَّاَمَّرَ عَلَیْھِمْ رَجُلًا یُّدْعٰی سَارِیَۃَ الخ (در مشکوٰۃ دلائل النبوۃ) **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ ایکدفعہ حضرت عمر رض نے ساریہ رض کو لشکر کا امیر بنا کر ملک نہاوند کی طرف بھیجا جو کہ مدینہ شریف سے تین ماہ کے سفر کا فاصلہ تھا۔ ایکدن حضرت عمر رض مسجد نبوی صلعم میں خطبہ پڑھتے ہوئے یک یکلخت پکار اُٹھے یَا سَارِیَۃَ الْجَبَلَ ط یعنی اے ساریہ پہاڑ کو لازم پکڑ تین مرتبہ فرمایا۔ اہل مجلس شنکر متعجب ہوئے اور بوجہ ادب خاموش رہے اور وقت اور تاریخ یاد رکھ لی کہ آیا حضرت عمر رض ساریہ رض کو کیوں پکارتے ہیں۔ لشکر اسلام واپس آویگا تو دریافت کرینگے۔ چنانچہ چند روز کے بعد نہاوند کی طرف سے قاصد آیا فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَقِیْنَا عَدُوَّنَا الخ پس کہا قاصد نے اے امیر المومنین ہم قریب تھے کہ دشمن سے مغلوب ہو جاتے۔ مگر جب آپنے ہمیں آواز دی تو ہم نے اپنی پیٹھیں پہاڑ کی طرف کرکے خوب مقابلہ کیا۔ تو خدا نے ہمیں فتح دی **فائدہ** اس میں حضرت عمر رض کی کئی کرامتیں ہیں اول تو اتنے فاصلے سے آپ کو سب کچھ نظر آرہا تھا۔ دوسرا اتنی دور آپکی آواز پہنچ گئی۔ اسی طرح پیر کامل بھی اپنے مرید کے حالات معلوم کر لیتا ہے۔ تیسرا حضرت عمر رض فاروق اعظم کی برکت سے لشکر اسلام فتحیاب ہُوا

نظم در کرامت چہارم

شہر مدینیوں ملک نہاوند پینڈا ترن ماہاں دا
باب کرامت اندر آیا میں نہیں دلوں بنایا

وچہ مشکوٰۃ مبارک جیونکر راوی ذکر لیایا
خطبہ پڑھدیاں عمر رض بہادر اُچی بول سُنایا

اے ساریہ رض توں طرف جبل دی پچھا جلد بھوائیں
عمل برابر ساریہ رض کیتا سُنکر نیک ندائیں

غرض کفاراں اُپر ساریہ رض فتح مبارک پائی
جسدم غیبوں عمر رض ولی نے ایہ ترکیب بتائی

بیشک غیبی علم خداوند بندیاں نوں جتلاوے
جتنا اُسدی مرضی ہووے اتنی خبر سُناوے

کئی کوہاں تے لشکر دی جو ہیں عمر رض کیتی گہہائی
ایویں کامل پیر مریداں مشکل کرن آسانی

ہوے بیمار مرید یا آوس پیش مصیبت بھاری
پیر حقانی معلم کردا حال حقیقت ساری

جویں یعقوب نے معلم کیتا حضرت یوسف ع تائیں
جدوں فریب زلیخا کیتا خیر کرے رب سائیں

پیر یعقوب مرید یوسف نوں آکھیا سنبھل جائیں — اسیں شریف گھرانہ عادی جد توں داغ نہ لائیں
نوری چہرہ بابل صاحب یوسفؑ نوں وکھلایا — ویکھ مریدا صورت میری کس طرفے دل لایا
پیر یعقوبؑ مرید یوسف دی غیبوں کیتی یاری — کئی منزل پر مصر کنعانوں جانی خلقت ساری
بیشک ولیاںؒ نبیاںؑ نوں ربّ تعالیٰ غیبوں حال جتائے — رب جانے ہن منکراں تائیں کس پاسوں گھا آوے
مظاہر حق دے اندر آوے عجب روایت پیاری — لکھ وکھاواں تیرے تائیں سمجھ حقیقت ساری

کرامت پنجم

وَعَنْ ابْنِ مُنْكَدِرٍ اَنَّ سَفِيْنَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْطَاَ الْجَيْشَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ اَوْ اُسِرَ الخ **ترجمہ** ابن منکدرؓ سے روایت ہے کہ ایکدفعہ رسول اکرمؐ کا آزاد کیا ہوا غلام لشکر سے کہیں بھول گیا یا زمین روم میں قید ہوگا۔ **فائدہ** ابن منکدرؓ کو سفینہ اسلئے کہا جاتا تھا کہ ایکدفعہ سفر جنگ میں ہر کسی کا کچھ نہ کچھ بوجھ اُٹھائے ہوئے جا رہا تھا یعنی جب کوئی تھک جاتا تو اُسکو اپنا سامان دے دیتا تو وہ اُٹھا لیتے۔ حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھکر فرمایا اَنْتَ سَفِيْنَةٌ یعنی تو کشتی ہے پھر اُسی لقب سے مشہور ہوگئے۔ اور بعد میں جسوقت کوئی دریافت کرتا کہ تیرا نام کیا ہے تو کہتا کہ جو حضور نے رکھا ہی یعنی سفینہ

قصہ سفینہؓ در نظم کرامت پنجم

سفینہؓ اک اصحابؓ نبیؐ دا فوجوں دور رہ آیا — جنگل اندر پھر دیاں اُسنوں شیر اک نظری آیا
شیر نے ویکھ سفینہؓ تائیں غضبوں پنجہ چایا — مارن کارن ولی اللہ نوں حملہ کرکے آیا
آکھے اوچی بول سفینہؓ توں سُن شیرا مردا — مار نہ مینوں ہاں میں نوکر پاک نبیؐ سرور دا
نوکر پاک نبیؐ دا جسدم آکھ سنایا اڑیا — فوراً شیر نوا کر گردن قدماں دے وچ جھڑیا
دُم ہلاوے صدقے جاوے بھی ایہ آکھ سناندا — جو کوئی پاک نبیؐ دا نوکر میں مرید وانہاندا
چڑھ میری پر تیری تائیں میں اوتھے چھڈ آواں — جتھے پاک محمدؐ سرور رحمت والیاں چھاواں
بیشک ہر شی تابع ولیاں شک نہ اسوچہ کائی — درند پرند زمین فلک وچہ جو شی ربّ تعالیٰ بنائی
ایویں بوستاں اندر حضرت سعدیؒ ذکر لیایا — باب العشق دے اندر اُسنے نال پیار سنایا

کرامت ششم (حکائت ابدال) **فائدہ**۔ابدال ایک جماعت اولیاء کرام کی ہے جن کے وجود سے تمام جہاں قائم ہے اور خوارق عادت ابدال کی خاصیت ہے اور

خوارق[۱] بمعنی خلاف عادت ۔ اور ابدال ہمیشہ ساری جہاں پر ستر[۲] آدمی مقرر رہتے ہیں ۔ جن میں سے چالیس ابدال صرف شام ملک میں اور تیس[۳] دیگر ممالک میں مختلف مقام پر رہتے ہیں ۔ جب اُن میں سے کوئی فوت ہوجاتا ہے تو اس کے قائمقام کوئی اور پیدا کیا جاتا ہے ۔ اسی طرح قیامت تک گنتی پوری رہے گی ۔ جسطرح ظاہری حکومت کے علاقے ہوتے ہیں ۔ اسطرح باطنی حکومت ابدالی کے بھی اپنے علاقے ہوتے ہیں ۔ اور یہ ظاہری[۲] حکومتوں کا امن بھی اُنکی برکت سے ہوتا ہے اور اُنکی چار جماعتیں ہوتی ہیں ۔ ستر ابدال[۱] (یعنی بدلنے والے) چار اوتاد دو غوث[۳] ۔ ایک قطب[۴] ۔

نظم در کرامت ششم

قضا را من و پیرے از فاریاب
رسیدیم در خاکِ مغرب بآب

(ترجمہ) اتفاقاً میں اتے اک بڈھا فریاب دارہنے والا
پہنچے اک دریا کناری مغرب طرف اُجالا

یعنی اسیں مسافر دونویں مل گئے اِکسے جائی
اگے اک دریا کشادہ آیا ساتوں بھائی

چار پہر دا رستہ ہیسی اوہ دریا پچھائی
جو نہہ پہراں تھیں بعد کناری لگے کشتی جائی

مرا یکدرم بود برداشتند
بکشتی و درویش نگذاشتند

میری پاس اک پیسہ سی میں دیکر کشتی چڑھیا
بابے پاس محصول نہ کوئی تاں اونہاں نال نہ کھڑیا

سیاحاں براندند کشتی چو دود
کہ آں ناخدا ناخدا ترس بود

اونہاں ملاحاں کشتی اپنی دھوئیں وانگ چلائی
اوہ ملاح بے رحم زیادہ سُن توں میری بھائی

رہگیا کھلا کنارے اوتے اوہ فقیر بے چارا
اگوں رات سیاہی اُسنوں پیش آئی دلدارا

مرا گریہ آمد ز تیمار جفت
براں گریہ قہقہ بخندید و گفت

اُسدے وچھڑن پاروں میندے دل اندر غم آیا
ویکھ ازردہ میننوں اُسنے ایہ ہس کے فرمایا

مخور غم برائے من اے پُرخرد
مرا آنکس آرد کہ کشتی برد

اے دوست توں میری پاروں نہ غم دلوچہ کھائیں
بیڑی پار لگاون والا میننوں چھوڑی ناہیں

بگسترد سجادہ بر روئے آب
خیالست پنداشتم یا بخواب

جانماز وچھا پانی تے اُسپر کری سواری
بیڑی وانگوں تردا جاوے واہ قدرت رب باری

نال اساڈے چلدا ہویا نظر برابر آوے
زندہ ہاں یا خیال یا سُفنہ دل میرا گھبراوے

ز مدہوشم دیدہ آں شب نخفت
نگہ بامداداں بمن کرد و گفت

ساری رات بیہوشاں وانگوں نیندنہ میننوں آئی
میننوں صبح مخاطب ہوکر آکھے مرد الٰہی

عجب ماندی اے یار فرخندہ را
ترا کشتی آورد مارا خدا

کیوں توں وچہ تعجب بھائی ساری رات گذاری
مینوں کشتی پار لنگھایا مینوں رب ستاری
تساں توکل کشتی اُتّے سانوں رب تے آیا
جنہاں توکل مالک اوہناں گھاٹا کدی نہ پایا
مرا اہلِ صورت بدیں ننگرند
کہ ابدال در آب و آتش روند
ظاہر ویکھن والا نہ کوئی ساڈا شان پچھانے
جسدیاں باطن اکھیں ہوون او کوئی سانوں جانے
ابدالاں نوں اگ تے پانی نہ تکلیف پہنچاوے
پانی اگ برابر دونویں واضح کر سمجھاوے
نگہدار از تابِ آتش خلیلؑ
چوں تابوت موسیٰ ز غرقابِ نیل
خلیل اللہ نے آتش اندر شفقت کرم کمایا
اندر نیل تابوت موسیٰؑ دا ڈُبن کیوں بچایا
آتش تائیں ابراہیمؑ اتے کیتا باغ عدن دا
پالیا گھر فرعون دے موسیٰ جیونکر پھل چمن دا
نال محبت ہور ولی دا حال بیان سناواں
حضرت سعدیؒ بوستان اندر دسیا ذکر سچاواں

حکایت دیگر ذکرامت ہفتم

یکے دیدم از عرصۂ رودبار
کہ پیش آمدم بر پلنگے سوار
جنگل وچہ اک مرد ربانا نظری آیا مینوں
شیر اوپر اسواری کیتی حال سناواں تینوں
چناں ہول زاں حال بر من نشست
کہ ترسیدم پائے رفتن ببست
مینوں ویکھ نظارہ اتنی دہشت نازل ہوئی
طاقت رہی نہ پیراں دیوچہ چلن جوگی کوئی
ہو متعجب وچہ حیرانی ویکھاں طرف اوہناں دے
میری حالت ویکھ تمامی عارف ایہہ فرماندے
تبسم کناں دست بر لب گرفت
کہ سعدیؒ مدار آنچہ دیدی شگفت
ہسکر دست لباں تے دھر کے آکھن لگے مینوں
کی ویکھیا توں عجب تماشا حیرت ہوئی تینوں
شیراں اُپر شیر بہادر غالب رب بنائے
شیر کدوں شیراں توں ڈردے نہیں کہیں گھبرائے
توہم گردن از حکم داور مپیچ
کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ
گردن اپنی حکم خدا تھیں ہرگز پھیر نہ بھائی
تیرے حکموں خلقت ربدی منہ نہ پھیری کائی
ہوکر تابعدار خدا دا من ہر حکم پیارا
سب کوئی تیرا تابع ہوسی سعدیؒ برخوردار
ربنوں چھڈ کے ہور کسے سنگ جو کوئی پیار کماندا
رب تبارک اُسدے کولوں مار ہلاک کراندا
اکناں نافرماناں اوپر قہر طوفان چلاوے
اک عتابہ مچھراں کولوں کر کے خوار مراوے
بس میاں ہو رب ول حاضر غیر دل یکڑ کنارا
منکر پاک نبیؐ سرور دا در بدر پھرے آوارہ

کرامت ہشتم

حکایت در زینت الاسلام حصہ دوم مصنفہ حافظ محمد صاحب لکھوی} حضرت مولانا بارک اللہ رحمتہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس مسجد میں جہاں اب بھی درس دیا جاتا ہے ایک مولوی صاحب حافظ لاہوری رہتے تھے ایکدفعہ حافظ صاحب اپنے شاگردوں سمیت باہر تشریف لیگئے تو باہر آبادی سے ذرا دور ایک مسجد تھی اسکا حال معلوم کرنیکو ایک طالب علم کو بھیجا جب طالب علم مسجد کے قریب پہنچا تو مسجد سے ایک جوگی کافر نکلا۔ جسنے بڑی غضب کی نظر سے طالبعلم کیطرف دیکھا۔ تو وہ پنڈلیوں تک زمین میں دھنس گیا۔ حافظ نے دیر کے بعد دوسرا درویش بھیجا اُسکو بھی جوگی نے زمین میں دھنسا دیا۔ علیٰ ھذا القیاس سب طالب علم پے در پے گئے اور جوگی نے زمین میں دھنسا دیئے تا آخر حافظ صاحب خود گئے تو جوگی نے آپکی طرف بھی وہی نگہ ڈالی۔ مگر آپ پر کوئی اثر نہ ہوا۔ بلکہ وہ سب طالب علم بھی زمین سے باہر نکل آئے پس جب جوگی کو معلوم ہوا کہ حافظ جی کی روحانی قوت میرے اتہ راج سے زیادہ ہے تو مسجد کو کہنے لگا۔ کہ چل! یہ مُلّاں ہمکو اسجگہ نہیں رہنے دینا۔ مسجد کانپنے لگی تب حافظ صاحب نے مسجد کو پیر مار کر کہا ٹھیر جا! اس کافر کے پیچھے مت جا۔ پس مسجد حافظ جی کے کہنے پر وہیں کھڑی رہی اور جوگی کا سینہ پھٹ گیا۔ اور وہیں مرگیا۔ فائدہ قبلہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ دہلوی نے اپنے وصیت نامہ میں بہت سی کرامتوں کا ذکر کیا ہے زیادہ شوق ہو تو۔ یہاں سے دیکھو۔ (کرامت نہم) شواہد النبوۃ میں ہے کہ ایکدفعہ جب حضرت امام حسنؓ سفر حج میں تھے تو غلام سے فرمایا کہ اس منزل میں تمکو ایک حبشی ملیگا اس سے گھی خرید لینا غلام حیران ہوا کہ یہاں تو کبھی گھی دیکھا ہی نہیں خریدیں گے کس سے۔ مگر جب منزل پہ پہنچے تو ایک حبشی نظر آیا جو حضرت امام حسنؓ نے فرمایا تھا۔ جب اُس سے گھی طلب کیا تو اُسنے فرمایا کہ کسواسطے لیتے ہو غلام نے کہا کہ حضرت حسنؓ کیواسطے۔ اس حبشی نے کہا کہ مجھکو امام حسنؓ کے پاس لیچلو۔ تاکہ میں نیاز حاصل کر لوں جب غلام اُسکو لیکر امام حسنؓ کے پاس پہنچا تو حبشی خدمت عالیہ میں حاضر ہوکر مؤدبانہ عرض کرنے لگا۔ کہ قبلہ عالم! میں تو جناب کا غلام ہوں گھی کی قیمت نہیں لونگا اور جتنا گھی ضرورت ہو رکھ لیں۔ اور دیگر یہ عرض ہے کہ میری بیوی کو درد زہ شروع ہے دعا فرما دیں! امام صاحبؓ نے فرمایا کہ جا تیرے گھر لڑکا اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ جب وہ گھر گیا تو واقعی لڑکا پیدا ہو رہا تھا۔ (کرامت دہم) اسی کتاب میں لکھا ہے حضرت امام باقرؓ کی ملاقات کے واسطے ایک شخص بڑی دور سے آیا۔ اور راستے میں سورج غروب ہوگیا اور آندھی اور بارش کا بھی بڑا زور تھا اور رات بھی کافی گذر چکی تھی۔ تو وہ شخص متفکر ہوکر امام صاحبؓ کے دروازے پر آکر بیٹھ گیا اور آواز بھی نہ دی کہ جناب کو بیوقت تکلیف نہ ہو۔ ابھی وہ شخص اچھی طرح بیٹھنے بھی نہ پایا تھا کہ اندر سے آپؓ اپنی لونڈی کو فرما رہے ہے کہ باہر جا ایک شخص بارش میں بھیگا ہوا بیٹھا ہے اسکو بیٹھک میں آرام سے بٹھادو اور جو کچھ مانگے وہ بھی اُسکو دینا۔ (کرامت یازدہم) مبین عالم جنتری ۱۹۲۹ء لاہور ۱۴ ۱۳ یہ بحوالہ کتاب بحر ذخائر لکھا ہے کہ شاہجہانی وزراء

میں ایک آصف جاہ نامی وزیر بھی تھا جو کہ مذہباً شیعہ تھا۔ باقی تمام ہندوستان کے مسلمان چونکہ سُنی تھے۔ اسلئے کبھی کبھی اسکی اُن کے ساتھ جھڑپ
ہو جایا کرتی تھی۔ ایکدن اُسنے بارگاہ سلطانی میں حاضر ہو کر عرض کی کہ حضور والا! میں ایک شیعہ ہوں اور باقی درباری سب سنت الجماعت ہیں اور
وُہ مجھے بہت تنگ کرتے ہیں۔ میری اکیلے کی کوئی پیش نہیں جاتی۔ اور میرے نزدیک صرف مذہب شیعہ ہی حق پر ہے۔ لہذا میری عرض ہے کہ آپ
ملک ایران سے ہمارا مجتہد منگائیں تاکہ آپکو حق اور باطل کا پتہ لگ جائے۔ اسلئے بادشاہ نے شاہ ایران کو چٹھی لکھی۔ کہ یہ معاملہ ہے۔ لہذا آپ اپنا کوئی
سب سے بڑا مجتہد یہاں دارالسلطنت دہلی میں بھیج دیں۔ جو کہ ہمارے علماء سنت الجماعت سے مناظرہ کرے تاکہ ہمارے شیعہ وزیر کی تسلی ہو جاوے اور مجتہد صاحب
کو تمام مصارف کے علاوہ ہماری طرف سے انعام بھی ملیگا۔ اور ساتھ ہی حاکم لاہور کو لکھدیا کہ جب ایرانی شیعہ آپکے پاس آوے تو اُسکو حضرت میانمیر
صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ضرور حاضر کرنا۔ جسوقت شاہجہانؒ کا نامہ ایران میں پہنچا تو شاہ ایران نے اپنے وزیروں کو حکم دیا کہ کوئی ایسا مجتہد منتخب کرو
جو بادشاہ کو ضرور شیعہ بنا کر آوے۔ انہوں نے کوشش کر کے ایک بڑا باکمال مجتہد اور کہا کہ جہاں پناہ! یہ ایسا مجتہد ہے کہ ایک بادشاہ تو کیا تمام ہندوستان کو شیعہ بنا کر
آویگا۔ بادشاہ نے اُسکو ہندوستان روانہ کیا تو جب وُہ لاہور آیا تو حاکم لاہور نے حسب حکم شاہی اُس مجتہد شیعہ کو حضرت میانمیرؒ کے پاس حاضر کیا
حضرتؒ نے اُسکا چہرہ دیکھ کر ہی پہچان لیا۔ اور پوچھا کہاں سے آئے ہو۔ مجتہد نے کہا جنابؒ ایران سے۔ حضرتؒ نے فرمایا کہ کربلائے معلیٰ آپنے دیکھی ہے
مجتہد نے کہا جی ہاں کئی بار وُہ نورانی جگہ دیکھی ہے۔ میانمیرؒ۔ اُسکے کچھ فضائل تو سناؤ۔ مجتہد! جناب اُس خاک پاک کے فضائل کون بیان کر سکتا ہے ہاں
ادنیٰ فضیلت یہ ہے کہ سات سات کوس چاروں طرف دفن ہونیوالے لوگ بلا حساب جنت میں جائینگے۔ میانمیرؒ! کیا یہ فضیلت کسی پیغمبرؑ کے روضہ مبارک کو
بھی حاصل ہے یا نہیں؟ مجتہد! جنابؒ کیوں نہیں نبیؐ کے روضہ مبارک کے چاروں طرف دس دس کوس دفن ہونیوالے بھی بلا حساب جنت میں داخل ہونگے
جناب میانمیرؒ نے فرمایا کہ اگر دس دس کوس کے اندر دفن ہونے والے جنت میں جائیں گے۔ تو ابوبکر صدیقؓ و عمرؓ فاروق جو بالکل روضے مبارک کے اندر دائیں بائیں
حضورؐ کے سوئے ہوئے ہیں۔ وُہ بھی بخشے جائیں گے یا نہیں۔ یہ سُنکر مجتہد صاحب دم بخود ہو گئے۔ اور وہاں سے ہی واپس ایران چلے گئے۔ کہ راستے ہی میں اتنے بزرگ
بزرگ موجود ہیں۔ تو جنکے ساتھ مناظرہ کرنے جا رہا ہوں وُہ نامعلوم کیسی بلائیں ہونگے سبحان اللہ اکبر۔ (کرامت دوازدہم) بیہقی اور ابن عدی نے حضرت
انسؓ سے روایت کی ہے۔ کہ ایک جوان انصاریؓ نے وفات پائی۔ اور اُسکی بوڑھی والدہ اندھی تھی۔ ہم نے اُس سے جا کر کہا کہ میرا لڑکا فوت ہو گیا ہے؟ ہم نے کہا ہاں
تب مائی نے اپنے بچے کے سینے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ خداوندا! میں تیرے پاک رسولؐ پر ایمان لائی ہوں لہذا تو اسکو اپنے حبیبؐ پاک کے طفیل زندہ کر دے اور مجھ
بوڑھی اندھی پر یہ مصیبت نہ ڈال۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں۔ کہ میں وہاں موجود تھا۔ کہ اُس مُردہ نے اپنے مُنہ سے کپڑا اُتارا اور ہم سے باتیں کیں۔ اور
ہمارے ساتھ ملکر کھانا بھی کھایا۔ اور انسؓ نے کہا کہ یہ اس امت محمدیہؐ کی ایک بوڑھی عورت کی کرامت ہے۔ (کرامت سیزدہم) اسی کتاب میں لکھا ہے
کہ ایک عورت نے اپنا لڑکا جناب میراں محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ کی خدمت میں پیش کیا تو پیر صاحب نے ریاضت اور سبق باطنی میں مشغول کیا
جب اُسکی والدہ مکرر واپس آئی تو کیا دیکھتی ہے کہ اُسکا بیٹا بہت دُبلا اور کمزور حالت میں چنے چبا رہا ہے اور پیر صاحبؒ مرغ کے گوشت سے روٹی
کھا رہے ہیں۔ مائی نے عرض کی یا حضرت! آپ تو گوشت سے روٹی کھا رہے ہیں اور میرے لڑکے کو چنے کھلاتے ہو۔ پیر صاحب نے فوراً اُس مرغ کی تمام ہڈیاں
جمع کر کے اُن پر ہاتھ رکھکر فرمایا قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِ الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ ط ترجمہ اُٹھ کھڑا ہو اللہ کے حکم سے جو زندہ کرتا ہے گلی ہوئی
ہڈیوں کو۔ تو مرغ فوراً زندہ ہو کر بولنے لگا۔ پھر حضرت پیر صاحبؒ نے فرمایا۔ کہ مائی! جب تیرا بیٹا ایسا ہو جائیگا تو جو جی چاہیگا کھائیگا سبحان اللہ کیا
رتبہ ہے اولیائے کرام امت محمدیہ کا گویا اُنکی مثال انبیاءؑ سابقہ جیسی ہے۔ اسی واسطے حضور نے فرمایا کہ مَنْ اٰذٰی وَلِیًّا مِّنْ اُمَّتِیْ فَقَدْ اٰذَانِیْ
یعنی جس نے میری اُمت کے کسی ولی کو تکلیف دی اُسنے گویا مجھے تکلیف دی (کرامت چہاردہم) خزینہ معرفت میں ہے کہ ایکدفعہ حضرت قدوۃ
الواصلین جنید زمانی شیر یزدانی حضرت مولانا قبلہ و کعبہ میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ شرقپوری قدس سرہٗ العزیز نیم شب کے وقت بازار میں تشریف
لیجا رہے تھے۔ کہ تھانیدار نے جو گشت پر تھا۔ آپکو آواز دی۔ اور آپنے جواب دیا۔ سپاہیوں کو تھانیدار نے حکم دیا کہ اس شخص کو پکڑ لاؤ۔ سپاہی
آپکو لیگئے۔ سپاہیوں نے تھانیدار کو کہا۔ کہ یہ تو میاں صاحب سائیں لوگ ہیں۔ اُسنے کہا تم نہیں جانتے یہ وُہ لوگ ہیں جو چوروں ڈاکوؤں کے جھالو
(سمبھالنے والے) ہیں۔ وُہ تھانیدار مذہباً سکھ تھا۔ آپکو کچھ نہ کہا۔ اور آپ اپنے مکان پر چلے گئے۔ دوسرے روز حضرت میاں صاحب علیہ رحمت
آغا سکندرؒ صاحب کے ملنے کیلئے پشاور تشریف لیگئے۔ اور دوسری رات شرقپور میں چوروں نے تھانیدار کا ہی گھر لوٹ لیا۔ پھر وُہ تھانیدار آپکا ہی معتقد
ہو گیا۔ اور جب تک شرقپور شریف میں رہا۔ حاضر خدمت ہوتا رہا۔ کرامت پانزدہم۔ حدیث شریف سے ثابت ہے جسکے راوی حضرت ابوہریرہؓ
ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک راہب درویش تھا۔ جسکا نام جریج تھا یہ شخص نہایت ہی متقی اور پرہیزگار اور عابد
تھا۔ اسکی ماں پردہ نشین تھی۔ وُہ ایکدن اپنے بیٹے کے دیکھنے کو آئی چونکہ وُہ اُسوقت نماز میں تھا۔ اسلئے اپنے حجرے کا دروازہ نہ کھولا۔ وُہ واپس آگئی
دوسرے اور تیسرے دن بھی آئی اور مراد سے خالی گئی۔ آخر ماں نے تنگ ہو کر کہا۔ خدایا میرے بیٹے کو رسوا کر۔ اور میرے حق کے سبب اُسکو پکڑ۔ اُس زمانہ میں
ایک عورت بدکار بھی تھی۔ اُسنے کہا۔ کہ میں جریج کو گمراہ کر دونگی۔ چنانچہ اسی غرض سے وُہ بدکار عورت اُسکے حجرے میں گئی۔ جریج نے ادھر توجہ

نہ کی۔ پھر راستے میں ایک چرواہے کے ساتھ صحبت کی۔ اور حاملہ ہوگئی۔ جب شہر میں گئی۔ اور کچھ عرصہ کے بعد کہنے لگی۔ یہ مجھے جریح کا حمل ہے جب اُسنے بچہ جنا۔ لوگوں نے جریح کے حجرہ کا قصد کیا۔ اور اُسکو پکڑکر بادشاہ کے پاس لائے۔ جریح نے کہا بچے تیرا باپ کون ہے بچے نے کہا میری ماں نے تمپر افترا کیا ہے۔ میرا باپ تو چرواہا ہے۔ یہ حدیث بھی منکرین کرامت پر قوی حجت ہے۔ الغرض یہ کتاب کرامت ولیوں کی نہیں ہے محض ثواب کی خاطر چند کرامتیں لکھدی ہیں ورنہ بیشمار کرامتوں سے کتابیں بھرپور ہیں۔ (نظم پنجابی)

وچہ حدیث نبی سرورؐ نے ایہ فرمان سُنایا
رنج کیتا اُس میرے تائیں آکھے نبیؐ سوہارا
اسماعیلا ولیاںؒ دا توں ہردم ادب بجائیں

میرے اُمتی ولی تائیں جے کسے نے دُکھ پہنچایا
اوہ دوزخ وچہ داخل ہوسی ظالم شخص نکارا
خطبہ ختم کریں توں ایتھے فضل کنوں رب سائیں

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ط اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ الرَّحِيْمُ ط

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ ط وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ط وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى اَفْضَلِ صَلَوٰتِكَ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِكَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط خُصُوْصًا عَلٰى اَفْضَلِ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّيْنَ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعُمَرَ الْفَارُوْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعُثْمَانَ ذُو النُّوْرَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلِيِّ الْمُرْتَضٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَالْحَسَنَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَعَلٰى عَمَّيْنِ الْمُكَرَّمَيْنِ الْحَمْزَةِ وَالْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَعَلٰى سَيِّدَةِ النِّسَآءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَعَلٰى كُلِّ مَنِ اخْتَارَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِصُحْبَةِ نَبِيِّهٖ بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ط اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ط اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَهَمُّ وَاَعْظَمُ وَاَكْبَرُ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ط

تمت بالخیر

تاریخ خاتمہ

بعد ثنا خدا والی لکھاں نعت رسول مختار تائیں
لکھ وار میں شکر گذار ہوواں رب مدد دتی گنہگار تائیں
صدقے پاک رسول دی فیض بخش فضلوں رب کریم نمانیانوں
دسویں ماہ جمادی الاولوں سی روز جمعہ دی لکھ مکایا سی
اُنی سو اکتالی سنی عیسوی ۱۹۴۱ سن چھ دن جون مہینہ سدھایا سی
اسماعیل گذار داعرض ربا ماریں نال ایمان جہان اتوں

مدح کل اصحابؓ اولیاءؒ سندی تسلیمات ہر نیک ابرار تائیں
رب فضل کیتا میں کمزور اُتے ہوگئی کتاب تیار سائیں
بخشے پڑھنے سُننے لکھنے والیاں نوں اسماعیل ہور راہ بھلانیاں نوں
تیراں سو تے سٹھ سی سن ہجری جدن اللہ نے فضل کمایا سی
فارغ سِک برائی توں ہوگئے کوڈھے ویلے دا وقت وہایا سی
وقت نزع دی کریں تلقین کلمہ زاد راہ اس فانی مکان اتوں

بے نظیر کتب
بڑی تقطیع کا
قرآن شریف جلی قلم
مترجم تحت اللفظ اردو ترجمہ مولانا
شاہ رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ برحاشیہ تفسیر اردو
موضح القرآن جلد چرمہ لکھائی چھپائی کاغذ سب عمدہ
ہدیہ کاغذ قسم اول ڈمی سفید ۔ سفید رسی ۔ مصری
قرآن شریف جلی قلم تقطیع کلاں
بلا ترجمہ ۱۳ سطور جلد چرمہ خوشنما ہمہ صفت موصوف
ہدیہ کاغذ قسم اعلیٰ سفید ڈمی
رسی
مصری رنگین
حمائل شریف مترجم اردو تحت اللفظ
ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ محدث دہلوی حاشیہ
تفسیر موضح القرآن ۔ جلد چرمہ ۔ کاغذ سفید قسم اعلیٰ ہدیہ
قرآن مجید پونیہ ۱۳ سطرہ سائز ۱۸×۲۲
کاغذ قسم اعلیٰ مصری خط اعلیٰ
جلد چرمہ صحت تسلی بخش
ہدیہ
غنیۃ الطالبین مترجم اردو
حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی شیخ
محی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہ کی زبان
گوہر فشاں کے کلمات ارشاد کا اردو ترجمہ قیمت
مجموعہ وظائف چشتیاں مع
دلائل الخیرات مترجم اردو ۔ یہ کتاب بے بہا
وظائف کا مجموعہ ہے ۔ قیمت مجلد
انیس الواعظین اردو
یہ کتاب وعظ و پند و نصائح مطابق آیات
قرآنی و احادیث حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ
وسلم وعظوں کے لئے نہایت کارآمد اور
لاجواب ہے ۔ قیمت ایک روپیہ
قدوری اردو ترجمہ
فقہ کی مشہور کتاب ہے ۔ قیمت ایک روپیہ
کنز الدقائق اردو ترجمہ
طالبان علم فقہ کیلئے مستند کتاب ہے قیمت
شہباز شریعت مصنفہ مولوی نور محمد صاحب بکروی
موجودہ زمانہ کے مبتدع فرقوں کا رد ہے متن پنجابی
نظم حاشیہ اردو نثر ۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے
تحفہ بے نظیر ترجمہ پنجابی دیوان حافظ
قیمت
سستی کتابیں منگوانے کا پتہ
حاجی چراغ الدین سراج الدین تاجران کتب
کشمیری بازار لاہور

رجسٹری شدہ

Edition 1st Copies 750 Price Re 1